پراچین اردو

برصغیر میں مسلمانوں کی آمد سے قبل اردو کے آثار

سید شبیر علی کاظمی

پراچین اردو

برِ صغیر میں مسلمانوں کی آمد سے قبل اردو کے آثار

سید شبیر علی کاظمی

طبع اول	۱۹۸۲ء
تعداد	پانچ سو
سرورق	سنبل نظیر
کتابت	
مطبع	حقی آفسٹ پریس لیاقت آباد۔ کراچی
قیمت	پندرہ روپے

مکتبہ اسلوب

پوسٹ بکس نمبر ۲۰۹ کراچی ۱

فہرست

عرض مولف

میں نے بودہ گان وودہا کے ان پدوں کا ترجمہ راجشاہی (مشرق پاکستان) میں مکمل کرلیا تھا اور سنہ ۱۹۷۰ء کے اواخر میں اس ترجمے کو سہ ماہی اردو میں اشاعت کے لیے انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی بھیج دیا تھا۔ اپریل سنہ ۱۹۷۱ء کے سیاسی ہنگاموں نے میری دنیا تلپٹ کردی اور میں مغموم اور بے گھر ہوکر کراچی پہنچا۔ محب قدیم جناب مشفق خواجہ صاحب نے میری بپتا کی یاد بھلانے کے بہت سے جتن کئے۔ ان میں سے ایک یہ تھا کہ میں اپنے اس ترجمے پر نظر ثانی کروں۔ میں نے دیوانہ وار سرکھپانا شروع کردیا اور ممکنہ مواد کو یکجا کرکے اس تالیف کو مکمل کریں۔ بلکہ سنہ ۱۹۷۳ء میں خواجہ صاحب کے مشورے سے اس کی کتابت کا آغاز کرادیا جو تقریباً ایک سال میں مکمل ہوگئی یہ کتابت شدہ مواد گزشتہ سالوں سے یوں ہی پڑا ہوا ہے۔ اس التوا اور لاپروائی کا سبب میرے ان عزیزوں کا غم ہے جو مکتی باہنی کے ہاتھوں مشرقی پاکستان میں شہید ہوئے۔ سانحے کی یاد سے میرا دل بیٹھنے لگتا ہے، ذہن ماؤف ہوجاتا ہے اور قلم ٹھہر جاتا ہے۔ میرے تین نوجوان بیٹوں اور داماد کو ۷ اپریل سنہ ۱۹۷۱ء کو راجشاہی میں بسلسلہ یرغمال حراست میں لیا اور راجشاہی سے انھیں نواب گنج بھیج دیا جہاں سے وہ واپس نہ آئے۔ سنا گیا کہ ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۷۱ء کی شب کو انھیں شہید کردیا گیا۔ چاٹگام میں میرے چھوٹے بھائی سید نواب علی کاظمی اور اس کے دو نوجوان بیٹے آصف علی کاظمی اور عاصم علی کاظمی بھی شہید ہوئے۔ ان عزیزوں کے علاوہ سیکڑوں شاگردوں اور شناساؤں نے جام شہادت پیا۔ اس کی تفصیل کے بیان کا یارا نہیں۔ یہ تالیف ایک مغموم دل شکستہ باپ اور نامراد استاد کے وقت گزاری اور غم فراموشی کی یوں ہی سی ایک سبیل ہے۔ یہ پدنی ایک ایسے عہد کی تصنیف ہیں جس کے پس منظر میں خون آشامی کی تاریخی داستان پوشیدہ ہے۔ حزن و غم کے اس اشتراک نے شاید مجھ جیسے کم سواد انسان کو اس بپتا کے

بیان کے لئے چن لیا ہو۔ میں ۱۹۴۵ء سے بنگال میں تھا اور دارجلنگ، کلکتہ، راجشاہی، چٹگام اور ڈھاکہ وغیرہ میں بسلسلۂ ملازمت مقیم رہا البتہ راجشاہی میں ۱۹۴۹ء سے ہر طرح توطن پذیر ہو چکا تھا۔ مگر شومئ قسمت کہ ان پچیس برسوں کے تعلقات پیچھے چھوڑ اور جانی و مالی کمائی سے دامن جھاڑ کر نقل مکانی پر مجبور ہوا۔ بعض احباب کی ہمدردی ہنوز دل پر نقش ہے اور وہ سنگ دل اشخاص بھی نظروں کے سامنے ہیں جو مکتی باہنی کے معاون تھے۔ اس طرح یہ میری دوسری ہجرت تھی۔ قیام پاکستان کے بعد رائد بزرگوار سید نوشے علی مرحوم نے اپنے نقل مکانی کے سلسلے میں فرمایا تھا کہ "بوڑھے درخت نئی زمین میں مشکل ہی سے جڑ پکڑتے ہیں"۔ مگر مجھے تجربہ ہوا کہ اکثر راست رو نوجوان بھی منافقت کے ماحول میں پروان نہیں چڑھتے۔ میں نے بساط بھر مشرقی پاکستان میں متعلقہ اداروں اور اپنے شاگردوں کی خدمت کی اور مختلف سطحوں پر تقریباً دو لاکھ طلبہ سے واسطہ رہا۔ مگر نوشتہ تقدیر کہ برا دن دیکھنا پڑا۔ ان بیدوں میں ایک پد بہت کچھ میرے حسب حال ہے جس کو یہاں بھی پیش کرتا ہوں۔

بجلی کی ناؤ پدما ندی میں چلا ئی
وحدت کا ملک بنگال لوٹ لیا
آج بھوسوکو بنگالن پیدا ہوئی
اصل بیوی چنڈال کے تصرف میں گئی
پانچوں شہر جل گئے
اعضائے حواس کے اضلاع تباہ ہو گئے
میں نہیں جانتا میرا ذہن کہاں کھو گیا
سونا چاندی میرا کچھ نہیں رہا
میں اپنے خاندان کے ساتھ آرام سے تھا
چار کروڑ کا خزانہ میرا بالکل لے لیا
زندہ اور مردہ میں اب کوئی فرق نہیں

ذاتی کام کی تکمیل اور ارادے کو عمل میں لانے کے لیے جس جذبے کی ضرورت ہوتی ہے اس سے میں عاری ہوں۔ میں مغموم ہی نہیں بلکہ ہیبت زدہ ہوں۔ ادھر میرا احساس کم سوادی بھی دامنگیر ہے کہ اس تالیف سے کماحقہ انصاف نہیں کر سکا ہوں تیسرے ذاتی تصنیف کو منظر عام پر لانا اظہار ذات کا نہایت نازک مسئلہ ہے جب کہ ذات شکستہ ہو چکی ہو بہرحال احباب کی حوصلہ افزائی اس کی اشاعت کی موجب ہوئی ہے۔

کراچی میں سندھی زبان و ادب کے مطالعے کا شوق ہوا تو معلوم ہوا کہ "عربوں کے حملے سے قبل سندھ میں عام طور پر بولی جانے والی زبان کے متعلق معلومات کی کمی ہے۔ اگرچہ عرب جغرافیہ نویسوں کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت کی زبان سندھی کہلاتی تھی جو ملتان تک پھیلی ہوئی تھی۔ لسانی تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ وہ زبان پراکرات کی اپ بھرنش تھی اور اس کی اپنی صوتیاتی خصوصیات تھیں ... یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ ابھیروں (آبیروں) کی زبان تھی اور اس کو سندھیا بھاشا کہتے تھے لیکن الیف۔ ایڈگرٹن نے اس کو سندھا بھاشا کہا ہے اور سندھا کے معنی علامتی یا مقصدی بتائے ہیں۔ مگر اس وقت کے شاعر اس زبان کو عام طور پر دیش بھاشا ہی کہتے تھے"[1]

اس واقفیت کے بعد سندھیا اور سندھا الفاظ اور ان کے معانی مزید تحقیق کی دعوت دیتے ہیں۔ کیونکہ ان پدروں کی زبان کو بھی سندھیا بھاشا کہا گیا ہے۔ یہ تحقیق اُردو اور سندھی کی اصل میں یگانگت، اور بنیاد میں اشتراک کو مزید ثابت کرنے میں معاون ہوگی۔ سنسکرت زبان میں سیاندا، سندھیا اور سندھا الفاظ ملتے ہیں۔ سیاندا کے معنی رقیق شے، پگھلنے اور بہنے والی شے، ٹپکنے والا رس وغیرہ کے آتے ہیں۔ سندھیا کے معنی جوڑنا، یکجا کرنا اور غور کرنا بیان کئے گئے ہیں۔ سندھا [illegible] ان الفاظ کے [illegible] کو کہتے ہیں ایک لفظ انہیں الفاظ سے ملتا جلتا سندھیا بھی ہے جس کے معنی میں سندھا کے معنی بھی

---

[1] ڈاکٹر ممتاز حسین پٹھان۔ تاریخ سندھ حصہ سوم صفحہ ۹۲۔ سندھ ادبی بورڈ کراچی ۱۹۷۸ء۔

پوشیدہ ہیں اور بو بٹنے سے بھی مراد لی جاتی ہے۔ اب یہ امر فیصلہ طلب ہے کہ ان قدیم زبانوں کے لیے یہ نام آیا صوتیات کی بنا پر رکھے گئے تھے یا جغرافیائی نسبت کا خیال تھا یا شاعرانہ پیرایۂ بیان اختیار کیا گیا تھا۔ ان پیدوں کا عہد تصنیف آٹھویں سے دسویں صدی عیسوی تک ہو سکتا ہے۔ اُردو کی قدیم ترین تصنیف پندرہویں صدی کے ربع اول کی بتائی جاتی ہے۔ اس طرح تقریباً پانچ سو سال درمیانی مدت کی ادبی کاوشوں کا کھوج بھی لگانا ہے۔

مختصر یہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند مختلف پراکرتوں، متعدد بھاشاؤں اور بھانت بھانت کی بولیوں کا اتھاہ مہا ساگر ہے جس کو تاریخی قوتیں عہد قدیم سے اس وقت تک متھتے چلے آئے ہیں اور نت نئی تہذیبیں اپنی اپنی طرح اس کو بلوتی رہی ہیں۔ اس صورت حال کے تحت مدت مدید میں وہ امرت دستیاب ہوا ہے جس کو عرف عام میں اردو کہتے ہیں۔ اس کے عناصر اصلاً مقامی ہی ہیں اور اپنی ترکیب، ترتیب اور تشکیل میں روح عصر کے نمائندے بھی۔ اس طرح یہ زبان پراچین بھی ہے اور جدید بھی۔ اس میں گیان، دھیان، عرفان اور انسان کی آن بان سموئی ہوئی ہے۔ قومی سطح پر اس لسانی حقیقت سے انحراف ترقی معکوس کے مترادف ہوگا

آخر میں اپنے خاندان کے تمام افراد بالخصوص اپنی اہلیہ عقیلہ بیگم کاظمی اور بڑے بیٹے راشد علی کاظمی کی بے پناہ محبت اور خدمت کا معترف ہوں۔ اپنی پوتی رابعہ درخشید، پوتے زبیر کاظمی اور ہادی کاظمی، نواسے ظفر اور اسعد اور بھتیجے ندیم، نوید اور بھتیجی رومانہ کا احسان مند ہوں کہ ان کی شرارتوں اور مسکراہٹوں سے مجھے روحانی تقویت پہنچی ہے۔ ناہید، نسرین، عامر اور نیلوفر کی سعادت مندی سے حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ رباب کاظمی، محمد مسعود، زینت بیگم اور معصوم بیگم کی عنایتیں میرا غم بٹاتی ہیں اور میں کام میں لگا رہتا ہوں۔

انجمن ترقی اُردو پاکستان کے صدر اختر حسین صاحب اور معتمد اعزازی جمیل الدین عالی صاحب، شکریے کا۔ اور تمام احباب کا بطور خاص شکر گزار ہوں کہ ان کی نوازشوں سے میرا وقت گزر رہا ہے۔

انتساب

مرحوم بیٹوں :-

(۱) سید ماجد علی کاظمی

طالب علم راجشاہی یونی ورسٹی

بی۔اے۔آنرز (انگلش) ۱۹۷۱ء

(۲) سید ارشد علی کاظمی

طالب علم راجشاہی کالج

انٹرمیڈیٹ سائنس ۱۹۷۱ء

(۳) سید ناصر علی کاظمی

طالب علم راجشاہی گورنمنٹ لیباریٹری اسکول

میٹرک کلاس۔ ۱۹۷۱ء

کے نام جو کبھی اس ترجمے میں کسی نہ کسی نوعیت سے شریک تھے۔ اللہ باقی من کل فانی۔

حرماں نصیب

باپ

شبیر علی کاظمی

مقدمہ

"پراچین اردو" عنوان کے تحت میں بودھ گان و دوہا کے ۴۷ پدوں کا اردو متن لفظی ترجمہ، مشترک عناصر اور توضیحات وغیرہ پیش کرتا ہوں۔ یہ کتاب ساٹھ سال قبل بنگالی رسم الخط میں طبع ہوئی تھی۔ کتاب خاصی ضخیم ہے۔ اور بڑے سائز میں چھپی تھی، اس میں مختلف شاعروں کا کلام ہے۔ ان شاعروں کے ناموں کے علاوہ ان کے حالات نہیں ملتے۔ اس کتاب کا اہم حصہ سرہ یعنی پد ہیں۔ پد دراصل حمد کو کہتے ہیں۔ لیکن یہاں یہ صوفیانہ خیالات کے اظہار کا ذریعہ ہیں اور بدھ مت کے عہد زوال کی پیداوار ہیں۔ ان سے حقیقی اور مجازی دونوں رنگ جھلکتے ہیں۔ اس لئے یہ بودھوں کے عہدِ عروج کے لٹریچر سے مختلف ہیں۔ ان کی تعداد پچاس بتلائی جاتی ہے۔ لیکن تین پد ناپید ہیں۔ اور ایک نامکمل ہے۔ پدوں کے راگ مختلف ہیں۔ اور ہر پد کے اوپر اس کا راگ اور شاعر کا نام درج ہے۔ ان پدوں کی دریافت سے اُردو زبان کا کھوج ساتویں آٹھویں صدی عیسوی کے لگ بھگ مل جاتا ہے۔ جو دستاویزی ہے اور مستند بھی اس طرح یہ پد پراچین اردو کی واحد اور اہم تصنیف ہیں۔

میں نے شاستری جی کی تصنیف بودھ گان و دوہا کا اردو اور بنگالی کے مشترک عناصر کی تلاش کے سلسلے میں مطالعہ کیا تھا۔ پھر تبتی بنگالی اور انگریزی ترجمے بھی دیکھے اور بعض مقامات کی تشریح ڈاکٹر شہید اللہ، ڈاکٹر انعام الحق اور ڈاکٹر غلام مقصود ہلالی سے بھی کی۔ ڈاکٹر شہید اللہ کے ترجمے میں پد ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۷ میں شاعروں کے نام مختلف ہیں۔ میں نے پنڈت شاستری کی ترتیب کو پیش نظر رکھا۔ اسی طرح ڈاکٹر بگچی اور ڈاکٹر شہید اللہ کے ترجموں میں بھی اختلاف ہے۔ مگر ڈاکٹر شہید اللہ

بودھ = بدھ

کی ہفت زبانی نے بہت سے مسائل آسان کر دیئے ہیں ۔ اور میں نے ان کی تالیف اور مشوروں سے پورا فائدہ اٹھایا ہے ۔

پدوں کی زبان کا جہاں تک تعلق ہے یہ نہایت قدیم ہے ۔ لیکن ان کی تصنیف کسی ایک صدی سے مخصوص نہیں کی جاسکتی ۔ بلکہ یہ پد ۶۵۰ ء سے ۱۰۰۰ء تک کی مدت میں تصنیف ہوئے ہیں ۔ ان پدوں میں لفظ بنگالیؔ استعمال ہوا ہے ۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ اگر تمام نہیں تو یہ پد یعنی پد ۴۹؎ ضرور مسلمانوں کی آمد کے بعد کی تصنیف ہے ۔ کیونکہ مسلمانوں کی آمد سے قبل ملک کے کسی حصے کا نام بنگال نہ تھا ۔ یہ نام مسلمانوں کی دین ہے ۔

اردو مصادر کی علامت "نا" ان پدوں میں نہیں ملتی ۔ گمان غالب ہے کہ یہ علامت فارسی اور مسلمانوں کی دین ہے ۔ فارسی مصادر میں سے علامت مصدر "دن" اور "تن" نکال لینے سے جو حاصل مصدر بنتا ہے وہ سنسکرت کے مصادر ہوتے ہیں جیسے

دادن سے دا	چیدن سے چی
تپیدن سے تپ	زادن سے زا ۔ جا
چشیدن سے چش	

اس طرح ان پدوں کی زبان مسلمانوں کی آمد سے قبل کی ہے ۔

دنیا میں لسانی عصبیت کا آغاز کب ہوا ۔ یہ ایک جدا موضوع ہے ۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ کوئی فرد یا جماعت اس عصبیت سے کلیتہً بری نہیں ۔ ہر شخص کو اپنی زبان پیاری ہوتی ہے ۔ وہ اس پہ نازاں اور اس کے استعمال سے فرحاں ہوتا ہے ۔ یہ دراصل اس کے تشخص کی شان ہوتی ہے ۔ جو اسے مسلسل معاشرتی تجربہ کے طور پہ حاصل ہوتی رہتی ہے ۔ طبقاتی شعور کے ساتھ مادی اساس فراہم ہوجائے تو کلچر کی ترقی ہوتی ہے ۔ جس کے اظہار کا ذریعہ زبان ہے ۔ چنانچہ ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت کے زوال پہ ہندو نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہوا ۔ مسلمانوں کا زوال

؎ ۔ اَدَا بنگال دیشں لوڑ ہیو = وحدت کا ملک بنگال لوٹ لیا ۔

اس قوم کے ہاتھوں ہوا جو ہندوستان میں مشرق سے داخل ہوئی۔ ورنہ اس سے قبل اس ملک کے تمام حملہ آور مغرب سے آتے رہے اور دریائے سندھ و گنگ و جمن کے میدان ان کی یلغار کی ابتدائی منزلیں ہوتی تھیں۔ اس لئے یہی علاقے نئے تمدن اور نو وارد زبانوں سے پہلے پہل دو چار ہوتے تھے۔ مگر مغلیہ زوال کے آثار افق مشرق سے زیادہ نمودار ہوئے۔ اور اہل مغرب نے مشرقی ہندوستان میں بنگال کو اپنی تجارتی اور علمی کاوشوں کا مرکز بنایا۔ اس صورت سے بنگالی ہندوؤں کو فطرۃً اپنی جدید قومیت بنانے کے سنہری مواقع ہاتھ آگئے۔ اور انہوں نے اپنے قدیم تعصب اور نفرت کو بالائے طاق رکھ کر بنگالی ملیچھ زبان کو اپنا لیا۔ اور اس کو ہر طرح وقیع بنانے کی کوشش میں لگ گئے۔ مختصر یہ کہ فارسی کے زوال پر بنگالی عروج شروع ہوگیا ادھر نئے حاکموں نے بھی نسلی تفاخر کی خاطر علم اللسان سے مدد لی اور کلکتہ میں رائل ایشیاٹک سوسائٹی کی بنیاد رکھی گئی۔ بنگالی کا عروج فورٹ ولیم کالج سے شروع ہوا۔ اور وہ ایک قومی اور ملکی تحریک بن گیا۔ غرضیکہ اقتدار اور تجارت سے علم کو جتنا فائدہ پہنچا اتنا ہی استفادہ اقتدار نے علم سے کیا۔ اور بالآخر اٹھارویں صدی سے بنگالی کا عروج ہندوؤں سے وابستہ ہوگیا۔ ورنہ اس ملیچھ بھاشا کو تخت شرافت پر مسلمان حاکموں نے بٹھایا ہے۔ البتہ ان کی [illegible] نے اس زبان کی کتابت میں وہ شغف نہیں دکھایا جو [illegible] ہندوستان میں مسلمانوں کی سرپرستی میں ہندوؤں نے اردو کے ساتھ دکھایا تھا۔ پھر بھی مسلم عہد کی فارسی زدہ بنگالی اور فارسی رسم الخط میں پوتھیاں ملتی ہیں۔ بنگالی کے لئے فارسی رسم الخط مقبول اور کامیاب نہ ہو سکا۔ اعیان سلطنت کی تمام تر کوششیں تلب حکومت پر مرکوز تھیں البتہ بنگال کے آزاد سلطانوں نے بنگالی کو منہ لگایا تھا

عہ۱۔ چیاٹک۔ ایس۔ کے۔ اسٹینڈرڈ السٹریٹیڈ ڈکشنری آف ہندی لنگویج، بنارس۔ بھارگوبک ڈپو چوک۔

عہ۲۔ میکڈانل، اے۔ اے پریکٹیکل سنسکرت ڈکشنری۔ لندن آکسفورڈ یونیورسٹی پریس صہ۱۵۲

عہ۳۔ انعام الحق ڈاکٹر، مسلم بنگالی۔ کراچی ادارہ مطبوعات پاکستان صہ۲

انیسویں صدی سے بنگالی زبان کی قدامت ثابت کرنے کیلئے قدیم مخطوطوں کی تلاش شروع ہو چکی تھی۔ چنانچہ ۱۹۰۷ء میں پنڈت ہرا پرشاد شاستری قدیم مسودوں کی تلاش میں نیپال گئے جہاں ان کو خاصی کامیابی ہوئی۔ اور ہند آریائی پراکرت کی اپ بھرنش کا وہ مواد ملا جو بودھ سدھوں اور بھکشوؤں کی تخلیق ہے۔ پنڈت شاستری نے اپنے مقدمے میں چوراسی مصنفین کا تذکرہ کیا ہے۔ اس مجموعۂ کلام کا نام چریا اچریا بنت چیا ہے۔ لیکن یہ کتاب عام طور پہ بودھ گان دوہا کے نام سے مشہور ہے۔ اس مجموعہ کلام میں ان پدوں کے علاوہ دوسری مختصر نظمیں بھی ہیں۔ شاستری جی کی یہ کتاب اصل مسودہ کے ساتھ ۱۹۱۷ء میں بنگالی رسم الخط میں بنگیہ پرشید کلکتہ سے شائع ہوئی تھی۔ ان پدوں کی شرح سنسکرت زبان میں ہے۔ دوسری زبانوں میں ان کے تراجم شائع ہوئے ہیں۔ شاستری جی نے اپنے دیباچے میں پدوں کی زبان کو سندھیا بھاشا لکھا ہے۔ ان کی نظر میں یہ زبان غیر متعین سی ہے۔ یہ کتاب بنگالی رسم الخط میں شائع ہوئی ہے۔ لیکن مولف اس مجموعۂ کلام کو بنگالی نہیں بتاتے۔ البتہ فی زمانہ بنگالی ادیب اس کو بنگالی قدیم کے مستند اور دستاویزی ثبوت کے طور پہ پیش کرتے ہیں اس کے سب سے بڑے دعویدار ڈاکٹر شہید اللہ ہیں۔ انہوں نے ان پدوں کو جدید بنگالی میں منتقل کیا۔ اور مع انگریزی ترجمے کے کراچی یونیورسٹی سے شائع کرایا تھا۔ البتہ اس تصنیف پہ انہوں نے کوئی مقدمہ نہیں لکھا۔ اور اس کو قدیم بنگالی اور دوسری مشرقی بولیوں کی قدیم صورت بتایا ہے۔ لیکن انہوں نے اپنی تصنیف بنگالی

ع۱۔ انعام الحق ڈاکٹر۔ مسلم بنگالی۔ کراچی ادارہ مطبوعات پاکستان ص۲۲

ع۲۔ ہرا پرشاد شاستری۔ بودھ گان و دوہا۔ کلکتہ بنگیہ پرشید ۱۹۱۷ء

ع۳۔ شہید اللہ ڈاکٹر۔ بودھسٹ مِسٹک سانگ۔ کراچی یونیورسٹی بنگالی لٹریری سوسائٹی نمبر ا ص۳

قواعد[۱] میں ان پدوں کو قدیم ترین بنگالی کا نمونہ بتایا[۲] ہے۔ اور بنگالی زبان کا آغاز ادبی صورت میں ساتویں صدی عیسوی سے ٹھہرایا ہے۔ یہ معاملہ دراصل زبان کی نوعیت کا ہے۔ رسم الخط کے بدلنے سے زبان نہیں بدل جاتی۔ بظاہر ڈاکٹر شہید اللہ نے اس امر کے اعتراف سے گریز کیا ہے کہ یہ زبان اس قدیم پراکرت کی اُپ بھرنش ہے جس میں ماگدھی اور شورسینی کے اثرات زیادہ ہیں۔ یہ وہ زبان ہے کہ جو اس وقت کم و بیش پورے شمالی پاک و ہند میں بولی جاتی تھی اور جس سے زمانہ مابعد میں دوسری زبانیں نکلی ہیں۔ مغربی ہند میں ماگدھی نے بنگالی کو جنم دیا۔ ماگدھی زبانوں کا علاقہ صرف مگدھ اور بہار ہی نہ تھا۔ بلکہ مگدھ دیس کے سردار کبھی وسطی اور مغربی ہند پر حکمران تھے اور ان کی بولی مقامی بولیوں سے مل کر اُپ بھرنش ہو چکی تھی۔ اس طرح شورسینی اور مگدھی اور دوسری بولیوں کے ساتھ گڈمڈ ہو گئی تھیں۔ پالی زبان کو بھی غلطی سے مگدھی کی ادبی صورت کہا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پالی اپنے وقت کی مروجہ پراکرت کی ادبی صورت ہے۔ پالی دراصل متن یا سطر کو کہتے ہیں۔ اور یہ لفظ قطار اور حاشیے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ پالی بھی سنسکرت کی طرح مختلف رسم الخطوں میں لکھی جاتی ہے سب سے پہلے سنہالا رسم الخط میں حضرت مسیح سے سو سال قبل ضبط تحریر میں آئی تھی۔ پالی زبان کے حشو و زائد اور صوتی تراکیب اس زبان سے زیادہ مشابہ ہیں۔ جو کبھی اجین کے قرب و جوار میں بولی جاتی تھی۔ اجین کسی زمانے میں اونتی سلطنت کی راجدھانی تھا۔ جہاں کے سورج بنسی خاندان کے سردار تمام شمالی ہند پر حکمران تھے۔ غرضیکہ مشرقی اور مغربی پراکرتوں کے میل جول سے ایک ایسی

---

[۱] ۔ شہید اللہ ڈاکٹر۔ بنگلہ ویاکرن۔ ڈھاکہ بنگلہ اکیڈمی ص۳

[۲] ۔ جی الیف الین۔ دی بودھا فلاسفی۔ لندن۔ جارج الین اینڈ آن ون ص۷۹

[illegible]

اپ بھرنش وجود میں آئی جس کے ادبی نمونے یہ پد ہیں ۔اگر یہ زبان مگدھی اپ بھرنش ہو کر بنگالی قدیم ہوسکتی ہے تو یہی پد، اردو، ہندی، پنجابی اور سندھی قدیم کے بھی نمونے ہوسکتے ہیں ۔کیونکہ بارہ سو سال بعد بھی ان پدوں کی زبان میں اور ان مروجہ زبانوں میں خاصہ اشتراک ملتا ہے ۔ان پدوں کا یہ ترجمہ اور مشترک عناصر کا بیان اردو کی قدامت ثابت کرنے کے لئے کیا گیا ہے ۔کیونکہ ڈاکٹر شہید اللہ کی تصنیف کے بعد مشرقی پاکستان میں اردو کو بنگالی کے مقابلے میں کم عمر بتایا جاتا تھا ۔ اور پدوں کی تبدیل شدہ ہیئت کو بنگالی کا پراچین ادب بتایا جاتا تھا ۔اس اقدام سے بنگالی قومیت کو جذباتی استحکام نصیب ہوا ۔ یہ لسانی قومیت کا وہی آلہ تھا جو دو سو سال قبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے ناخداؤں نے استعمال کیا تھا ۔اردو داں طبقہ اس عصبیت سے ناواقف تو ہرگز نہ تھا ۔لیکن ارباب اقتدار اس عصبیت کا سدباب نہ کرسکے ۔جہاں تک ان پدوں کا تعلق ہے مولانا ہاشمی فریدآبادی، ڈاکٹر مسعود حسین خاں اور ڈاکٹر شوکت سبزواری نے محض اشارے کئے ہیں ۔مگر اس راز سربستہ کو پوری طرح کھولنے کی کوشش نہیں کی ۔ اس راہ کی سب سے بڑی دشواری رسم الخط کی تغیر ہے جس نے اردو زبان کے تاریخی ارتقا کے افہام و تفہیم کو اردو والوں کے لئے مشکل بنادیا دوسری طرف سیاسی اور مذہبی ولولہ انگیزی بھی لسانی حقیقت کو پوری طرح سمجھنے میں مانع ہوئی ۔ ان پدوں کی زبان اور ڈھانچے کے متعلق ڈاکٹر سین اور ڈاکٹر سنیتی کمار چیٹرجی کو ڈاکٹر شہید اللہ سے اختلاف ہے[۱] ۔اور یہ دونوں حضرات ان پدوں کی زبان کو اودھ ہٹ بتاتے ہیں ۔جو ایک طرح مغربی ہندی یعنی شورسینی کی مقامی صورت ہے ۔ اس میں شورسینی بولیوں

---

۱ ۔ چیٹرجی ۔ سنیتی کمار ڈاکٹر ۔ بنگلہ بھاشار ایتیہاس ۔ کلکتہ ص ۴۵

ے علاوہ دوسری بولیوں کے بھی آثار ملتے ہیں۔ اسلئے اردو جیسی دوسری بولیاں بھی انہیں اپنی قدامت کے ثبوت میں پیش کرسکتی ہیں۔ ان کو صرف بنگالی کی قدیم صورت ہی نہیں کہا جاسکتا۔ یہ دراصل پراکرت کا مستند بیولی ہے جس سے زمانہ مابعد میں مختلف زبانیں ترقی کرکے موجودہ صورتوں میں جلوہ گر ہوئی ہیں۔ بودھ سدھ جن سے یہ کلام منسوب ہے پورے شمالی پاک و ہند میں پھیلے ہوئے تھے۔ وہ قدیم مغربی علاقے یعنی موجودہ پاکستان میں بھی اپنے پیرؤں کے لئے متصوفانہ کلام کہتے تھے۔ ان پدوں کا نیپال میں دستیاب ہونا ہرگز اس امر کا ثبوت نہیں کہ ان کے مصنفین قدیم بنگال و بہار سے متعلق تھے۔ پنجاب میں تو ان سدھوں کا سلسلہ گورکھ ناتھ سے شروع ہوتا ہے۔ جن کا حلقۂ اثر نمک کے پہاڑ کے ارد گرد زیادہ تھا۔ یہ عام طور پر کن کٹے فقیر کہلاتے تھے یہ ٹلہ گام کے راجہ کی تعریف میں گیت گاتے تھے۔ جائسی کی پدماوت میں بھی ان کے متعلق اشارے ملتے ہیں۔ اس طرح بہار کے سدھ لکری پا اور پنجاب کے گورکھ ناتھ دونوں کے یہاں زبان کا ڈھانچہ ایک ہی ہے۔

کھڑی بولی کا ادب دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے تحقیق کی راہ میں دشواریاں حائل ہیں لیکن محققین[۲] زبان کھڑی بولی کو ہندی یعنی قدیم اردو قرار دیتے ہیں۔ اور اس زبان کو۔ کا۔ نے۔ پر۔ سے اس۔ ان۔ جس۔ کس۔ نا۔ تا۔ آ۔ گا والی بولی مانتے ہیں۔

---

[۱] ۔ شکلا۔ بی۔ این۔ ہندی بھاشا کا اتیہاس۔ بنارس۔ ہندی پرچارنی سبھا ص۴۸

[۲] دھیرندر ورما۔ بابو شیام سندر داس ڈاکٹر رام کمار ورما۔ رام چندر شکل وغیرہ۔

حقیقت یہ ہے کہ پرانی ہندی کی ادبی روایت اپ بھرنش کی مشرقی و مغربی دونوں شاخوں کے سنگم سے نکلتی ہے۔ خیالات کے اعتبار سے مشرقی اپ بھرنش فلسفیانہ اور تصوفانہ تھی۔ اس کا حلقۂ اثر وسیع تھا۔ مغربی اپ بھرنش اپنی فکر میں کاروبارِ حیات کے عملی پہلو کو ماورائی خیالات کے آئینے میں دیکھتی تھی۔ اس کا دائرہ اثر قدیم دہلی کے ارد گرد تھا۔ لسانی اعتبار سے دونوں شاخوں میں اشتراک تھا۔ البتہ مقامی اختلافات تھے جو لب و لہجہ سے زیادہ وابستہ تھے۔ لیکن سیاسی حالات نے جب اپ بھرنش کو پورے ملک میں پھیلایا تو مقامی بولیاں وجود میں آگئیں۔ قدیم ہندی کے ادب کا آغاز ۷۶۰ء سے ہوتا ہے۔ اور اس ادب کی زبان کے اثرات اردو قدیم دہلوی، دکنی اور گجراتی میں بھی ملتے ہیں حضرت امیر خسرو کے علاوہ شاہ میراں جی شمس العشاق کے ہاں مندرجہ ذیل اشعار کی زبان میں مشرقی اپ بھرنش یعنی ماگدھی بنگالی کے آثار موجود ہیں :۔

بالی بھولی جیو جھورائی محبت کیرا نور — بھرم پیاری ساسنگھاتی تانا ہووے دور
شہ بوئی گنون کی سب تپہ لگادے یہ من موہیا — کون بکھانے لکھن اسکے نہ پایا جائے سوہی
اس بھول جے کوئی نھاکے — تو دوزخ مان را کھے
من بھادے تو دے کھیجے — پل بوجھیں دوش نہ دیجے

اسی طرح حضرت برہان الدین جانم کی زبان میں بھی ماگدھی اثرات ملتے ہیں مثلاً :۔[۲]

کیوں نہ لیوے اس بھی کوئی — سہانا چھطر جے کوئی ہوئے

دکنی کے علاوہ شمالی ہندی کی قدیم مثنوی وفات نامہ حضرت فاطمہؓ میں بھی ڈھونڈیا، پایا، آئیا وغیرہ ملتے ہیں جو اپ بھرنش کی مقامی صورتیں ہیں

۱۔ مولوی عبدالحق : قدیم اردو صفحہ ۹ تا ۱۱ انجمن ترقی اردو کراچی پاکستان

۲۔ " " " " صفحہ ۳۷

۳۔ " " " " صفحہ ۲۱۳

اور ان پدوں میں بھی ملتی ہیں۔

اردو قدیم میں صوفیانہ خیالات کا اظہار بھی ہے۔ اور دکنی میں قدیم اردو کے دوہرے اپنی ہیئت میں بھی ان پدوں کے مثل ہیں۔ بلکہ ان پر بھی راگ راگنیوں کے نام لکھے ہوئے ہیں۔

دنیا کی زبانیں عموماً انسانی نسلوں سے وابستہ خیال کی جاتی ہیں مگر انسانی نسلیں اپنی اپنی اولین زبانیں چھوڑ کر دوسری زبانیں اختیار کرنے پر مجبور ہوئی ہیں۔ اس طرح اب نہ کوئی نسل خالص ہے اور نہ کوئی زبان اصلی ہے۔ اس لئے کسی زبان کی اصلیت کا کھوج لگانا فی الواقعی ماہرین علم اللسان کا کام ہے۔

اردو زبان بھی کسی خاص نسل سے وابستہ نہیں۔ اس کے ارتقاء میں مختلف نسلیں اور زبانیں معاون رہی ہیں اور اس پر ابتدا ہی سے مختلف النوع تہیں پڑھتی رہی ہیں۔ اس کی اٹھان کا رقبہ اتنا وسیع اور اس کے شیون اتنے متنوع اور متعدد ہیں کہ محققین زبان ابھی تک قطعی طور پر اس کے آغاز کے متعلق کسی متفقہ فیصلے پر نہیں پہنچ سکے ہیں۔ البتہ زبانوں کے شجرے میں اردو کا تعلق اندو آریائی گھرانے سے ہے۔ جو اندو یوروپین گھرانے کی عظیم شاخ ہے۔ اس طرح اس کا رشتہ ایشیاء اور یورپ کی مختلف زبانوں سے قائم ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ سو فیصدی آریائی زبان نہیں اس میں دوسری نسلوں کی زبانوں کی آثار بھی موجود ہیں۔ بنیادی طور پر اندو آریائی نسل کی تمام زبانیں اپنی اساس اور ساخت میں

یک گونہ مماثل ہیں اور سندوپاک کے شمالی ہند کی تمام بولیاں اس اندو آریائی قدیم پراکرت کی جانشین ہیں جو کبھی شمالی ہند میں مقامی اختلافات کے ساتھ رائج تھی۔ اسی پراکرت سے زمانہ مابعد میں دوسری زبانیں منزہ اور سنسکرت ہوتی رہیں۔ مگر اس کا قدرتی دھارا اپنی راہ بہتا رہا اور سنسکرت اور پالی کو پیچھے چھوڑ کر جدید صورتوں میں جلوہ گر ہوا اور اس دوڑ دھوپ کے نتیجے میں اندو آریائی کی قدیم شکلیں کافی بدل گئیں۔ پھر

بھی خاص اشتراک موجود ہے۔ صوتیاتی طور پر حروف تہجی میں بھ، پھ، رھ، ڈھ ٹھ، جھ، چھ اور گھ کے علاوہ نون غنہ کی آوازیں اصل انڈو آریائی سے ماخوذ ہیں اردو زبان کا "کو" بنگالی کا "کے"۔ سندھی کا "کھے"، قدیم پراکرت کی مختلف صورتیں ہیں۔ اسی طرح صیغہ امر واحد میں اکثر صورتیں یکساں ہیں مثلاً کھاؤ، دھو، اٹھو، رہو، دوڑ وغیرہ، یہی صورتیں اردو زبان میں واؤ کے ساتھ بھی رائج ہیں۔ جیسے کھاؤ، دھوؤ، اٹھو، رہو، دوڑو وغیرہ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واؤ قدیم انڈو آریائی پراکرت کی اپ بھرنش کا لاحقہ ہے۔ اسی طرح ترتیبیہ الفاظ میں آ گئے صفات، اسمائے ضمیر، تعداد اور بنیادی رشتوں کے الفاظ بھی مشترک ہیں۔ البتہ سنسکرت میں کچھ الفاظ ایسے ضرور ہیں جو ویدک میں نہیں ملتے مثلاً بھگنی یعنی بہن، گھوٹکا یعنی گھوڑا اور کوکر یعنی کتا۔ ان کی جگہ ویدک میں شواشا، اشوا اور شوا ملتے ہیں۔ جن کے فارسی مترادفات خواہر، اسپ اور سگ ہیں۔ زبان میں مشترک الفاظ اس کی ساخت اور خاندان کا نشان نہیں بتاتے۔ بلکہ اس مقصد کے لئے تو سرو نام (الفاظ مبہمات) زیادہ کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔ یعنی الفاظ کے بجائے اصوات اور الفاظ عامہ پہ غور کرنے سے زبان کی اصل کا پتہ چل سکتا ہے۔

تقسیم زمانے کے لحاظ سے ابتدائی پراکرت کی ماں جو انڈک کہلاتی ہے اور لسانی رشتے سے اوستا کی بہن ہوتی ہے ۱۵۰۰ قبل مسیح سے ۱۲۰۰ قبل مسیح تک رائج تھی اور ویدک زبان کا زمانہ ۱۲۰۰ ق م سے ۸۰۰ ق م تک تھا۔ ابتدائی پراکرت کا عہد ۸۰۰ ق م سے ۵۰۰ ق م تک تھا۔ ان تمام ادوار میں الفاظ میں داخلی تبدیلیاں ہوتی رہیں اور انڈک حروف ویدک اور سنسکرت میں بدلتے رہے۔ مثلاً ز، ژ، حروف ہ اور ج میں تبدیل ہوئے۔ لفظ اژنام ویدک اہام میں بدلا، لاژ ودرسے لاجوَرد ہوا، زانو سے جانگ

لے شہید اللہ مجلہ بنگالی شعبہ بنگلہ، جامعہ کراچی ۱۹۵۹ء ص۶۔

اور زن سے جن اور سپھر جتنا بنے ۔ بالآخر ابتدائی پراکرت ۵۰۰ ق م سے بدلنے لگی۔ اور مخلوط آوازوں کا درمیانی حرف ھ گرا دیا گیا مثلاً میگھ سے میک ، سکھ سے سہا ، سپھل سے سپل وغیرہ بنائے گئے ۔ اسی عہد میں الفاظ کو الف کی آواز پر ختم کرنے کا رواج بھی ہوا مگر یہ رواج مغرب کی ایک دو بولیوں میں زیادہ رونما ہوا ، اس کھڑے پن کی مثالیں کا آ ماآ اور پاآ وغیرہ ہیں[۱]۔

بودھ مت کا آغاز ۶۰۰ ق م میں ہوا تھا ۔ جو دراصل آریہ غلبہ کے خلاف اعلان جنگ تھا ۔ یہ اعلان لسانی طور پر بھی سنسکرت کا مدمقابل تھا ۔ اس نے سنسکرت کو اپنے طور پر کسی حد تک اپنایا ورنہ اس کی عوامی زبان ماگدھی تھی ۔ اور پالی ادبی حیثیت رکھتی تھی چنانچہ راجا اشوک کے کتبے آج تک اس امر کا ثبوت فراہم کرتے ہیں ۔ مگر ہندو مذہب کے احیا پر بدھ دھرم اور اسکی زبان کی بری گت بنی ۔ بودھ مت کے علماء کو قتل کر کے ان کے سردل کو اوکھلی میں کٹوا کر ہڈیوں کے سفوف کو ہوا میں اڑا دیا گیا[۲]۔ مذہب کے ساتھ زبان بھی مورد عتاب ٹھہری اور پورے شمالی ہند کی زبانیں شکست وریخت سے دوچار ہو گئیں ۔ سنسکرت نے پھر ہاتھ پیر مارے لیکن عوامی بولی نہ بن سکی البتہ اس کے تقدس میں اضافہ ہوا ۔

لسانی ارتقا کے اس پس منظر میں ان ہدوں کو سمجھنے کے لئے بدھ مذہب کی اصلیت اور اس کی مسخ شدہ صورت سے بھی واقفیت ضروری ہے ۔ کیونکہ یہ کلام بدھ سدھوں کا ہے ۔ جو انہوں نے اپنے پیروؤں کے لئے کہا تھا ۔ ابتدائی صورت میں بدھ مت کوئی مذہب نہ تھا بلکہ اعلیٰ درجہ کا اخلاق تھا جو بتدریج مذہب بنتا گیا[۳]۔ اس میں رفتہ رفتہ ہندو مذہب کے متوازی دیوتا رسوم اور فلسفہ شامل ہوتا گیا ۔ اس مذہب کی غایت یہ تھی کہ انسان اسی دنیا میں نروان حاصل

---

[۱] شہید اللہ ۔ بنگالی کا ارتقا ۔ مجلہ شعبہ بنگلہ جامعہ کراچی نومبر ۱۹۵۹ء

[۲] دینیش چندر سین ۔ بنگالی زبان اور ادب ۔ کلکتہ ص ۲۸

[۳] احمد عبداللہ المسدوسی ۔ مذاہب عالم کراچی ص ۱۸۹

کرے ۔ نروان نفس کی اس حالت مطمئنہ کا نام ہے جس پر دنیوی آلام و افکار کا کوئی اثر نہ ہو ۔ اس کا حصول انسان کو برائیوں کے جراثیم سے پاک کر دیتا ہے اور وہ اپنی برائیوں کا بوجھ اتار کر پھینک دیتا ہے ۔ بندگی کے بند جدا کر دیتا ہے اور آواگون کے چکر سے نجات مل جاتی ہے ۔ بودھ مت کا پورا فلسفۂ حیات "سرو ہم دکھم" ہے ۔ یعنی ہستی سراسر دکھ، موجب آزار، اذیت اور شر ہے ۔

بودھ مت کی اخلاقیات کو سمجھنے کے لئے چھٹی صدی قبل مسیح کا مذہبی پس منظر پیش نظر رکھنا ضروری ہے ۔ یہ زمانہ آریہ مذہب کا دور انحطاط تھا ۔ اپنشد کے دور اول میں برا ہمنا کو ہی حقیقت کبریٰ تصور کیا جاتا تھا اور دوسرے مظاہر قدرت نام روپ کہلاتے تھے ۔ برا ہمنا خالق تھا اور عقیدہ حلول یعنی سپرا پاپچا کے تحت دوسری چیزیں وجود پذیر ہوتیں اور پھر اسی سے جاملتی تھیں ۔ بودھ مت کے آغاز سے قبل یہ مسئلہ زیر غور تھا اور اس فاعلی حقیقت کو برا ہمنا کے نام سے یاد کیا جانے لگا تھا ۔ بعض جگہ اس کا نام براہمن بھی لکھا ہے ۔ برہما کا لفظ سب سے پہلے مہا بھارت کے پہلے باب میں ملتا ہے ۔ مگر زمانہ ما بعد میں برہما اور پرجاپتی دونوں ایک معنی میں استعمال ہونے لگے ۔ گو کہ پرجاپتی کا تصور بہت قدیم تھا[1] ۔ اور اس سے قدرت کی قوت تخلیق مراد لی جاتی تھی ۔ مگر اب یہ دقت ہوئی کہ برہما اور پرجاپتی دونوں تمام قوتوں کے منبع ٹھہرے اور ایک قسم کی ثنویت پیدا ہوگئی ۔ برہما ہمیشہ نام روپ سے جدا رہا ۔ روپ دراصل مظہر قدرت کو کہتے ہیں ۔ اور نام اس کا نشان ہے ۔ اس لئے نام روپ سے منفرد اشیاء متصور ہونی چاہئیں، لیکن اپنشد میں خالق و مخلوق کے علاوہ تیسرا تصور کرم کا بھی ملتا ہے ۔ اس طرح بودھ مت کے جنم سے قبل آریا معاشرے میں تثلیث موجود تھی ۔ یہ برہما پرجاپتی، نام روپ اور کرم[2]

---

[1] "ایسینس آف بودھ دھرم" مؤلفہ سدھاتیہا ص ۹۸ بودھسٹ دھارا لندن ۔

[2] " " " " " " ص ۱۱۸

بودھ مت نے اس تثلیث کے تصور میں کچھ تبدیلیاں کیں۔ بودھ فلسفے میں نام ایک مابعد الطبیعیاتی شے قرار پائی، جس سے مراد ذہن کی چار حالتیں ہیں، جب یہ حالتیں مادّی روپ میں ظاہر ہوتی ہیں تو فرد کی شخصیت ابھرتی ہے۔ اس طرح نام روپ اور روپ فی الحقیقت ذہنی اور مادی حالتوں کے نام ہیں۔ ان دونوں کے باہمی مقابلے کو شعور کہا جاتا ہے۔ ایک نہایت ارفع اور اعلیٰ کیف حاصل ہوتا ہے۔

نام اور روپ سے متعلق یہ بات خاصی اہم ہے کہ مظاہر قدرت میں سے کسی ایک منظر کا مطالعہ تحقیق کہلاتا ہے اور اس کا انتخاب محقق کے ذہن سے جدا کوئی چیز نہیں

بلکہ وہ اپنے تصور میں وہ سب کچھ دیکھتا ہے جو دوسروں کو نہیں دکھا سکتا۔ روپ دراصل چار عناصر پر مشتمل ہے۔ اس کو رو پک کھنڈا اور عناصر کو مہا بھوت بھی کہا گیا ہے۔ یہ عناصر مٹی، پانی، آگ اور ہوا ہیں۔ بودھا کے خیال سے یہ چاروں عناصر ہر جگہ موجود ہیں اور ان کی مختلف حالتیں مثلاً نیک و بد، خوش و ناخوش، کم اور زیادہ ہیں جو سب جگہ ہوتی ہیں مگر یہ تمام حالتیں اس وقت ختم ہو جاتی ہیں جب وجہ امتیاز یعنی شعور ختم ہو جاتا ہے۔ تیاگ،

فرار اور لا عملی ذریعہ نجات نہیں، بلکہ بودھا، دھرما اور سنگھا میں پناہ لینے سے عقل کو وہ روشنی نصیب ہو جاتی ہے جس سے عناصر کی حالتوں کا ادراک ہو جاتا ہے۔ مگر مصیبت، مصیبت کی اصل، مصیبت سے بے نیازی اور مصیبت کی برداشت سے سازباز اور واقفیت وہ اوصاف ہیں جن کے طفیل ان تمام آلام و مصائب سے نجات مل جاتی ہے جو ان کا مقدر ہوتے ہیں۔

بودھا نے سنیاس اور تیاگ کی مخالفت کی۔ زندگی کا یہ رویہ برا ہمنا کی تصنیف سے قبل آریہ سماج میں عام تھا۔ لوگ وید کے مخالف ہو گئے تھے۔ اور وہ حقیقت کی تلاش میں جنگلوں اور پہاڑوں کو نکل گئے تھے، ان افراد کو "دکھیان آسا" یعنی با اصول انسان خیال کیا جاتا تھا۔ یہی لوگ بن پرستھا ہو گئے۔ اور آخری منزل میں ترکِ دنیا کر کے جہاں گردی پہ اتر آئے۔ جن کو پریوراجاکا، جٹیلا، آجیوکا کہا جانے لگا۔ بودھا نے ان تمام رہبانی حالتوں

کو اس وقت تک مذموم قرار دیا جب تک انسانی شعور اعلیٰ مدارج حاصل نہ کرے۔ بودھ مت میں آرام کی زندگی سے گریز کی تعلیم ضرور ملتی ہے مگر کوشش کے باوجود بودھ اخلاق آریہ سماج کے پس منظر سے قطعی طور چھٹکارا حاصل نہ کر سکا۔[1]

بودھا نے اواگون کی بھی مخالفت کی ہے اس کے خیال میں مقصدِ حیات غیر مشروط ہے اور وہ الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتا۔ اس کا قول ہے کہ جب ازلی خوشی کا یقین کامل نہیں تو ان چیزوں سے بچنا چاہیئے جو غم و پریشانی کا موجب ہوتی ہیں۔ اس لیئے بودھ مت کے چہار گانہ اخلاقی اصول بہت اہم ہیں۔ بودھا نے حیاتِ انسانی کی خصوصیات بیان کی ہیں۔:

(۱) زندگی سے محبت اس طرح ختم کرو جیسے کنول کے ڈنٹھل کو ہاتھ سے توڑ دیتے ہو۔

(۲) آشتی کا راستہ تیار کرو یہی نروان ہے۔ انسانی شعور مختلف منازل سے گذرتے ہیں دریا کی طرح راستے بدلتا رہتا ہے۔

(۳) ہر چیز یہاں غیر مستقل ہے اس کو ناپائیدار سمجھو۔ ذہنی اور جسمانی حالتیں غیر مستقل ہیں جس شخص پر یہ حقیقت روشن ہو جاتی ہے وہ تکالیف سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ یہی نجات اور نیکی کا راستہ ہے۔

(۴) دکھ حقیقت ہے تمام چیزیں ذات سے بے نیاز ہیں۔

(۵) ہستی کی تہہ میں ارادہ کارفرما ہے اور سارا فساد اسی کا ہے۔ اس لیئے خواہش زیست کو ختم کرو تاکہ دکھ سے نجات حاصل کر لینا ہے۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب ہستی کو نیست کرنا مقصود تھا، تو پھر تخلیق میں کمال کی کیا ضرورت تھی؟

دراصل اس مذہب کا نظریہ قنوطی ہے اور یہ مصیبت کی تلاش میں سرگرداں نظر آتا ہے۔ مختصراً گوتم کی تعلیم تقدیرِ انسانی پر زوال یقین کا دوسرا نام ہے۔ اس کی آخری نصیحت یہ تھی

---

[1] ایسینس آف بودھزم مؤلفہ سدھا تیہا صفحہ ۱۱۔ بودھسٹ دہارا۔ لندن۔

کہ ہر کب شے فنا پذیر ہے ۔ نجات کی کوشش کرو ۔ ورنہ اسکی عام تعلیم یہ تھی کہ ہر معصیت سے بچو اور ہر خوبی کو حاصل کرو ۔ قلب و نظر کا تزکیہ کرو ۔ ان تمام اقوال کی موجودگی میں کرم کا نظریہ بھی ملتا ہے جو کہ آریامت سے مستعار لیا گیا ہے جس کی رو سے انسان کے اعمال کی روشنی میں اس کے دوبارہ جنم کا تصفیہ کیا جاتا ہے ۔ گوتم کی تعلیم کے دو ۔ ے ہیں فلسفیانہ اور اخلاقی ، یہ دونوں باہمی طور پر مربوط ہیں ۔ بنیادی عقیدہ البتہ یہ ہے کہ انسان کی زندگی علت و معلول کے ایک چکر سے وابستہ ہے جس کو اصطلاح میں دھرم چکر کہتے ہیں ۔ گوتم نے نروان کے لئے درمیانی راستہ اختیار کیا جس سے راہی دونوں انتہا سے بچ جاتا ہے ۔ نہ وہ راہ فنا پہ چلتا ہے اور نہ خود پرستی کو اپنا شیوہ بناتا ہے ۔ بودھ مذہب کی تعلیمات ۔۰۰ ۲ قبل مسیح سے ۲۰۰ عیسوی تک مکمل ہوئیں ۔ اور اس ترتیب اور توسیع کے درمیان یہ مذہب تغیرات سے دوچار ہوتا رہا ۔ اس لئے یہ مذہب نہیں بلکہ مذاہب کا خاندان معلوم ہوتا ہے ۔ عملاً اس لئے مقامی مذاہب سے مفاہمت کرلی اور اپنی اصلیت کھو بیٹھا ۔ اس میں مختلف فرقے ہو گئے جنہوں نے مختلف راہیں اختیار کرلیں ۔ اپنے عہد عروج یعنی اشوک اعظم کے دورِ حکومت میں اس میں اٹھارہ فرقے تھے ۔ اور زمانے کے ساتھ ساتھ ان فرقوں میں اضافہ ہوتا گیا اور بالآخر یہ مت ہندوستان میں ایسا منتشر ہوا کہ ہندو مت نے اسے اپنا لیا اور گوتم بدھ کو ایشور کا گیارہواں اوتار مان لیا اور اس کی مورتی بھی مندر میں رکھدی گئی ۔ چھٹی صدی عیسوی میں یہ اپنے گھر میں زوال کی انتہا کو پہنچ چکا تھا ۔ مگر بدھ سدھ جو عام طور پہ نیچے طبقے کے تھے اور اصل مذہب سے بہت دور ہٹ چکے تھے ۔ اپنے پیرودں کی خاطر اس وقت پراکرت میں شاعری کرتے تھے ۔ یہ شاعری اسی عہد زوال کی ہے ۔ جب یہ سدھ آفاتِ ارضی سے تتر بتر ہوئے تو اپنا کلام بھی ساتھ لیتے گئے ۔ ان پدوں کے مطالعے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ نروان کی کوشش حقیقی کے بجائے مجازی ہو کر رہ گئی تھی ۔ عرفان کے بجائے نفسانی خواہشات کی تکمیل نے لے لی تھی ۔ چنانچہ نروان اور راہبت کے عامل ذومعنی شاعری سے ہی تسکین خاطر کرلیتے تھے ان کے کلام میں بودھ اخلاق کے ساتھ دیدانت ، نروان کے ساتھ اواگون اور جیون مکتی کے

تصورات کی آمیزش ہے۔ اس لئے ان پدوں میں بودھ دھرم کا صحیح فلسفہ نہیں۔ بودھ مت اور ہندو مت کی آمیزش سے جو ایک مذہبی تصور ابھرتا ہے اس کی خود معنی ترجمانی ہے۔ اسی طرح ان پدوں کی زبان بھی معین نہیں۔ وہ زیادہ تر اس پراکرت سے زیادہ قریب ہے جو اس وقت پورے شمالی ہند میں رائج تھی۔

مختصر یہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند کے شمالی علاقے میں آریوں کی آمد سے قبل مختلف نسلوں کے لوگ آباد تھے وہ اپنی اپنی بولیاں بولتے تھے۔ دراوڑی زبان کا حلقہ نسبتاً وسیع تھا۔ مشرق میں اسٹرک (اشوری) زیادہ رائج تھی۔ آریوں کی آمد کے بعد سنسکرت کا اثر پڑنے لگا اور سنسکرت بھی ان بولیوں سے متاثر ہونے لگی۔ غرض کہ یہ بولیاں سنسکرت کی آمیزش سے پراکرتوں میں ابھرنے لگیں۔ پراکرتوں کے علاقوں کے لحاظ سے مختلف نام رکھے گئے۔ مگدھ دیش کی نسبت سے مشرقی پراکرت مگدھی اور ساگدھی کہلائی۔ پراکرتوں کا آخری عہد اپ بھرنش دور کہلاتا ہے جس کے بعد جدید بولیاں مقبول ہوئیں۔ اس وقت کی صورت حال یہ تھی کہ سنسکرت علمی زبان تھی اور محدود ہو گئی تھی۔ پراکرتوں کی عوامی حیثیت تھی سنسکرت کے علماء پراکرتوں سے کماحقہ واقف ہوتے تھے اور سنسکرت کی کتابوں میں موقع و محل کے لحاظ سے انہیں استعمال کرتے تھے۔ ماگدھی پراکرت کا استعمال سنسکرت ناٹکوں کے مزاحیہ کرداروں میں ملتا ہے۔ بودھ مت کے عروج نے ماگدھی پراکرت کو پورے برصغیر سے آشنا کرا دیا۔ ان پدوں کی زبان مسلمانوں کی آمد سے قبل کی عوامی اور علاقائی زبان ہے۔ اس کے آثار شکنتلا (سنسکرت) ست تی پتا (پالی) سرگادت پدمادت وکرم اوشی پدم راز وغیرہ میں ملتے ہیں۔ زبان ہمیشہ اپنی مقبولیت کی وجہ سے زمانے کے مذاق اور اپنے بولنے والوں کی استعداد کا ساتھ دیتی رہتی ہے۔ عقاید کی بنا پر زبانوں سے لگاؤ ہوتا ہے برج بھاشا کی مقبولیت کرشن جی اور مگدھی و اودھی ماگدھی کی توقیر رام چندر جی کی وابستگی کا نتیجہ ہے اردو نے البتہ تمام مذاہب کی ترویج اور اشاعت میں مدد دی۔ اس کی یہی ہمہ گیری اس کو عالمی سطح پر پہنچانے کی موجب ہے۔

پدوں کا متن، ترجمہ اور معانی

راگ پٹ منجری	پد - ۱	لوئی
کاآ ترو بر پانچ بی ڈال		یہ نازک درخت ہے جس کی پانچ ڈال ہیں۔
چنچل چیئے پانٹھا کال		چنچل من میں وقت بیتتا ہے۔
ڈرڈھ کریا مہاشو پرمیان		من کو پکا کر کے مہاسکھ کا اندازہ لگاؤ
لوئی بھنونی گرو پوچھ پچھان		لوئی کہتا ہے گرو سے پوچھ کر اس کو جان لو
ساآل سماہیا کاتو کری آئی		ساری توجہ کیوں مرکوز کی جاتی ہے۔
شوکھ دکھیتیں نجت مری آئی		اسے سکھ دکھ سے ضرور مرنا ہے۔
ایڑ نیو چھندو نبد کرن کپٹ آس		چھوڑ دو چھند بند یہ کپٹ کی آس ہے
شنو پاکھ بھیڑی لیہو رے پاس		عدم کے حصے کو اپنے پاس بھیڑ لو
بھنوئی لوئی امیے جھانے دیٹھا		لوئی کہتا ہے ہم نے دھیان میں عدم کو دیکھا
دھمن چون بنی پنڈی لوٹھا		دھمن اور چون کی دو پیڑھیوں پہ بیٹھ کر

الفاظ اور معنے

کاآ - کایا (جسم)
ترو - نازک
بر - درخت
چیئے - من میں
پانٹھا - بیتتا ہے۔
ڈرڈھ کریا - مضبوط کر کے
مہاشو - مہاسکھ
پرمیان - اندازہ
بھنونی - کہتا ہے۔

ساآل - سب
سماہیا - سمادھی (ارتکاز توجہ)
نجت - ضرور
ایڑ نیو - چھوڑ دو
کپٹ - فریب
آس - آس
شنو - عدم
پاکھ - حصہ
بھیڑی لیہو - بھیڑ لو، قریب کر لو

امیے - ہم
جھانے - دھیان میں
دیٹھا - دیکھا
دھمن - اندر سانس لینا
چون - باہر سانس لینا
بنی - دو
پنڈی - پیڑھی
لوٹھا - بیٹھ کر

دُلی دو بی پیٹڑا دھرن نا جائی	ترجمہ	مادہ کچھوے کے دُودھ سے برتن نہیں بھرتا
رد کھیر ٹینتولی کمبیرے کھائی	"	پیڑ کی املی مگرمچھ کھا لیتا ہے ۔
آنگن گھرپن شُن بھو بیاتی	"	آنگن گھر کی طرف ہے سُن لے بائی
کانیٹ چورے نِلو ادھوراتی	"	چیتھڑا چور لے گیا آدھی رات کو
سسرا اندِ گیلو بہوڑی جاگئی	"	سُسرا سو گیا بہو جاگتی رہی
کانیٹ چورے نِلو کاگئی ماگئی	"	چیتھڑا چور نے لیا اب وہ کیسے مانگنے جائے
دِوسبی بہوڑی کاڈ بی ڈرھبائی	"	دن میں تو بہو کوتے سے ڈرتی ہے
راتی بھوملے کامرد جبائی	"	رات ہونے پر وہ عاشق کے پاس جاتی ہے
آئی سُن چرجا گگری پائیں گائلو	"	آؤ سنو یہ راگ گگری پا نے گایا
کوڑی ماجھیں اکو بیاہیں سمائلو	"	(جو) بیس میں ایک ہی سمجھ پایا ۔

الفاظ و معنے

دلی - مادہ کچھوہ	کھائی - بہانا، لگنا ۔
دبی - دودبنا (دودھ کر)	بھوئیلے - ہونے پر
پیٹڑا - برتن	کامرد - عاشق
دھرن - دھرنا، رکھنا	چرجا - چرچا، راگ
ردکھ - پیڑ، درخت	کوڑی - بیس، ۲۰
بیاتی - بائی	ماجھیں - میں
کانیٹ، چیتھڑا	بیاہیں - دل میں
نِلو - لیا	سمائلو - سمایا
کاگئی - کیا جائے	
ماگئی - مانگنے	
دِوسبی - (ددس، دن میں	
کاڈ بی - کوتے سے	

ایک شئے شنزٹینی دوئی گھریے شاندھونٔ	ترجمہ	ایک ہی ساقی دو گھروں میں جاتی ہے
چی ان باکل تا بار دنی باندھونٔ	”	نرم و نازک لبکلوں سے شراب بناتی ہے
شمبھے تھرکری باردنی شاندھو	”	شمبھا سے شراب کا خمیر اٹھاؤ
جیں اجرامر ہوئی درڑ کاندھو	”	تاکہ جسم موت اور عمر سے بے نیاز اور توانا رہو
دشمی دوارک چھنتو دیکھیا	”	دسویں دروازے کا نشان دیکھ کر
آٹیلا گرایک اپنے بہیا	”	گاہک پھرتا خود ہی آنکلا
چونسٹھ گھریٔے دیؤ پیارا	”	چونسٹھ برتنوں میں دوکان سجاکر دکھاؤ
پاٹھیں گرایک نابی فسارا	”	گراہک داخل ہوگیا اس کا نکاس نہیں
اک گھرڈلی سروا نال	”	ایک گھڑیا ہے گلا اس کا تنگ ہے
بھنتی بروآ تھرکری چپال	”	بروآ کہتا ہے اسے رُک رُک کر ہلاؤ

الفاظ و معنے

شنزٹنی - ساقی (عورت)　　چھنتو - چن، نشان　　فسارا - نکاس
شاندھونٔ - جاتی ہے　　آٹیلا - آگیا　　گھرڈلی - چھوٹی گھڑیا
چی اَن - چکنی، نازک　　گرایک - گاہک　　سروا - پتلی تنگ
باکل - لبکل، چپاول　　اپنے بہیا - خود چلکر　　نال - منہ
باردنی - شراب　　چونسٹھ - ویدانت میں دماغ　　تھرکری - ٹھہر کر آہستہ سے
باندھونٔ - باندھتی ہے، بناتی ہے　　کی تبدیل یعنی قوتوں　　چپال - ہلاؤ
جیں - جس سے　　کی تعداد ہے۔

اجرامر - عمر اور موت سے بے نیازی

درڑ - مضبوط　　گھڑیٔے - برتن
کاندھو - بدن　　دیوپیارا - سجاکر دکھانا
دشمی - دسواں　　پوشھیل - داخل ہوگیا
دوارک - دروازہ　　نابی - نہیں

	ترجمہ	
تیوڑا چاپی جوگنی دے ان کو بالی	ترجمہ	تین ٹرا دبا کر او جوگن گلے مل
کمل کلیش گھانٹا کر دہو بیالی	"	کنول اور بجلی کی رگڑ سے دوپہر کردے
جوگنی تیبیں بنو کھن میں نا جیبامی	"	جوگن تیرے بنا ایک لمحہ جینا محال ہے۔
تو موہو چنبھی کمل رس پیامی	"	تیرے رخسار کی بوسے امرت ملتا ہے۔
کھیپھوں جوگنی لیپن جانی	"	ہر لمحہ جوگن شراب بوتی ہے
منی کنڈلے پوری آاُری آنے شمانی	"	وہ منی کنڈلا سے اڑ آنا میں آتی ہے۔
شاس گھریں گھالی کنجیا تال	"	سانس کے گھر میں تالا ڈال
چاند شوج منی پا کھا پھال	"	چاند سورج دونوں رخ ختم کردے
بھتوئی کنڈوری کوندورے بیرا	"	گنڈوری کہتا ہے کہ ہم وصل کے دیوانے ہیں
نروناری ماجھیں ادبھیل چیرا	"	مرد اور عورت کے درمیان عضو کھڑا ہے

الفاظ معنے

تیوڑا ۔ تکڑا، تین ٹرا

چاپی ۔ دبا کر، چاپنا

جوگنی ۔ جوگن

انکو بالی ۔ آنکھن، گلے ملنا

کمل ۔ کنول، دماغ کی اعلیٰ قوت

کلیش ۔ خلاء عدم

گھانٹیا ۔ رگڑ کر

بیالی ۔ دوپہر، بیکال

بنو ۔ بنا، بغیر

کھن، ذرا دیر، لمحہ

نا جیبامی ۔ نہیں جیوں گا

موہ ۔ منہ

چنبھی ۔ بوسہ

کمل رس ۔ کمل امرت

پیامی ۔ پیتا ہوں

لیپن جانی ۔ بدنام ہوتی ہے ۔

منی کنڈل ۔ منی مول پا

منی پور ۔ ناف کا ایک چکر

اُڑی آنا ۔ سوات ۔ دمانی خوشی کا جانا

شاش ۔ سانس ۔ تنفس

کنجیا تال ۔ کنجی تالا

چاند شوج ۔ چاند سورج مراد دونوں نتھنے

منی ۔ دونوں

پھال ۔ پھاڑ ڈال

کوندورے ۔ وصل

ادبھیل ۔ اٹھا ہوا ہے

چیرا ۔ عضو

راگ گوجری — پد ۵ — چاپلو

بھب نائی گہن گمبیر بگلیں باہی	ترجمہ	بھری ہوئی ندی ناقابل گذر گہری اور تیز بہہ رہی ہے
دو آنتے چکھل ما تجھیں ناتھاہی	"	دونوں کناروں پر کیچڑ ہے اور بیچ میں تھاہ نہیں
دَصامَاتے چاپیلا شانکم گھڑ دئی	"	چاپل نے دھرم پل گڑھا
پارگامی لو آدَ نِبھیر تر دئی	"	مسافر بے خوف پار کریں
بھاڑی او موہ ترد پاٹی چوڑی آد	"	نہاڑا لالچ کا درخت اور اسکے تختوں کو جوڑا
آدوَ دیڑھی ٹانگی نبانے کوڑی او	"	عدم تنویت، وحدت کے زور سے نردان کھود ڈالا
شانکت چوڑی ے داہن بام ما ہوہی		پل پر چڑھو تو دائیں بائیں مت جاؤ
نیوڑی بوہی دُور ما جاہی		عرفان قریب ہے دور مت جاؤ
جبئی تم ہے لو آدے ہوسا پارگامی		اگر تم لوگ پار جانا چاہتے ہو
پوچھو ہوا چاپلو آنتر شامی		پوچھو تو چاپلو سے وہ اسرار سے واقف ہے

الفاظ و معنے

بھب - بھری ہوئی	گھڑ دئی - بناتا ہے	نبانے - نردان
نائی - ندی	پارگامی - پار جانیوالے	کوڑی او - کھودا
گہن - ناقابل گذر	نِبھیر - بے خوف	چوڑی ے - چڑھ کر
گمبیر - گہری	تر دئی - اتر جاتے ہیں۔	داہن - دائیں
بگلیں - تیز	بھاڑی او - چیر کر	بام - بائیں
باہی - بہتی ہے	موہ - لالچ	ما - مت
آنتے - کنارے	ترد - درخت	ہوہی - ہو
چکھل - کیچڑ	پاٹے - تختے	نیوڑی - قریب
ماجھیں - درمیان	چوڑی او - جوڑے	بوہی - بدھی، عرفان، روشن ضمیری
ناتھاہی - اتھاہ	آدو - وحدت	ما جاہی - مت جا
دصاما - دھرم	دیڑھی - مضبوط	آنتر - دل، دل کے بھید
شانکم - پل	ٹانگی - کدال	اسرار۔

کابے رے جینی میلی آچھوں کیس	ترجمہ	کس کو لیکر اور کس کو چھوڑ کر میں کیسے رہوں
بیڑی لا ہاک پڑئی چودشش	"	چاروں طرف ہاہا کار سنائی دیتی ہے ۔
اپنا مانشیں ہرنَ بوئری	"	ہرن اپنے گوشت سے خود اپنا دشمن ہے
کھنو ہونا چھاڑوئی بھوشوکو ادیری	"	بھوشوکو شکاری اسے ایک لمحے کیلئے نہیں چھوڑتا
تین نہ چھوئی ہرن پیئی نا پانی	"	ہرن تنکا نہیں چھوتا اور نا پانی پیتا ہے
ہرنَ ہرنیر نلا نا جانی	"	ہرن کو ہرنی کا پڑاؤ معلوم نہیں
ہرنی بولیئی ہرنَ شُن تو!	"	ہرنی کہتی ہے ہرن تو سن لے
ئے بن چھاڑی ہوبو بھانتو!	"	اس بن کو چھوڑ بھاگتا رہ
ترنگ تنبی ہرنائے کھرنا دیسیئی	"	چھلانگ میں ہرن کا کھر نظر نہیں آتا
بھوشوکو بھنوئی موڑا ہی نا پیشئی		بھوشوکو کہتا ہے یہ بات بیوقوف کے دل میں نہیں سماتی

الفاظ و معنے

کابے رے ۔ کس کو	لوئری ۔ بیری، دشمن	موڑا ۔ بیوقوف
جینی ۔ لے کر	کھنوہو ۔ کھن، لمحہ	ناپیشئی ۔ نہیں سماتی
میلی ۔ چھوڑ کر	تن ۔ تنکا	
اچھوں ۔ رہوں	چھوئی ۔ چھوتا، چھونا	
کیس ۔ کیسے	پیئی ۔ پینا، پیا	
بیڑی لو ۔ بیڑا، چاروں طرف	نلا ۔ پڑاؤ	
ہاک ۔ ہاہا کار، رونا	لے بن ۔ یہ بن	
پڑوئی ۔ پڑرہی ہے	چھاڑی ۔ چھوڑ دے	
چو ۔ چاروں	ہو بھانتو ۔ بھاگتا رہ	
دشش ۔ طرف	ترنگ ۔ چھلانگ	
اپنا ۔ اپنے	کھر ۔ کھر، پاؤں	
مانشیں ۔ گوشت کی وجہ سے	نا دیسیئی ۔ نہ دیکھی جائے	

آئی ایں کائی ایں باٹ روندھیلا	ترجمہ	حروف علت اور حروفِ صحیح نے راستہ روک دیا
تا دیکھی کاہنو ہمنا بھوئی لا	〃	یہ دیکھ کر کاہنو اداس ہو گیا۔
کاہنو کئیں گئی کری با نباش	〃	کاہنو تو کہاں جاکر بود و باش کرے گا
جو مَن گوار سو اُدُ آشش	〃	جو محسوس کرتا ہے وہ بے نیاز ہو جاتا ہے
تے تِنِ تے تِنِ تینی ہو بھنّا	〃	وہ تین ہیں وہ تین ہیں تینوں مختلف ہیں
بھنوئی کاہنو جب پری چھِنّا	〃	کاہنو کہتا ہے کہ وجود کو فنا کر دیا
جے جے آئیلا تے تے گیلا !	〃	جو آیا وہ چلا گیا
اَنُ گُنَ نے کاہنو ہمنا بھوئیلا	〃	کاہنو اس آمد و رفت سے اداس ہے
ہیری شے کاہنو نیاڑی جن اری ٹھوئی	〃	ارے کاہنو عیش آباد نزدیک ہے
بھنوئی کاہنو مُو ہیو ہی نا پوئی شوئی	〃	کاہنو کہتا ہے یہ بات میرے دل میں نہیں سماتی

الفاظ و معنے

آلی - حروف علت　　　تے - وہ

کالی - حروف صحیح　　　ان گُن - آنے جانے سے

باٹ - راستہ　　　ہیری - ارے

روندھیلا - روک دیا　　　جن اُر - عیش آباد

ہمنا - اداس　　　ہیو - سینے - دل

بھوئیلا - ہوگیا

نباش - بسیرا، بود و باش

بھنّا - بھانت بھانت کے مختلف

جب - وجود

پری چھِنّا - ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا

جے - جو

سونے بھری لی کروناناوی	ترجمہ	رحم کی ناؤ سونے سے بھری
رُوپا تھوئی مہی کے تھاوی	″	چاندی زمین پر چھوڑتے ہو
واہ تو کالی گاان اُبے شین	″	او کالی ناؤ آسمان کی طرف کر
گیلی جام باہوڑی کوئی سین	″	جنم تو ماٹی کی بات ہے، اب واپسی ناممکن ہے
کھونٹی اُپاڑی میلی لی کاچھی!	″	لنگر کو توڑ کر رسی کھول کر
باہو تو کاملی شد گرد پوچھی!	″	او کالی گرد سے پوچھ کر ناؤ کھیتے جاؤ
مانگت چڑی بے چیئوڈش چاہوئی	″	کشتی کے سامنے چڑھ کر چاروں طرف نظر آتا ہے
کیڑو آبے ناہی کہیں کی باہو کو پارئی		پتوار نہیں ہے کوئی کیا پار لگائے گا
بام داہن جاہی میلی میلی مانگا!		بایاں دایاں دبا کر راستہ ضرور مل گیا
باٹ میلی لو مہاشو شانگ		راستے میں مہاسکھ ساتھ رہا

الفاظ و معنے

کرونا - رحم　　　مانگا - ماگا، مارگ، راستہ

سونے - سونا، علام خلا　　　باٹ - راستہ

روپا - چاندی، دنیوی خوبیاں　　　مہاشو - مہاسکھ

ابے شین - آسمان کی طرف　　　شانگ - سنگ، ساتھ

جام - جنم

کھونٹی - لنگر

میلی ن - اسی

کاچھی - کاٹ دی

مانگت - ناؤ کا اگلا حصہ

چیئوڈش - چاروں طرف

کیڑو آل - پتوار

میلی میلی - مل گیا

اینکار ڈرہ باکھوڑ موڑی او	ترجمہ	ظاہر کے مضبوط ستونوں کو موڑ کر
بیبھیا بی آیک باندھن توڑ لیو	"	اور پھیلے ہوئے طرح طرح کے بندھنوں کو توڑ کر
کاہنو بل شئی آشب ماتا !	"	کاہنو مزہ اڑاتا ہے مست ہو کر
شبیج ملی نیبن پوشی نیتا	"	سبھا کی کنول کیاری میں پہنچکر وہ خاموش ہو گیا
جم جم کرنیا کری ربیئی سشری	"	جتنی بار ہاتھی کو ہتھنی کی خواہش ہوتی ہے
تم تم تکھنا ماگل برسیو ئی !	"	اتنی بار ہی مست ہاتھی حقیقت انڈیل دیتا ہے
چڑھ گئی تا ال شہابے شدھ	"	جانداروں کی چھ قسمیں فطرت میں خالص ہیں
بھابا بھاب بلاگو نا چھود		عدم اور وجود بال برابر غیر خالص نہیں
دش بل ران ہری آدش دیشیں		دس قوتوں والے ایک رتن کو دس سمتوں میں لیکر
بدیا کری کوں دم اکیلبیشی		علم کے ہاتھی کو آسانی سے سدھا لو

الفاظ و معنے

اینکار - ظاہر

چھیڑ گئی - شڑ گئی، چھ قسم کی

باکھوڑ - ستون، کھونٹا، ہاتھی

مخلوق

آکی لیئیں - آسانی سے

باندھنے کا

شہابے - سبھاؤ، فطرت

باندھن - بندھن

شدھ - اصل، خالص

ماتا - مست ہو کر

بلاگو - بال برابر

شبیج - شبہی

نا چھود - غیر اصل، غیر خالص

ملی نیبن - کنول کیاری

دش بل - دس قوت

جم جم - جتنی بار

ران - رتن، حقیقت کا موتی

کرنیا - کری، ہاتھی

ہری آ - لے کر، پھیلا کر

کریئی - ہتھنی

بدیا - علم

تم تم - اتنی بار

کری - ہاتھی

ماگل - مست ہاتھی

دم - دم کوں، سدھانا

راگ - دیناکھ　　پد ۱۰　　کامنو

	ترجمہ	
نگر باہر تے ڈدنی توہوری کُٹریا		نگر سے باہر ڈومنی تیری کُٹیا ہے
چھوئی چھوئی جاشو باہمن ناڑیا	״	چھو چھو کر جاتی ہے تو بامن اور بھکشو کو
آلو ڈونی توائے سِم کرپو موشانگ	״	اے ڈومنی میں تجھ سے دوستی کا رشتہ قائم کرونگا
نِگھن کامنو کپالی جوئی لانگ	״	کامنو تو کپالی جوگن ہے نفرت سے ناشنا اور ننگی ہے
اک شو پدما چونسٹھی پا کھڑی	״	ایک کنول ہے اسکی چونسٹھ پنکھڑیاں ہیں۔
تہیں چڑھی ناچیئی ڈونی باپڑی	״	ان پر چڑھ کر غریب ڈومنی ناچتی ہے۔
ہالو ڈونی تو پوچھمی شدھ بھاوے	״	اے ڈومنی میں سیدھے سبھاؤ تجھ سے پوچھتا ہوں
آیشں شی جالشی ڈونی کاہیری نامیں	״	تو کس کی ناؤ سے آتی جاتی ہے
تانتی بیکنہو ڈونی اور مو چنگیڑا	״	اے ڈومنی تو اپنی رسی اور ٹوکری میرے ہاتھ بیچ ڈال
توہورانتر چھاڑی نیٹر پیڑا!	״	میں تیری وجہ سے اپنی بید کی ٹوکری گھر بھول آیا
تو لو ڈونی ہو اُڈ کپالی !!!	״	تو ڈومنی ہے اور میں کپالی ہوں
تہوانتر موئے گھالی لی ہاڑے رکامالی	״	تیری خاطر میں نے ہڈیوں کی مالا پہن رکھی ہے۔
شر بہ بھانجی اُو ڈونی کھا موڑان	״	تالاب کا پانی کھنگال ڈال اور کنول کی جڑ کھا لے
شارمی ڈونی لیمی پراں!	״	ڈومنی! میں تجھے ماروں گا اور جان لے لوں گا

الفاظ و معنے

نگر - نگر، قصبہ	نگھن - بغیر نفرت،	تانتی - تانت، ڈوری
ڈونی - ڈومنی	پدما - پدم، کنول	بیکنہو - بکنا، بیچنا، بیچ ڈال
کُٹریا - کٹیا	پاکھڑی - پاپڑی، پتیاں، پنکھڑیاں	چنگیڑا - چنگیر، ٹوکری
جاشو - جاتی ہو	باپڑی - غریب، بدقسمت	توہورانتر - تیری وجہ سے
باہمن - برہمن - بامن	شدھ بھاوے - سیدھے سبھاؤ	چھاڑی - چھوڑ آیا
ناڑیا - راہب، بھکشو	آئشی جالشی - آتی جاتی ہے	نٹ - نرمل
مو - موئی	کاہیری - کس کی	پیڑا - پٹیک، ٹوکری
شانگ - شانگا، بے قاعدہ، بیوہ سے شادی	نامیں - ناؤ میں	گھالی لی - پہن لی ہاڑ - ہڈی مالی - مالا

راگ پٹ منجری　　　　پد ۱۱　　　　کاہنا

ناڑی شکتی دِڑ دھری آکھاٹے	ترجمہ	رگ کی قوت سے کھاٹ کو مضبوطی سے پکڑ لیا
انہاڈمرو بجئی بیر نادے	״	دل کے تنبورے سے ناآفریدہ آواز نکل رہی ہے
کاہنا کپالی جوئی پائٹھو آچارے	״	کاہنو کپالی جوگن ہے جو عبادت کرتی ہے۔
دیہہ ناری بیہاردئی الیکارے	״	بدن کی نگری میں ایک اصول پہ گشت کرتی ہے
آلی کالی گھنٹ نیور چرن!	״	حروفِ علت اور حروفِ صحیح گھنٹیاں اور گھنگھرو ہیں
روی ششی کنڈل کیو ابھرن!	״	چاند اور سورج کرن پھول ہیں
راگ دیش موہ لوٹیا چھار	״	خواہش، نفرت اور لالچ کی بھبوت سے
پرم موکھ لابھئی متی ہار	״	نجات عظمیٰ کے لئے موتیوں کا ہار بناتی ہے
ماری شاسو ننند گھرے شالی		ساس، نند اور سالی کو گھر میں مار کر
ماماری کاہنا بھئی اکپالی		ماں کو مار کر کاہنو کپالی ہو گیا

الفاظ و معنے

ناڑی - راگ
شکتی - طاقت
دِڑ - مضبوطی سے
دھرآ - دھرنا، پکڑ لیا
کھاٹے - کھاٹ
انہا - ناآفریدہ آواز
ڈمرو - طنبورا
بجئی - بجتا ہے
بیر - بغیر
نادے - آواز
کپالی - کپالی
جوئی - جوگن

پوٹھو - کرتی ہے
اچارے - ریاض، عبادت جو کرنی چاہیے
دیہہ - بدن
ناری - نگری
بیہاردئی - باہر جاتی ہے گشت کرتی ہے
الیکارے - ایک اصول پہ
آلی - حروفِ علت
کالی حروفِ صحیح
گھنٹ - گھنٹیاں
نیور - گھنگھرو
روی - چاند
ششی - سورج
کنڈل کیو - کرن پھول

ابھرن - زیور
راگ - خواہش
دیس - نفرت
موہ - لالچ
لوٹیا - لے کر
چھار - چھائی، راکھ
پرم موکھ - نجات
متی ہار - موتیوں کا ہار
ماری - مار کر
شاسو - ساس
ننند - نند
گھرے - گھر میں
شالی - سالی
ما - ماں
بھئی آ - ہو گئی
کپالی - کپالی

پد		ترجمہ
کرُونا پارٹھی پی کھیل ٹیون نابک	ترجمہ	رحم کے شطرنج کی لباط پر مہروں سے کھیلتا ہوں
شُدگرد لوہیں جیتیل بھبل !	"	اچھے گرو کی ہدایت سے وجود کے مہرے کو جیت لیا
پھیٹی اُو دُوا آدیشی رے ٹھاکر	"	بادشاہ چل کر دوئی کو ختم کر دیا
اوآری اوابیتشے کا بینا نیٹر جن اور	"	سامنے کی عمارت بتاتی ہے کہ عیش آباد قریب ہے
پُہی لیں تُولیا بوڑی آ مُرا رٹیو	"	پہلی چال میں پیادوں کو ختم کیا
گا یرے تو لیا پانچ جن تو گھولی اُو	"	فیل سے پانچ مہرے مارے
مُنتی ایں ٹھاکرک پری نبیتا	"	وزیر سے بادشاہ کو شہ دی
اَلبش کری اَبھوبل جیتتا !		بے بس (گھیر کے) کر کے وجود کے مہرے کو جیت لیا
بھنوڈ کاہنا ابیے بھلی داہ دیہوں		کاہنا کہتا ہے کہ ہم نے اچھا داؤ چلا
چوسٹھ ٹی کوٹھا گنیا لیہوں !		گن کر چونسٹھ خانے حاصل کر لئے

الفاظ و معنے

کرُونا ۔ رحم
پارٹھی پی ۔ لباط
نابک ۔ شطرنج کا مہرہ
شُدھ گرد ۔ اچھے گرو
بوہیں ۔ بودھ، ہدایت
جیتیل ۔ جیتا، جیت لیا
بھبل ۔ وجود کا مہرہ، بھب بل
پھیٹی او ۔ پھٹنا، دُور ہونا
دُوا ۔ دوئی
آدیشی رے ۔ چل کر، حکم سے
ٹھاکر ۔ راجا، بادشاہ
اوآری ۔ گھر

اوابیتشے ۔ سامنے کی
نیٹر ۔ نکٹ، قریب
جن اور ۔ عیش آباد
پُہی لیں ۔ پہلے
تُولیا ۔ اٹھاکر
بوڑی آ ۔ پیادہ
مُرا رٹیو ۔ مار دیا
گا یرے ۔ فیل
جن تو ۔ مہرے
گھولی او ۔ مار دیا، اٹھالیا
مُنتی ایں ۔ منت، عقل، وزیر
ٹھاکرک ۔ راجا، بادشاہ

پری نبیتا ۔ شہ دینا
البش کری آ ۔ بے بس کر کے
بھبوبل ۔ بھبل، وجود کا مہرہ
بھلی ۔ بھالو، اچھی
داہ ۔ داؤ، چال
دیہوں ۔ دی
کوٹھا ۔ گھر، خانہ

تی شرن نابی کیا آٹھگ ماری	ترجمہ	تین سہاروں کی ناؤ سے آٹھ کو مارتا ہوں
نی آ دیہہ کرونا شُنّ میری	〃	میرے اپنے وجود میں ہست و نیست دونوں ہیں
تُم تیا بھوجل دھی جم کری ما آ شوئی نا	〃	میں نے جیون کے سمندر کو مایا اور خواب سمجھ کر پار کیا
ماجھ بینی ترنگ موئی منی آ !	〃	سنگھم بیچ لہر کو سمجھ پایا
پانچ تتھاگت کیو کیڑوال آل	〃	پانچ بودھا والے جسم کو پتوار بنایا
باہا کا آ کاہنا لو ما آجال	〃	کاہنا جسم کو مایا جال سمجھ کے لے جا
گندھ پرس رس جوئی سو توئی سو	〃	خوشبو، مزہ اور لمس جیسے ہیں ویسے ہیں
نند بے ہونی سوئی نا جوئی سو	〃	وہ نیند بغیر خواب جیسے ہیں
چی آ کنڈل ہار شُنتا مانگے !	〃	عدم کی راہ میں دل ہی ماجھی ہوتا ہے
چلی لا کاہنا مہاسو سانگے !	〃	کاہنا بڑی خوشی سے واصل ہو گیا

الفاظ و معنے

تی شرن - تین پناہ گاہیں
کایا، باک، چت،
یعنی جسم لفظ اور دل، انہی
کو بدھ مذہب میں بودھ،
دھرم اور سنگھ کہتے ہیں۔
آٹھ - مراد سدھیاں یعنی
مافوق الفطرت آٹھ
قوتیں۔
نی آ - نج، ذاتی
دیہہ - بدن
کرونا - رحم، دنیا، وجود
شُنّ - شُنّو، خلا، عدم،
نیستی

میری - سہیلی، عورت
تُم تیا - تیرا، پار کیا
بھوجل دہی - وجود کا سمندر
جم - جیسے
ما آ - مایا
شوئی نا - سپنا، خواب
ماجھ - درمیان
بینی - سنگھم
ترنگ - لہر
مُنی آ - من میں آیا
تتھاگت - بودھا، جسم
کیڑوال - پتوار
باہو - بہا - بہے چلی
ما آجال - مایا جال

گندھ - خوشبو، بو
پرس - لمس
رس - مزہ
جوئی سو - جیسے ہیں
توئی سو - تیسے ہیں
نند - نیند
بے ہونی - بغیر
چی آ - دل
کنڈل ہار - کنڈاری، ملاح، کرن ہار
شُنتا - عدم
مانگے - راستہ
چلی لا - چلا گیا
مہاسو - مہاسکھ
سانگے - وصل

گنگا جوُمنا مانجھیں رے بھوئی ناؤ	ترجمہ	ناؤ گنگا جمنا کے بیچ بہتی ہے
تہیں چڑھی لی ماتنگی پوئی آلیلے پار کرہیؐ !	"	اس پر چڑھ چنڈال عورت ڈوبتے ہوؤں کو پار لگاتی ہے
باہ تو ڈومبی باہ لو ڈومبی باٹت بھوئی لوا چھارا	"	ڈومنی پار لگا دے پار لگا دے، راستے میں دوپہر ہو گیا
شُد گرو پاپپائیں جائبو پُنو جن اُر	"	اچھے گرو کے قدموں کے طفیل پھر بودھ نگر جاؤں گا
پانچ کیڑوال پڑنتیں مانگے پیٹھت کاچھی باندھی	"	پانچوں پتوار ناؤ کے ابھار سے لگتے ہوں، رسی پیچھے بندھی ہو
گاان دو کھولیں سینچہو پانی نا پائی سانڈھی	"	تو آسمان کے کھڑے سے پانی نکالو کہ وہ ناؤ کے سوراخوں میں نہ سمائے
چاند سورج دو چاکا سِٹھی سنہار پولندا	"	چاند اور سورج دو پہیے ہیں، تخلیق و فنا یہ دو مستول ہیں
بام داھن دو بُی ماگ نا چیبوئی باہ تو چھند	"	دایاں بایاں دو راستے ہیں جو نظر نہیں آتے آزادی سے ناؤ چلا
کبڑی نا لیئی بوڑی نا لیئی سو چھیلے پار کریئی	"	نہ وہ کوڑی لیتی ہے اور نہ بوڑی مفت میں پار لگاتی ہے
جو رتھے چڑھیا داہا نا جائی کولیں کول بولئی	"	جو رتھ کا سوار ہو وہ ناؤ کھینا نہیں جانتا وہ ساحل پر مارا مارا پھرتا ہے۔

الفاظ و معنے

جوُمنا ۔ جمنا	گاان ۔ گگن، آسمان	کولیں کول ۔ ساحل پر
مانجھے ۔ بیچ	سینچو ۔ باہر نکالنا	بولئی ۔ بھٹکتا ہے
ماتنگی ۔ چنڈال عورت	سیٹھی ۔ تخلیق، سرشٹی	
پوئی آلیلے ۔ ڈوبتوں کو لیکر	سنہار ۔ تباہی	
باہ ۔ باہنا، ناؤ چلانا	پولندا ۔ مستول	
باٹت ۔ راستے میں	ماگ ۔ راستہ	
ادچھارا ۔ دوپہر	چھند ۔ سوچھند، آزادی سے	
شُدھ گرو ۔ اچھے گرو	کبڑی ۔ کوڑی	
پاپپائیں ۔ پاؤں کے طفیل	بوڑی ۔ بیس کوڑی	
جن اُر ۔ عیش آباد، بودھا	سو چھیلے ۔ مفت	
کا شہر	رتھے ۔ رتھ	
کیڑوال ۔ پتوار	داہیا ۔ داہ با، سفر کیا	

شُشیےان شُردا بیارہ میتیں ال کگھ لکھن ناجائیُ　ترجمہ　گیان خود بخود ہوتا ہے، اچھے گیان سے نامعلوم معلوم نہیں ہوتا

جے جے ادجو باٹ گیلا آنا باٹا بھولی لا شونیُ　〃　جو سیدھا راستہ چلا وہ واپس نہ آیا

کُوتیں کُول ماجو ہی ہے موڑا اُجو باٹ سنسارا　〃　ساحل پر بیوتوف مت بن دنیا کا راستہ سیدھا ہے

بال تل اَلِوُ بانک نہ بھول جو راج پیتھ کندھارا　〃　تل برابر بھول مت کر ان ٹیڑھے راستوں میں پڑا در راج پتھ پر ہے۔

ما اموشُمو دُرسے انت نہ بوجھ سی تھاہا　〃　بابا اور موہ کے سمندر کی انتہا کو نہ سمجھا

آگے ناؤ دنا بھیلا وسِشٹی بھانتی نہ بوجھ سی ناہا　〃　آگے نہ کوئی کشتی ہے نہ بیڑے گرتے اپنی غلطی نہیں پوچھتا

شونا پن براُوہ نادسٹی بھانتی نا باشن ہی جانتے　〃　راہ عدم کے نشان نہیں ملتے جانے ہوئے غلطی کا احساس نہیں ہوتا

اسپھا آٹھو مہا سدھی شتی چھبی ادجو باٹ جانتے　〃　یہاں آٹھ مہا سدھیاں سدھ ہوتی ہیں اس راہ میں معجزہ دکھانا ہوتا ہے

بام داہن دو باٹا چھاڑی شانتی بُول بھی شنکے بیوُ　　بایاں دایاں دونوں راستے چھوڑ شانتی مار ماتا پھرتا ہے

گھاٹ نا گھوما کھر تڑی نا جوئی آکھی لوجی اباٹ جائی د　　ندی پر نہ گھاٹ نہ تھاہ نہ لمبی گھاس نہ تھلا بانا وہ آنکھ بند کیے چلا گیا

الفاظ معنے

شا ۔ شونگ، نجی، ذاتی	سنسار ۔ دنیا،	تھاہا ۔ تھاہ، انتہا
شیےان ۔ گیان، شعور، معرفت	تل ۔ تل	شُونا ۔ عدم خلا
شردا ۔ سُروپ، اچھے	اکو ۔ ذرا	پن بر ۔ راستے کا
بیارنیں ۔ بچار، غور و فکر، دھیان	بانکا ۔ ٹیڑھا	اوہ ۔ ٹھکانا
ال کگھ ۔ نامعلوم، بےنشان	بھول ۔ خطا، غلطی	بھانتی ۔ بھرانتی، غلطی
لکھن ۔ معلوم، نشان	راج پتھ ۔ شاہی راستہ، شاہراہ	باشن شی ۔ محسوس کرنا
ناجائیُ ۔ نہیں کیا جاتا	کندھارا ۔ پڑاؤ، کیمپ	جانتے ۔ جانے ہوئے
اُدجو ۔ سُوجا، سیدھا	ما ۔ مایا	بول تھی ۔ مایا مایا
باٹ ۔ راستہ	موہ ۔ لالچ	شنکے لیو ۔ پھرتا ہے
آنا باٹا ۔ واپس نہ ہوا	سُمودرے ۔ سمندر	گھاٹ ۔ گھاٹ کا محصول گھر
کُولا ۔ ساحل، کنارہ	انت ۔ انتہا	گوما ۔ [illegible]
موڑھا ۔ بیوقوف	نابوجھ سی ۔ نا سمجھا	

تینتریں پاٹھیں لاگے لی بے انہا کسن گھن گاجیئ	ترجمہ: تین تختوں سے لگی ہوئی برنا آفریدہ آواز جو کبھی بڑی طرح گرجتی ہے
تاشنی مار بھینکرے وشا منڈل سا آل بھاجیئ	″ اس کو سنکر حواس کے متعلقے معروضات ہوا ہو جاتے ہیں
ماتیل جیا گیندا دھا ہوئی	″ باطن مست ہاتھی کی طرح بھاگتا ہے ۔
پر نتر گوانت تو سبیں دھولئی	″ پیاس میں آسمان کی سرحد تک دھاوا کرتا ہے ۔
پاپ پونئے بنی توڑیا شیکل موڑیا کھ یا ٹھانا	″ پاپ اور نیکی دونوں کی زنجیریں توڑ دیں اور گھمنڈ کو موڑ دیا
گاان ڈاک لی لاگی ہے چیت پاٹھا نیانا !	″ آسمان کی آواز پہ دل نزدان میں بیٹھ گیا
مہارس پانے ماتیل ہے تیہواں شا آل اُدا تر یکھی	″ مہارس پی کر متوالا ہوا اور تینوں جہاں سے بے نیاز ہوا
پنج دشٹے نے نایک ہے دی پکھ کو بی نہ دیکھی	″ معروضات حواس خمسہ کے رہبر کا کوئی دشمن نہیں
کھر دبی کرن سنتاپے سے گین گنگا گئی پوٹھا	سورج کی گرم کرنوں کی وجہ سے وہ آسمان کی گنگا میں داخل ہوگیا
بھنتی مہیتا موئی انیھو بوڑنتے کنپی ناڈیٹھا	مہیتا کہتا ہے، یہاں غوطہ لگانے میں کچھ نظر نہ آیا

الفاظ و معنے

تینتریں - تین	پن - نیکی	شا آل - سب کو
پاٹھیں - تختے	بنی - دونوں	اُدا تر یکھی - بے نیاز ہوگیا
بے انہا - آواز جو پیدا نہ کی جائے	شیکل - زنجیر	پنج دشٹے - حواس خمسہ
کسن - کبھی	گاان - گگن، آسمان	نایک - رہبر
گھن - گرج	ڈاک - آواز، ٹنکار، للکار	دی پکھ - دشمن، مخالف
گاجیئ - گرجتی ہے	چیت - دل	ردبی - سورج
تاشنی - جس کو سنکر	پاٹھا - بیٹھ گیا	سنتاپے - گرمی سے
مادہ روپ، صورتیں	نیانا - نزدان	گین - گگن، آسمان
وشا منڈل - معروضات، حواس	مہارس - ... گیان کا رس	بوڑنتے - غوطہ لگاتے لگاتے
سا آل - سب	پانے - پی کر	کنپی - کچھ بھی
بھاجیئ - بھاگ جاتے ہیں	ماتیل - مست، مدہوش	ناڈیٹھا - نادیکھا
پاپ - گناہ	تیہواں - تینوں جہاں	

	ترجمہ
شونج لاؤ ششی لاگیلی تانتی	سورج بین کی تونبی بنا۔ چاند کے تانت لگے
اناہت ڈانڈی چاکی کیوا ابدھوتی	باطنی آواز گلا ہوئی، جوگن ہوئی تانتوں کی پٹری
باجئی آلو شہی ہیروا بینا!	بجنے لگی۔ دوست، ہیروا کی بین
شن تانتی دھنی بلشئی کرونا!	خلائی تانتوں سے رحم کی آواز نکلنے لگی
آلی کالی بینی ساری موننیا	حروف علت و صحیح کو گز تصور کیا
گابہ شم رس شاندھی گننیا	ہاتھی کی مستی کو سندھی خیال کیا
جبیں کبرا سکلے چاپیئو!	جب اونٹ جال کے پھندوں میں پھنس گیا
بتیس تانتی دھنی شاال بیاپیو	بتیس تانتوں کی آواز سب میں پھیل گئی
ناچنتی باجل گانتی دیوی	باجل ناچتا ہے گاتی ہے دیوی
بدھ ناٹک بشما ہوئی	بودھ کا ناٹک مشکل ہوتا ہے۔

الفاظ و معنے

شونج - سورج	بینا - بین	سکلے - اونٹ پکڑنے کا جال
لاؤ - توغبی، کدو	شنّ - خلاء عدم، شونیہ	چاپیئو - پھنس گیا
ششی - چاند	دھنی - دھن، آواز	شاال - سب
تانتی - تانت	کرونا - رحم، دنیا	بیاپیو - پھیل گئی
اناہت - باطنی آواز	ساری - پھیر گز	ناچنتی - ناچتا ہے
ڈانڈی - گلا	موننیا - سمجھا	باجل - بجلی کا دیوتا
چاکی - پٹری	گابہ - گج، ہاتھی	گانتی - گاتی ہے
ابدھوتی - جوگن	شم رس - مستی	بشما - مشکل
باجئی - بجنے لگی	شاندھی - سندھی، بین کا درمیانی حصہ	
شہی - دوست		

ہیروا - بدھ مذہب کے ایک فرشتے کا دیوتا　　جبیں - جب

کبرا - اونٹ

تینی کبب ھوآن موئی باہیا ہیلیں	ترجمہ	تینوں جہاں میں نے پار کیئے آسانی سے
ہُوُں شوتیلی مہا سو لیلیں !	”	میں سوگیا مہا سکھ کی حالت میں
کئی شنی نالو ڈُدنی ٹھوری ھبا ٹھری آلی	”	سن تو ڈُدنی تیری ادائیں کیسی ہیں
انتے کلین جن ماجھیں کا بالی	”	شریف سے جدا ہو کر کیا لی شکیہ
توئیں لو ڈُدنی شاآل بٹالیو	”	تونے ڈُدنی سب کو چھُو کر نجس کر دیا
کاج نہ کارن ششش ہر ٹالیو	”	بلا سبب چاند کو فراموش کر دیا
کو ہو کو ہو تو رہے بیر دآ لولئی	”	کچھ کچھ تجھ کو برا کہتے ہیں
بدوجن لوا تو ریں کنٹھن میلئی	”	عقلمند انسان تجھ کو گلے لگاتے ہیں
کابیرے گائی تو کام چنڈالی	”	کبیرا گاتا ہے تو مست چنڈال ہے
ڈُدنی تو آگلی ناہی چھنالی	”	ڈُدنی تجھ سے زیادہ چھنال نہیں

الفاظ اور معنیٰ

تینی - تین	بٹالیو - ناپاک، نجس کر دیا
ھوآن - دنیا، جہان	کاج کارن - بغیر کسی وجہ کے،
موئی - میں	بلا سبب
باہیا - پار کیا	ششش ہر - چاند
ہیلیں - آسانی سے	ٹالیو - ٹال دیا، فراموش کر دیا
ہوُوں شوتیلی - میں سوگیا	بیردا - بُرا کہتا ہے
مہا سُو - مہا سکھ	بدوجن - عقلمند لوگ
لیلیں - لیلا - حالت	کنٹھن - گلے
ھبا ٹھری آلی - نخرہ، ادا	میلئی - ملتے ہیں لگاتے ہیں
انتے - باہر - جدا	کام - مست
کلین - شریف	
جن - آدمی	

	ترجمہ
جھب نبانے پڑھوا مادلا	وجود اور نروان دونوں ڈھول اور مادل ہیں
من پون مبنی کرنڈوکسالا	″ باطن اور تنفس کرونڈا اور کسالا ہیں
جا جا دوندوہی شادا اچھلیاں	″ فتح کی ڈونڈی کے شور میں
کبہا ڈونبی دلیوا بے چلی آ	″ کبہا ڈومنی سے بیاہ کرنے چلا
ڈونبی ودا ہیا آاریو جام	″ ڈومنی سے بیاہ کرکے اپنے جنم کو کھا گیا
جوڈتو کے کیا انتر دھام	″ مہا دھرم کو جہیز بنا لیا
آانشی شرا پینگے جائی	″ دن رات عیش میں گذرتے ہیں
جوئی جال راتی پوباٹی	″ جوگن کی چال سے صبح ہوتی ہے
ڈونبی ایر سنگے جو جوئی رتو	″ ڈونبی کے ساتھ جو جوگن لگی ہوئی ہے
کھن نا چھاڑئی سہج انامتو	″ ایک لمحے کو نہیں چھوڑتی وہ شہبا جاے مست ہے

الفاظ و معنیٰ

جھب - دنیا	چلی آ - چلا ہے	انامتو - مدہوش
نبانے - نروان	آاریو - آار، کھانا، کھا گیا	
پڑھوا - ڈھول	جام - جنم	
مادلا - مادل، ڈھول کی قسم	جوڈتو - جہیز	
من - باطن	دھام - دھرم	
پون - تنفس، ہوا	آانشی - دن، رات	
کرونڈا - آلات موسیقی	شرا پینگے - عیش میں، مباشرت میں	
کسالا - ″ ″	جال - چال، تدبیر	
درونددی - ڈونڈی	پوباٹی، پوپھٹی، دن نکلا	
شادا - شبد، شور، آواز	کھنا - کھن - ذرا	
اچھلیاں - اچھال کر	چھاڑئی - چھوڑتی	
دلیوا بے - بیاہ، شادی	سہج - سہجا، آہستہ	

ہوؤں نراشی کھمن بھتاری	ترجمہ	مجھے خواہش نہیں خالی ذہن میرا شوہر ہے
موہو دِگوا کہن نا جائی!	"	میرا حبشی لطف بیان سے باہر ہے
بیٹھیلیو گومائی انتوڑی جاہی	"	اے ماں زچہ خانہ دیکھ کر میں نے جنم لیا
جا ایھتو جاہم سوا ایھتو ناہی	"	جو میں یہاں چاہتی ہوں وہ نہیں ہے
پیپلے بیان مور باسن پوڑا	"	میرا پہلوٹھا میری خواہش ہے
ناڑی بیارنیتے شئے آباپڑا	"	نال کے متعلق سوچ کر وہ بھی اداس ہے
جان جوبن مور بھئی لیسی پورا	"	جب میری جوانی مکمل ہوئی
مانکھلی باپ سنگھارا!	"	ماں کو نکال دیا، باپ کو مار دیا
بھنوتی لگری پلیے بھب تھرا	"	لگری پا کہتا ہے کہ وجود ٹھہرا ہوا ہے
جو ایھتو بوجھئی سو ایھتو ویرا	"	جو یہ سمجھتا ہے وہی سورما ہے۔

الفاظ و معنی

نراشی ۔ بے خواہش	باپڑا ۔ مایوس
کھمن ۔ بھکشو، خالی ذہن، آسمان	جان جوبن ۔ حسین جوانی
	بھئی لیسی ۔ ہو گیا
بھتاری ۔ شوہر	پورا ۔ پورا، مکمل
دِگوا ۔ تعلق خاطر سے جو خوشی نصیب ہو	ما ۔ ماں
	نکھلی ۔ نکال دیا
انتوڑی ۔ لیٹنے کی جگہ	سنگھارا ۔ مار دیا، کھو دیا
پیپلے ۔ بیان ۔ پہلوٹھا	بھنوتی ۔ کہتا ہے
باسن ۔ خواہش	بھب ۔ وجود
پوڑا ۔ پُتر، بیٹا	تھرا ۔ ٹھہرا ہوا
ناڑی ۔ نال	ایھتو ۔ یہاں
بیارنیتے ۔ بچارنے، سوچنے	ویرا ۔ بیر، سورما

	ترجمہ
نشی نا اندھاری موشا رہ چارا	اندھیری رات میں چوہے کو چارا ملتا ہے
آمی آ بھکیٔ موشا کیردیٔ آنار	وہ دلیو بھوج کھالیتا ہے تو خوراک پوری ہوجاتی ہے
ماررے جوئی آ موشا پون	اے جوگن نفس کے چوہے کو مار ڈال
جبیں نہ توٹیٔ اونا گونا	جس کی وجہ سے آنا جانا بند نہیں ہوتا
جھب بندرائی موشا کھنیٔ گاتو	چوہا وجود میں گھس جاتا ہے اور سوراخ کردیتا ہے
چینچل موشا کلی آن ناشک تھاتو	چوہے کو چنچل سمجھتے ہوئے اسکی تباہی کیلئے تیار رہو
کالا موشا اوہونا بان !!	کالا چوہا اپنے رنگ کی وجہ سے نظر نہیں آتا
گا آنے اُٹھی چرولی آمن دھان	وہ آسمان پر اٹھ کر دھیان کو فنا کردیتا ہے
تابشے موشا اوچل پاچل	جب تک چوہا بیتاب ہے
شد گرو بوہے کری ہوشو چل	گرو کی ہدایت سے اسے مطمئن کرد
جویں موشا چارا ٹوٹیٔ	جب چوہے کا چارا بند ہو جاتا ہے
بھوسوکو بھنئی توییں باندھن پھیٹون	بھوسوکو کہتا ہے کہ تب بندھن ٹوٹ جاتے ہیں

الفاظ اور معنیٰ

نشی - رات
اندھاری - اندھیری
موشا - چوہا، نفس امارہ
چارا - خوراک
بھکیٔ - کھاتا ہے، بھکنا
آمی آ - دلیو بھوج، من وسلوا
کیردیٔ - کرتا ہے ⎫ کھاتا ہے
آنار - کھانا ⎭
مار - مار ڈال، مارنا
رے - ارے
جوئی آ - جوگن

موشا پون - نفس کا چوہا
جبیں - جس سے
ٹوٹیٔ - ٹوٹتا
اونا گونا - آنا جانا
جھب - وجود
بندرائی - گھس جاتا ہے
کھنیٔ - کھودتا ہے
گاتو - سوراخ، گرتھو، گڈھا
چینچل - شریر، غیر مستقل
کلی آن - سمجھ کر
ناشک - ناس کرنا، تباہی

تھاتو - تیار رہو
بان - برن، رنگ
گا آنے - آسمان، دماغ
اٹھی - اٹھ کر، اٹھنا
چرولی - چڑھتا ہے
آمن - ضائع یا فنا ہو جانا
دھان - دھیان
تابشے - جبتک
اوچل پاچل - کھیل کود، بیتاب
بوہے - بودھ، رشد و ہدایت
شوچل - مطمئن، خاموش
جویں - جب
ٹوٹیٔ - بند ہوتا ہے، ٹوٹنا
توییں - تب
باندھن - بندھن
پھیٹون - ٹوٹ جاتا ہے

	ترجمہ	
اپنے رُجی رُجی بھب نباَنا	ترجمہ	بار بار پیدا ہو کر اور نروان لے کر
سیچھے لُوا بندھائی اپنا	〃	لوگ غلط طور سے خود کو بندھا لیتے ہیں
اَمیے نا جانہوا اچینت ہوئی	〃	ہم بے فکری ہوگئیں نہیں جانتیں
جام مرن بھب کوئی شُن ہوئی	〃	جنم، موت، وجود کیونکر ہوتے ہیں
جوئی شو جام مرن بی توئی شو	〃	جیسے جنم ہوتا ہے ویسے موت بھی ہوتی ہے
جیونتے موئیلے نا ہی لبشے شو	〃	جینے اور مرنے میں فرق نہیں
جا ایتھو جام مرنیرے سندھا	〃	جسکو یہاں مرنے کا خوف ہے
شو کرُو رس رسانیر کنکھا !	〃	اسے اکسیر اور کشتے کی تمنا ہونی چاہیئے۔
جے سچراچر تی اَشں بھمنتی	〃	جو زمین آسمان پہ گھومتے ہیں
تے اجرامر کمپی نا ہوتی	〃	وہ عمر اور موت سے ذرا بھی آزاد نہیں
جامے کام کی کامے جام !	〃	جنم کام سے کام جنم سے
سرآپا بھنتی اچینت شو دھام	〃	سرآپا کہتا ہے یہ قانون فہم سے باہر ہے

الفاظ او رمعنی

رُجی - بناکر	کوئی شُن - کیسے	کرُو - کرے
بھب - وجود	ہوئی - ہوتا ہے	رس رسان - اکسیر اور کُشتے
نباَنا - نروان	جوئی شو - جیسی جیسے	کنکھا - خواہش، تمنا
سیچھے - غلط طور سے	توئی شو - ویسی ویسے	سچراچر - زمین و آسمان
لُوا - لوگ	جیونتے - جینے میں	تی اَشں - انہیں، تسے
بندھائی - بندھا لیتا ہے۔	موئیلے - مرنے میں	بھمنتی - گھومتے ہیں
اَمیے - ہم	لبشے شو - فرق۔ خصوصیت	اجرامر - امر، بے موت
اچینت - بے فکر	جا - جس کو	کمپی - کبھی
ہوئی - ہوگئی	ایتھو - یہاں	اچینت - سمجھ سے باہر
جام - جنم	سندھا - خوف	دھام - قانون
مرن - موت	شو - وہ	

جائی تمہے اہیری جا مُبا ماریہوسی پانچ جَنا	ترجمہ	جب تم شکار کو جاؤ تو پانچ آدمیوں کو مارنا
نلیبی بن پوئی شتنے ہو ہیسی ایکو منا	؍؍	کنول کی کیاری میں داخل ہوکر یکسو رہنا چاہیئے
جی دنتے بھوئی لا بیانی موئلو رَہ آتی	؍؍	صبح کو زندہ، رات کو مردہ
بنو مانسے بھوسوکو پا گھرنا پوئی سُبھی نی	؍؍	گوشت بغیر بھوسوکو گھر میں پاؤں نہیں رکھنا
ما جال پسَریوسے بادھیلی ما آہرنی	؍؍	مایا کا جال بچھا کر مکر کی ہرنی کو پکڑ لیا۔
شدہ گرو بوبے بوبے بوجھی رے کاسو کہانی		گرو کی ہدایت سے کسی کی کہانی سمجھ میں آگئی۔

(اس پد کے آخری دو شعر نہیں ملتے)

الفاظ و معنے

اہیری - شکار

ماریہوسی - مار ڈالنا

نلیبی بَن - کنول کا جنگل، کنول کیاری

پوئی شتنے - داخل ہونے پر

ہو ہیسی - ہونا ہے۔

جیونتے - زندہ

ما آ - مایا، دھوکا

پسَریو - پھیلاکر

بادھیلی، پکڑ لیا، باندھ لیا

ما آہرنی - فریب کی ہرنی

بوبے بوبے - رشد و ہدایت

بوجھی رے - سمجھ گیا

کاسو - کسی کی

(پد ۲۴ اور ۲۵ مخطوطے میں نہیں ہیں)

	ترجمہ
تولا دھنی دھنی آنشو رے آنشو	روئی دھنتے دھنتے ریشے باقی رہ گئے
آنشو دھنی نرَبب ششیشو !!	ریشے دھننے سے آخر کچھ نہ بچا۔
تو دُشے ہیردا نا پا بی آئی	تب بھی ہیرا نہیں ملا
شانتی بھنوئی کن شوبھالی آئی	شانتی کہتا ہے کہ اس کا خیال ہی کیوں کیا جاتا'
تُولا دھنی دھنی شونے اہاریو	روئی دُھن دُھن میں نے عدم کو کھا لیا۔
پُن لوٹیاں اپنا چھیار ہوُ !	عدم سے ملکر خود کو نیست و نابود کر دیا
بہن باٹ دوئی آر۔نا۔دیشی	سفر میں دوئی نظر نہیں آتی
شانتی بھنئی بلاگ ناپوئی شوئی	شانتی کہتا ہے کہ وہاں تو بال کا سرا بھی داخل نہیں ہو سکتا
کاج نہ کارن جو ایہو جوا تی	ملا وجہ یہاں بحث و مباحثہ ہوتا ہے
شئیس شنبے آن بول تھی شانتی	عرفان تو خود بخود حاصل ہوتا ہے، شانتی یہی کہتا ہے

الفاظ اور معنے

تولا ۔ کپاس	بہن ۔ چلنا
دھنی ۔ دھن کر	باٹ ۔ راستہ
آنشو ۔ ریشے	دوئی ۔ دوئی
نرَبب ۔ کچھ نہیں	نادیشئی ۔ نہیں دکھتا
ہیردا ۔ دلیوتا ، سبب	بھنئی ۔ کہتا ہے
ناپابی آئی ۔ نہیں پاتا	بلاگ ۔ بال کا سرا
بھالی آئی ۔ سوچتا ہے	ناپوئی شوئی ۔ نہیں داخل ہوتا
شونے ۔ خلا ۔ عدم	جُواتی ۔ جگتی ۔ بحث مباحثہ
اہاریو ۔ کھا گیا	شئیس ۔ خود بخود
پُن ۔ عدم	شنبے آن ۔ شعور ، عرفان
چھیاریو ۔ نیست و نابود کر لیا	بول تھی ۔ کہتا ہے

آدھ راتی بھر کمل بکاسیو
بتیس جوگنی لسوانگ الاسیوٗ
چالی آ دُ ششہر ماگے ابدھوئی
راہنو سیجے کیسے ای
چالیا ششہر گیوٗ نبانیں
کم لینی کمل باہیٗ نپالیں
پرمانند بلکھن شودھ
یو ایتھو لوجھی شو اتھو لودھ
بھوشو کو بھنی موئی بُرجھیا لیلے
ششبھا نند مہا شو لیلے

ترجمہ آدھی رات بھر کنول کھلتے رہے
بتیس جوگنیں جسمانی لطف اٹھاتی رہیں
جوگن نے چاند کو اپنی راہ چلایا
وہ رتن ہوتے ہوئے بھی مجھے سہا جاتا ہے
چاند چلتا ہوا نزدان پہنچ گیا
کنول کے پودے میں پرنالے میں پھول کھلتے ہیں
فنا کی خوشی حقیقی ہے
یہاں جس نے یہ سمجھ لیا وہی بدھا ہے
بھوشو کو کہتا ہے کہ میں نے وصل میں سمجھ لیا
شہا جا کا مزہ مہا سکھ کی حالت

الفاظ معنے

کمل - کنول
بکاسیو - بکاسنا، کھلتے رہے
انگ - جسم
الاسیو - الاسنا، مزہ لینا
ششہر - ششدھر، چاند
ماگے - راہ
ابدھوئی - جوگن، ابدھوتی
راہنو - رتن ہو کر - زان، تین
سیجے - شہا جا
چالیا - چل کر
گیوٗ - گیا
نبانیں - نزدان میں

کم لینی - کنول کا پودا
باہیٗ - باہنا - کھلتا ہے
نپالیں - پرنالہ
پرمانند - فنا کی خوشی
بلکھن شودھ - حقیقت ہوتی ہے
ایتھو - یہاں
لوجھی - بوجھنا، سمجھتا ہے
شو - وہ
لودھ - بدھا، عقلمند
لیلے - وصل
مہاشو - مہاسکھ
لیلے - حالت

اونچا اونچا پاوت تہیں بستولی شبری بالی
مورنگی پاچھا پہ بیاں شبری گیت گنجری مالی
اُمت شبرو پاگل شبرو ماکر گگلی کبھاری
تھوری تیا گھرنی نام شبیج سندری
نانا ترد بر مو لیلا رے گانت لاگیلی ڈالی !
اکیلی شبری لے بن ہنتوئی کرن کنڈل بجر دھاری
تیا دھاؤ کھاٹ پڑیلا شبرو مہا سوہے سیجی چھانلی
شبرو بھوانگ نوٗرامنی داری پیم سے راتی پوہا لی
بیا تیبو لا مہا سوہے کا ٹپر کھائی
شن نوٗرامنی کنیٹھے لوٹیا مہا سوہے راتی پوہائی
گرو باک دھنوا بدھ بیا سے بانمیں
ایکے سر سندھا میں بندھا یم بانمیں
امت شبرو گرو ا ردسیں
گر یٹیے سندھی پوسٹنے شبرد لوڑیبہ کوٹے

ترجمہ

اونچا اونچا پہاڑ ہے اسی پر سبرا کنواری رہتی ہے
مور کی دم سر پر لگائے اور گلے میں لال دانوں کی مالا پہنے ہے
اے مست سبرا، اے پاگل سبرا تو شور مت مچا شکایت نہ کر
تیری بیوی خود نام سے خوبصورت سُہا جا ہے
مختلف پودوں میں پھول کھلے ہیں ان کی ڈالیں آسمان تک پہنچ رہی ہیں
اکیلی سبرا عورت اس جنگل میں بالیاں اور بجلی پہنے پھرتی ہے
تین غلطوں کی کھاٹ بچھائی شبرا نے خوشی سے سیج سجائی
سبرا بہت مکار ہے، وہ واری ہے رات بھر محبت کرتے گذار دیا
دل پان ہے وہ خوشی سے کافور کھاتا ہے
خلا کو گلے میں ڈالے وہ رات عیش سے گذارتا ہے
گرو کی نصیحت کی کمان پر اپنے دل کا تیر چڑھا
ایک بار نشانہ لے کر نروان کو چھید دے
سبرا غصے سے پاگل ہے۔
بڑے پہاڑ کی چوٹی کی غار میں گھس کر کون سبرا کو تلاش کرے گا

الفاظ و معنے

پاوت - پربت، پہاڑ۔	گبھاری - شکایت	کرن - کان
بستولی - بیٹھی ہے، رہتی ہے۔	تھوری - تیری	کنڈل - بالی
پاچھا - پونچھ	گھرنی - گھروالی	بجر - بجلی
پہ بیاں - پہننا	نام - نام سے	تیا - تین
گیت - گریبا، گلے۔	نانا - مختلف	دھاؤ - غلط
گنجری مالا - لال دانوں کی مالا	ترو بر - پودوں	سیجی چھانلی - سیج سجائی
اُمت - اُن مت، مست	گانت - گگن آسمان	بھوانگ - بھوجنگ، مکار
گگلی - غل شور۔	ہنتوئی - پھرتی ہے	نوٗرامنی - بے روح

راگ بہاڑی　　　　پد ۲۸　　　　سمرا

ناری - فاحشہ -

پیم سے - پریم میں -

پوہامُو - گذاری -

تنبولا - تنبول ، پان

بدھنیا - چھپاکر

گرداردسیں - زیادہ عرصہ

کاپُر - کافور -

گری - پہاڑ -

سیہر - چوٹی

کنھے لونیا - لے میں لیکر -

گروباک　 کی مفیحت -

دھنوا.　 سَن ، کان

سندھی - غار

لوڑہیہ - تلاش

لوٹسے - کیسے

	ترجمہ
بھاب نا ہوئی ابھاب نہ جائی	وجود نہیں تو عدم بھی نہیں
آلس سنبھو ہیں کو پتی آئی ما!	اس تشریح کو کون مانتا ہے۔
لوئی بھنئی دولکھو بنانا!	لوئی کہتا ہے، بے وقوف، حقیقی علم مشکل ہے
تیا دھاتر بلسئی اوبا لاگے نا	یہ تین عناصر میں ظاہر ہوتا ہے، پتہ نہیں لگتا
جا ہیر بان چینہو روپ نا جانی	جس کا رنگ، نشان اور شکل نا معلوم ہو
سو کو نشے اگم بے ایں نکھانی	اس کو آگم بید کیسے سمجھا سکتے ہیں
کا ہیرے کس بھنی موئی دیی پرچھا	کس سے کیا کہوں اور کیا فیصلہ دوں۔
اودک چاندجم سانچ نہ مچھا	وہ تو پانی کا چاند ہے نہ سچ ہے نہ جھوٹ
لوئی بھنوئی موئی بھاٹیا کیس	لوئی کہتا ہے میں کیا سوچوں
جالئی اچھم تا ہیر ادبا نہ دیس	جس سے ہوں اس کا اتا پتہ نہیں جانتا

الفاظ معنے

بھاب - وجود	لاگے نا - پتہ نہیں لگتا	مچھا - میتھیا، جھوٹ
ابھاب - عدم	جا ہیر - جس چیز کے	بھنوئی - کہتا ہے۔
آلس - اس	بان - ورن، رنگ	موئی - میں
سنبھو ہیں - تشریح	چینہو - نشان	بھاٹیا - سوچنا، بھاؤنا
کو - کون	روپ - صورت	کیس - کیا
پتی آئی - مانتا ہے	اگم بے ایں - آگم بید	جالئی - جس کو لیکر
بڑھا - بیوقوف	نکھانی - بیان ہوسکتی ہیں	اچھم - موجود ہوں
دولکھو - حقیقی	کس بھنی - کیا کہہ کر	تا ہیر - اس کا
بنانا - علم	پرچھا - فیصلہ	ادبا - نشان، اتا پتا
تیا - تین	اودک چاند - پانی کا چاند	نادیس - نہیں جانتا
دھاتر - عنصر	جم - جو	
بلسئی - ظاہر ہوتی ہے	سانچ - سچا	

کرونا مینہہ نرنتر بھریا	ترجمہ	رحم کا بادل ہمیشہ پھولتا پھلتا ہے
بھابا بھاب دوندل دلیا	״	وجود کے کبر کو مٹا کر
اُواِتا گاان ماجھیں ادبھوال	״	آسمان پر ایک عجوبہ ہوا
پیکھہ رے بھوسوکو سہج سروپا	״	بھوسوکو شہا جا سروپ دیکھ
جاسو منتے ٹوٹئی اندریال	״	جیسے جان کر حواس کا جال ٹوٹتا ہے
اِہوئے رہے نیامن دے اُلال	״	تنہائی میں اس سے اپنے دلکو خوش کرتا ہے
بِبالبسدُھیں موئی بوجھیا آنندے	״	اشیائے فی الحواس سے میں نے آنند کو ایسے بجھا
گانہہ جسم اُجولی جیا ندے	״	جیسے چاند آسمان کو روشن کردیتا ہے ۔
ئے تیلوئے ایتو لی سارا !	״	یہ تثلیث اتنی اچھی ہے
جو اُوائی بھوسوکو پھٹئی اندھارا	״	جب ظاہر ہوتی ہے بھوسوکو اندھیرکو پھاڑ دیتا ہے

الفاظ و معنے

کرونا ۔ رحم	جاسو ۔ جس کو	تیلوا سے ۔ ترلوک، تین جہان
مینہہ ۔ بادل	منتے ۔ جانتے ہو	تثلیث
نرنتر ۔ ہمیشہ	اندریال ۔ اِندریا جال، حواس کا جال ۔	سار ۔ اچھا
بھریا ۔ پھوٹتے پھلتے ہیں	رِہوئے ۔ تنہائی میں	جو ۔ جب
بھابا بھاب ۔ وجود و عدم	نیا ۔ نج ۔ اپنے	اوائی ۔ اودے، اٹھتا ہے
دُوندل ۔ دھواں، کبر	اُلال ۔ خوشی	نکلتا ہے
دلیا ۔ دباکر	لبالبسدھیں ۔ اشیائے فی الحواس	پھٹئی ۔ پھٹ جاتا ہے
اواِتا ۔ اودِپتا، پیدا ہوا	معروضات حواس کی	پھاڑ دیتا ہے
گاان ۔ آسمان	پاکیزگی	اندھارا ۔ اندھیرا
ماجھیں ۔ میں	گانہہ ۔ گگن، آسمان	
اوبھوال ۔ عجیب چیز	جم ۔ جس طرح	
پیکھہ ۔ دیکھ	اُجولی ۔ روشن کرتا	

جو نہیں من اندریا پون ہوئی نٹھا	ترجمہ	جہاں من، حواسِ خمسہ اور تنفس بیکار ہو جاتے ہیں
ناجانی اپا کہی گئی بیٹھا !!	”	نہیں جانتا روح کہاں جاکر بیٹھ جاتی ہے
اکٹا کرونا ڈمرولی باجئی	”	اینٹھا بے رحم ڈمرو بجاتا ہے
آج دیو نراسے راجئی	”	آدیا دیو امید سے بے نیاز ہوکر راج کرتا ہے
چاندرسے چاندکانتی جم پڑی باسئی	”	چاند کی چاندنی جیسے پڑتی ہے
جیا کرنے ٹلی پوئی سوئی	”	اسی طرح من کی کرنیں حواسِ خمسہ پر پڑتی ہیں
چھاڑی لا بھا، گھن لوا چار	”	میں نے خوف نفرت اور آدابِ مجلس چھوڑ دیئے
چانہتے چانہتے شن بیار !	”	بار بار کے مشاہدے سے خلا معلوم کر
آج دیو بن سال بیہالیو	”	آدیا دیو نے سب کو بے اثر بنا دیا
بھا، گھن دُور نبیارلیو !	”	خوف، نفرت کو دُور فاصلے پر رکھا

الفاظ و معنے

جو نہیں - جہاں	ڈمرولی - ڈھولک، ڈمرو	گھن - نفرت
مَن - دل	آج دیو - آدیا دیو	لوا چار - آدابِ مجلس
اندریا - حواسِ خمسہ	نراسے - نراس ہوکر	چانہتے چانہتے - چاہتے چاہتے
پون - تنفس	راجئی - راج کرتا ہے	بار بار دیکھ کر
ہوئی نٹھا - ضائع ہو	چاندرسے - چاند کی	شن - خلا، عدم
جاتیں	چاندکانتی - چاندنی	بیار - بچارا، معلوم کر
ناجانی - نہیں جانتا	جم - جیسے	بیہالیو - بے فیض کر دیا بے اثر
اپا - آتما، روح	جیا - من	بھا - خوف
کہی گئی - کہاں جاکر	ٹلی پوئی سوئی - منعکس ہوکر داخل	گھن - نفرت
بیٹھا - بیٹھ جاتی ہے	ہوتا ہے۔	دُور - دور
اکٹا - اینٹھا	چھاڑی لا - چھوڑ دیا	نبیارلیو - رکھا
کرونا - رحم	بھا - خوف	

راگ دیشاکھ　　　پد ۳۲　　　سرہا

نادرنا بندرنا روی نا ششی منڈل	ترجمہ نہ مستقل نہ عارضی آواز ہے نہ سورج اور نہ چاند ہے
چیاباآ سبھابے مُنکل !	دل کا بادشاہ جو فطرتاً آزاد ہے متاثر نہیں ہوتا
اُجورے اُجو چھاڑی مالیہورے بانک	سیدھی راہ چھوڑ کر ٹیڑھی راہ اختیار مت کر
نیاڑی بوہی ماجاہورے لانک	حقیقی علم قریب ہے اسکے لیے لنکا مت جا
ہاتھے رے کانکن مالوڑ داپن	ہاتھ کنگن کو آرسی کیا
اپنے آپا بوجھ تو نیا من !	اپنے آپ دل کی بات سمجھ
پارا وارے جوئی سیجھئی !	دونوں پار جوگن سدھ ہوتی ہے
دجن سانگے اوش مُری جائی	بُرے شخص کی صحبت میں موت ضرور ہے
بام داہن جو کھال بکھالا !	دائیں بائیں چھوٹی بڑی نہریں ہیں
سرہا بھنئی بیا اجو باٹ بھاٹلا	سرہا کہتا ہے، بابا انہیں تو نے سیدھا راستہ سمجھا ہے

الفاظ و معنے

ناد - متواتر آواز	نیاڑی - قریب	دجن - دُرجن، بُرے لوگ
بندو - غیر مستقل آواز، عارضی آواز	بوہی - بودھی عرفان حقیقی علم	سانگے - ساتھ
	ماجاہو - مت جاؤ	اوش - ضرور
روی - سورج	لانک - لنکا	بام - بائیں
ششی - چاند	کانکن - کنگنی	داہن - دائیں
چیاباآ - دل کا بادشاہ	مالوڑ - مت لو	کھال - نہر
سہابے - فطرتاً	داپن - درپن، آئینہ	بکھال - چھوٹی نہر
مُنکل - آواز	آپا - من	بیا - بچہ، بابا
اجو چھاڑی - سیدھا راستہ	نیا - اپنا	اُجو باٹ - سیدھا راستہ
بانک - ٹیڑھا	پاراوارے - اس پار اور اس پار	بھاٹلا - خیال کیا ہے۔
ما - مت	جوئی - جوگی	
لیہو - لو	سیجھئی - سدھ ہوتا ہے۔	

ٹالت مور گھر نا نہہ پرڈیشی	ترجمہ	شہر میں میرا گھر ہے نہیں پڑدسی
ہاڑیت بھات نا ہی نیتی آبیشی	〃	ہانڈی میں بھات نہیں مگر ہمیشہ بانٹا پڑتا ہے
بینگ سانپ بڑھیلا جائی	〃	مینڈک کے ساتھ سانپ بھی بڑھتا جاتا ہے
دوہل دودھو کی بینٹے ساما ئی	〃	دوہا ہوا دودھ کیا تھنوں میں داخل ہوسکتا ہے !
بلد بیا ایل گوبیا بانجھے !	〃	بیل بیاہا گائے بانجھ رہی
پیڑھا دوہئی ئے تینی سانجھے	〃	ادودھ برتن میں دوہا جاتا ہے تین مرتبہ
جوسو لودھی سوہی تیبودھی	〃	جو عقلمند ہے وہی بے وقوف ہے
جو سو چور سوہی ساد ھی	〃	جو چور ہے وہی ایماندار ہے
نتی نتی سیالا سیہے سم جوجھئی	〃	بار بار گیدڑ شیر سے لڑتا ہے ۔
ڈھینڈن پا ئیر گیت برلین بوجھئی	〃	ڈھینڈن بزرگ کے گیت کو چند لوگ ہی سمجھتے ہیں

الفاظ اور معنی

(ت = میں)

ٹات ۔ ٹال، شہر، قصبہ
نا نہہ ۔ نہیں
پرودیشی ۔ پڑدسی
ہاڑیت ۔ ہاڑی، ہانڈی میں
نتی ۔ ہمیشہ
آبیشی ۔ بانٹنا
بینگ ۔ مینڈک
بڑھیلو جائی ۔ بڑھتا جاتا ہے
دوہل ۔ دوہا ہوا
بینٹے ۔ تھن
سامائی ۔ سماتا ہے
بلد ۔ بیل

بیا ایل ۔ بیاہا
گوبیا ۔ گائے
بانجھے ۔ بانجھ
پیڑھا ۔ برتن
تینی ۔ تین
سانجھے ۔ وقت
لودھی ۔ عقلمند
سوہی ۔ وہی
تیبودھی ۔ بیوقوف
سادھی ۔ سادھو، ایماندار
نتی نتی ۔ بار بار، ہمیشہ
سیالا ۔ سیال، سیار، گیدڑ

سیہے ۔ سنگھ، شیر
سم ۔ سنگ، ساتھ
جوجھئی ۔ لڑتا ہے
پا ۔ معزز بزرگ
برلین ۔ بہت کم ۔ چند
بوجھئی ۔ سمجھتے ہیں ۔

شنّ کرون رے اچھن چارین کاباک چت　ترجمہ　خلاء اور رحم کو اچھے طور پر برت کر جسم، لفظ اور دماغ کے
بلسئی دارک گانت پارم کولین !!　〃　دارک آسمان سے دور کسی سرحد پہ مگن ہے
الکھ لکھ چت مہاسونبے !!　〃　معلوم اور نامعلوم سے دل مہاسکھ میں ہے
بلسئی دارک گانت پارم کولیں　دارک دور کسی سرحد پر مگن ہے۔
کنگ تو منتو کنگ تو تنتے کنگ تورے تھان کھانے　کیا تیرا منتر کیا تیرا تنتر اور کیا تیرا دھیان اور کھان
آپنی ٹھان مہاسو لیلیں دولکھ پرم نبانیں　وقتی مسرت کی انتہا میں مہانروان کا نشان نہیں ملتا
دکھیں سکھیں اکو کریا بھوگنجی اندی جالی　دکھ سکھ کو ایک کر کے اعضائے حواس سے محفوظ ہوتا ہے
ناچیئی دارک سال انتر مانی !!!　خودی اور بے خودی کو محسوس نہیں کرتا دارک کو شرف اعلیٰ
راآ راآ راآ رے ابر راآ موہیں رے بادھوا !!　راجا، راجا، راجا رے ارے راجا تو لالچ کا شکار
لوئی پار پیا نیں دارک دادش بھوانی لادھا　لوئی گرو کی برکت سے دارک نے بارہ جہان حاصل کیے

الفاظ اور معنی

شنّ - خلاء، عدم	لکھ معلوم	پرم - اعلیٰ، اونچا
کرون - رحم	چتا - چت، من، دل	نبانیں - نروان
اچھن اچھے طور	مہاسونبے - مہاسکھ	بھوگنجی - محفوظ ہوتا ہے
چارین - اچارین، طریقے	کنگ - کیا	اندی جالی - اعضائے حواس
کا - کایا، جسم	منتو - منتر	پرایر - خودی اور بے خودی
باک - لفظ	تنتے - تنتر	ناچیئی - محسوس نہیں کرنا
چت - دل	تھان - دھیان	انتر - شرف اعلیٰ
بلسئی - خوش ہے، جیتا بھوپلتے	کھانے - تشریح	راآ - راجا
گانت - گگن، آسمان	آپنی ٹھان - وقتی خوشی	سوہیں - موہ، لالچ
پارم - دور	مہاسو - مہاسکھ	
کولین - سرے پر	لیلیں - حالت	
الکھ - نامعلوم	دولکھ - دولکھیہ، نظر نہیں آتا	

ایتُ کال ہَوں اچھلیوں سوموہیں
ایہیں وِیُ بُوجھیلا شدھ گرو بوہیں
ایہیں چیارا مکَوں نِٹھا
گاان سمودے ٹلیا پانٹھا!
پیکھوں داد یہا سبتوی شُن
چیاہی بِھنے پاپ نہ پُن
باجولیں دِل مولکھ بھنیا
موئی آہار یلو گانت پنیا
بھاویں بھنئی ابھاگے لاٹلا
چیارا موئی اَہار کو ٹلا!

ترجمہ　میں اتبک خودی کے فریب میں تھا
اب گرو کی ہدایت سے سمجھ گیا
اب میرا دل برباد ہوگیا
گر کر آسمان کے سمندر میں داخل ہوگیا
میرے لیئے دسوں سمتیں خالی ہیں
دل کے بغیر نہ پاپ ہوتا ہے اور نہ پُن
باجل نے مجھے پہچان بتادی
میں نے آسمان کا پانی پی لیا
بھاویں کہتا ہے کہ میں کم نصیب رہا
میں نے اپنے دل کو کھالیا

الفاظ اور معنی

ایت و کال - اتنے وقت تک
ہوں - میں
اچھیلوں - تھا
سوموہیں - خودفریبی
ایہیں - اب
بوہیں - رشد وہدایت، روشن ضمیری
چیارا - دل، باطن
مکوں - میرے لیئے
نِٹھا - برباد ہوگیا
گاان - آسمان
سمودے - سمندر
ٹلیا - گرکر

پانٹھا - داخل ہوگیا
دہ دیہا - دس سمتیں
سبتوی - سب ہی
شُن - خلاء، عدم
بِ ہنے - نہ ہونے سے
دلا - دیا
باجولیں - بجر ددھر، باجل، اندر دیوتا
لکھ - لکھن، نشانی
موئی - میں
آہار یلو - پی لیا، کھاگیا
گانت - آسمان پر

پنیا - پانی
ابھاگے - کم نصیب
لاٹلا - لیا - رہا
چیا - دل، باطن
را - کو
موئی - میں
اَہار - کھانا پینا
کوٹلا - کیا، کرلیا،

	ترجمہ
آپنہ ناہیں مُوکا ہیری سنکا	جب میں نہیں تو مجھے کس کا خوف
تا مہا مودیری ٹوٹی گھیلی کنکھا	پس مہامدرا کی خواہش ٹوٹ گئی
انو بھو سہج، ما بھیل رے جوئی	سہجا جا محسوس کر جوگن غلطی مت کر
چَوکوڑی ...	جس طرح کوئی چیز چاروں قالبوں سے آزاد ہو
جیسے تی اچھی ... آچھ	جیسے تم چاہتی تھیں سو ویسے ہی رہو۔
سہج پتھک جوئی بھانتی ما باس	سہجا جا کے راستے میں بھول مت کرو
بانٹو کوروخنو سنتارے جانی	مردانہ اعضاء کا تیرتے وقت علم ہوتا ہے
باک پتھاتیت کاہیں بکھانی	دنیا سے باہر کی چیزیں کیسے بیان کی جاسکتی ہیں۔
بھنئی نارک انتھو ناہیں الکاس	نارک کہتا ہے یہاں کوئی عذر نہیں چلتا
جو بھو جی نا گلیں گلپاس	جو سمجھ لیتا ہے اس کے گلے میں پھندا ہوتا ہے

حاشیہ: [illegible]

الفاظ اور معنی

آپنہ - خود، میں
ناہیں - نہیں
مُو - مجھے
کا ہیری - کس کا
سنکا - خوف
تا - پس
مہامودیر - مہامدرا کا، یوگ کی اصطلاح
ٹوٹی گیلی - ٹوٹ گئی۔
کنکھا - خواہش
انو بھو - محسوس کرو
سہج - سہجا جا
ما - مت

بھیلی - غلطی، بھول
جوئی - جوگن
چَوکوڑی - چاروں قالب
بھیو کا جئی - آزاد ہوتی ہے
تی - تو
جئی سنے - جس طرح
اِچھی - اچھا
تی سن - اسی طرح
آچھ - وہ
سہج - سہجا جا
پتھ - راستہ

بھانتی - بھرانتی، غلطی
ما باس - مت کر
بانتو - بھنتو، عضو تناسل
کوروخنو - خفیہ
سنتارے - تیرنا
باک پتھاتیت - دنیا سے باہر
کاہیں - کس طرح
بکھانی - بیان کرنا
انتھو - یہاں
الکاس - عذر
گلیں - گلے میں
گلپاس - گلے کا پھندا

متن	ترجمہ
کاآ ناڈری کھانٹی من کیٹروآل	ترجمہ　جسم چھوٹی ناؤ ہے، صاف باطن اس کا بادبان ہے
شُدھ گرد بانے دھر پتوال	〃　پاک گرد کی ہدایت سے اس کے پتوار پکڑ۔
چیا تھرکری دھر ہورے نائی	〃　دل کو ٹھہرا کر ناؤ کو پکڑ۔
آن اپائیں پار نہ جائی	〃　کسی اور ذریعے سے پار نہیں ہو سکتا۔
نوبای نوٗ کا تائی گُنے !	〃　ملاح رسی سے ناؤ کھینچتا ہے۔
میلی ملا سبجیں جائی نہ آئیں	ناؤ چھوڑ سہاجا میں مل دوسری طرح پار نہیں ہو سکتا
باٹ بھا کھانٹا بی بَل آ !	راستے میں خوف، چور طاقتور ہے۔
بھب الولیں سب بی بوڑی آ	وجود کی لہروں میں سب ہی ڈوب گئے۔
کُول لوئی کھرے سونتیں ادجائی	کنارے کیسا تیز رَو میں مد و جزر کے خلاف جاتا ہے۔
سترہ بھنئی گائیں سمائی !	سترہ کہتا ہے کہ وہ آسمان میں داخل ہو جاتا ہے۔

الفاظ و معنے

کاآ - جسم	نائی - ناؤ	بل آ - طاقتور، طوان -
ناڈری - چھوٹی	آن - دوسرے	بھب - بھو، وجود -
کھانٹی - خالص	اپائیں - طریقے	الولیں - لہریں -
من - دل	نوبای - ملاح	سب بی - سب -
کیٹروآل - بادبان	تائی گُنے - رسی سے کھینچتا ہے	بوڑی آ - ڈوب گئے -
شُدھ - پاک	میلی ملا - مل گیا	کُول - کنارے -
بان - آواز	سبجیں - شبہا جاتے	لوئی - لیکر -
دھر - پکڑ	جائی - جا سکتا ہے	کھرے - تیز -
پتوال - پتوار	نا آئیں - دوسرے طریقے سے	سونتیں - رو، بہاؤ، سوتیں -
چیا - دل	باٹ - راستے میں	ادجائی - جائے
تھرکری - ٹھہرا کر	بھا - خوف	گائیں - آسمان
دھر ہو - دھرو، پکڑو	کھانٹ - چور	سمائی - داخل ہو جاتی ہے -

متن		ترجمہ
سوئی نیں ہا ابیدارا رے نیا من تو موریں دوشے	ترجمہ	خواب میں بھی بے خبر ہے اسے میرے دل یہ تیرا قصور ہے ۔
گردبان بہاریں رے تھاکیبا توئی گھنڈو کنسا	"	گرد کی دنیا کی عبادت گاہ میں تجھ جیسا گنڈا کیسے رہیگا ۔
اکٹ ہوں بھب ہی گائن	"	حیرت ہے ہنکار سے آسمان پیدا ہوگیا ۔
تگے جابانی لیسی پارے بھاگیل توہور نانا		ننگائی ہوی کرلی ، تمہاری حکومت دوسری طرف چلی گئی ۔
ادبھوا بھب موہارے دلیسئی پر اپنا !!		وجود کا عجیب فریب ہے ، غیر کو اپنا دکھاتا ہے ۔
لے جگ جل بماکارے سبھین شن اپنا		یہ دنیا پانی کا بلبلا ہے ، سہا جاسے وجود عدم ہوگیا ۔
امی آ اچھنتے لیبی گلیسی رے جیا پر باس آپا !		امرت ہوتے زہر کھالیا ، اے دل اپنی ذات کو غیر متصور کر ۔
گھریں پریں کا توجھیلا موئی رے کھانو موئی دودھ کوڑدمبا		گھر باہر کیا سمجھا میں شریر رشتے کو کھا جاؤں گا ۔
سرہ بھنتی پرشن گوبالی کی مو دودھ بلدیں		سرہ کہتا ہے کہ خالی گئوشالا اچھی مجھے شریر بیل سے کیا فائدہ ۔
اکیلے جگ ناسیارے بی برہوں سوتہپندے		اکیلے اس دنیا کا ناس کر دیا ، میں اپنی مرضی سے پھرتا ہوں

الفاظ و معنے

سوئی نیں ۔ سپنے میں
ہا ۔ اَور
ابیدارا ۔ اَبدیارا ، بے علم بےخبر
نیا ۔ نِج ، میرا
تو موریں ۔ تیرا
دوشے ۔ دوش ، قصور
گردبان ۔ گرد کی دنیا
بہاریں ۔ دوارا ، عبادت خانہ
تھاکیبا ۔ رہے گا ۔
گھنڈا ۔ بدمعاش
کنسا ۔ کیسے
اکٹ ۔ اچنبھا
ہوں ۔ ہنکار

بھبی ۔ پیدا ہوا
گائن ۔ گگن ، آسمان
جابا ۔ ہوی
نیسی ۔ لی ہے
پارے ۔ دوسری طرف
بھاگیل ۔ بھاگ گئی
توہور ۔ تیری
نانا ۔ حکمت
ادبھوا ۔ عجیب
بھب موہ ۔ دنیا کی لالچ
دلیسئی ۔ دکھاتی ہے
پر ۔ غیر
اپنا ۔ اپنا
جگ ۔ جگت
جل بماکار ۔ پانی کا بلبلا
سبھین ۔ سہا جاسے
شن ۔ خلاء
اپنا ۔ ذات وجود
امیا ۔ امرت

اچھنتے ۔ ہوتے ہوئے
لیبی ۔ زہر ، نیس
گلیسی ۔ نگل گیا
جیا ۔ دل
پر ۔ غیر ذات
باس ۔ محسوس کر
آپا ۔ اپنی ذات
گھریں ۔ گھر
پریں ۔ باہر
کاتو بجھیلا ۔ کیا سمجھا
دودھ ۔ دشٹ ، ذلیل ، شریر
کوڑدمبا ۔ کنبہ ، رشتہ
پہ ۔ ملکہ
شن ۔ خالی
گوبالی ۔ گئو شالا
کی ۔ کیا
مو ۔ میرا
بلدیں ۔ بیل
جگ ۔ دنیا
ناسیا ۔ ناس کر دیا
بی برہوں ۔ پھرتا ہوں
سوتہپندے ۔ اپنی مرضی سے

	ترجمہ
جو من گوار آلا جالا	جو من میں سماتا ہے سب دھوکا ہے
آگم پوتھی اِتھا مالا	وہ شاستر ہوں یا مالاؤں کے جاپ
بھن کئی سین سہج بول با جائی	بولو بھلا کیسے سمجھاؤں
کاآ باک چیا جسو نا سمائی	جسم، لفظ اور دل تو وہاں نہیں سمائے
آلیں گرو اُوا لیسئی شیش!	گرو خواہ مخواہ اپنے چیلے کو تربیت دیتا ہے
باک پتھا تیت کہیبا کیس!	وہ بات کیسے بتا سکتا ہے جو الفاظ کی گرفت سے باہر ہو
جنیئی بولی تے تمی ڈھال	جتنا بولوگے سخن سازی ہوگی۔
گرو بوب سے شیشا کال	گرو گونگا ہے اور چیلا بہرا ہے
بھنئی کاہنا جن رانی کو سا	کاہنا کہتا ہے بودھ کے جوہر کیسے ہیں۔
کالا بوہیں سنبوہی آ جیسا	اجن کو، گونگا بہرے کو سمجھاتا ہے۔

الفاظ و معنے

آلا جالا ۔ دھوکہ فریب
پوتھی ۔ شاستر، مذہبی کتابیں
مالا ۔ تسبیح، مالا
بھن ۔ بولو، کہو
کئی سین ۔ کیسے
بول با جائی ۔ بیان کیا جائے
کاآ ۔ بدن
باک ۔ واک ۔ الفاظ
چیا ۔ چت، دل
جسو ۔ جس میں
نا سمائی ۔ سماتا نہیں
آلیں ۔ بیکار، خواہ مخواہ

اوا لیسئی ۔ سکھاتا ہے تربیت دیتا ہے
شیش ۔ شاگرد، شیشو
پتھا تیت ۔ الفاظ کی گرفت سے باہر
ڈھال ۔ حیل، سخن سازی
بوب ۔ لوبا، گونگا
کال ۔ کالا، بہرا
شیشا ۔ شاگرد، ششیو
جن رانی ۔ جن کے رتن، بودھ کے جوہر، تری ان رتن
سنبوہی آ ۔ سمجھاتا ہے۔

آئی ٹلے انوآنا لے جگ رے بھانگ تیئیں سوڑی ہائی
راج نشاپ دیکھی ہو چکیئی ساچے کی تا بوڑو کھائی
اَکٹ جوگیا رے ماکر موتھالونا
آلس شباہیں جیئی جگ لوجھوسی توٹی باسنا تورا
مرومری جی گندھب ناری داپن پڑی بندھو جوشا
باتا بتیں شود ڑھ بھوئی آپ پاتھر ہو شا!
بان جی سوا جم کیلی کری کھیلئی بہو بہو کھیڑا
بالوا تیلیں سسر سینگے اکاش پھولیلا !!
راڈو تو بھنئی کٹ بھوسوکو بھنئی کٹ سالا اسی شباب
جبئی تو موڑھا آچھوسی بھاتی پوچھ تو شدگرد پاب

ترجمہ — دراصل یہ دُنیا تخلیق ہی نہیں ہوئی غلطی سے یوں لگتی ہے۔
" رسی کو جو سانپ سمجھ کر ڈرتا ہے کیا سچ مچ سانپ اسے ڈس لیتا ہے
" یہ عجیب بات ہے جوگن! اپنے ہاتھ گندے مت کر۔
" اگر تم دُنیا کی یہ حقیقت سمجھ لو تو تمہاری خواہش ختم ہو جائیگی
یہ تو سراب ہے گندھربوں کے شہر کا آئینہ میں عکس ہے،
یہ وہ پانی ہے جو اولا بن گیا ہے، طوفانی ہوا نے پتھر بنا دیا ہے،
یہ تو ایسا ہے جیسے کسی بانجھ عورت کا بچہ خوش ہو کر کھیلتا ہے۔ دونوں
یہ تو ریت کا تیل ہے، خرگوش کا سینگ ہے آسمان پر پھول ہے،
پیادہ سپاہی کہتا ہے عجیب بات ہے بھوسوکو ہی کہتا ہے ہر چیز اسی طرح ہو
اے بیوقوف، اگر تم غلط ہو تو مرشد سے دریافت کر لو۔

الفاظ و معنے

- آئی ٹلے - پہلے، دراصل
- انوآنا - پیدا نہیں ہوئی
- بھانگ تیئیں - غلطی سے
- سو - ایسی
- پڑی ہائی - لگتی ہے
- راج - رسی
- چکیئی - ڈرتا ہے
- ساچے - سچ مچ
- کی - کیا
- تا - اس کو
- بوڑو - سانپ
- کھائی - کاٹتا ہے

- اکٹ - عجیب
- جوگیا - جوگن
- ما - مت
- موتھا - ہاتھ
- لونا - گندا
- آلس - اگر
- شباہیں - فطرت، حقیقت
- باسنا - خواہش
- مرومرجی - سراب
- گندھب - آسمانی دیوتا
- ناری - نگری
- داپن - درپن
- پڑی بندھو - عکس
- جوشا - جیسا
- باتا بتیں - بگولا، طوفانی ہوا
- شو - وہ

- ڑھ - سخت
- بھوئی آ - ہوگیا
- آپ - پانی
- پاتھر - اولا
- بان جی - بانجھ
- سوا - بچہ
- جم - جس طرح
- کیلی کری - خوش کرتا
- کھیلئی - کھیلتا ہے
- بہو بہو - مختلف
- کھیڑا - کھیل
- بالوا تیلیں - ریت کا تیل
- سسر - خرگوش
- پھولیلا - پھول کھل گیا
- راڈو - پیادہ، سپاہی، راجپوت
- کٹ - عجیب
- سالا - سب
- اسی - ایسا
- شباب - فطرت
- موڑھا - بے وقوف

- آچھوسی - ہو
- بھاتی - غلطی
- پاب - معزز

چیا سہج شنُ سنپو ننا — ترجمہ: دل سہما جاکے خلا سے پورا بھرا ہوا ہے۔
کاندھا بیالے ماہوی لبنا — 〃 جسم کے نقصان پر ملول مت ہو
بھن کنُسے کاہنا نا ہی — 〃 کہہ دے کیسے کاہنا معدوم ہے
پھرنی انودن تیلوک شمائی — 〃 وہ روزانہ تینوں جہانوں سے گذر کر پھرتا ہے
موڑھا دیٹھو ناٹھو دکھی کاتر — 〃 بیوقوف مشہود کی تباہی پر رنجیدہ ہوتا ہے۔
بھاگ ترنگ کی شوشی سار — 〃 کیا ٹوٹی لہر سے سمندر خشک ہوجاتا ہے
موڑھا اچھنتے لوا نا پیکھئی — 〃 بیوقوف موجود انسان کو بھی نہیں دیکھتا۔
دوددھ مانجھے لڑ آچھنتے نا دکھئی — 〃 اسے دودھ میں مکھن بھی نظر نہیں آتا
بھب جائی نا آئی الیشو کوئی — 〃 اس دنیا میں نہ کوئی آتا ہے نہ کوئی جاتا ہے۔
اسا بھابے بلیسئی کاہنا لاجوئی — 〃 بس اسی طرح کھیلتی پھولتی رہتی ہے۔

الفاظ ومعنے

چیا - دل، چت
سہج - سہما جا
شنُ - عدم، خلا
سنپو ننا - پورا
کاندھا - اسکندھا، کھنڈھا، جسم
بھن - کہدے
کنُسے - کیسے
پھرنی - پھرتا ہے
انودن - روزانہ
تیلوک - ترلوک، تینوں جہاں
شمائی - سماکر، گذر کر
موڑھا - بیوقوف

دیٹھو - نظر، مشہود
ناٹھو دکھی - تباہ دیکھ کر
کاتر - کاتر، رنجیدہ
بھاگ - ٹوٹی ہوئی
ترنگ - لہر
کی - کیا
شوشی - سکھا دیتی ہے
سار - ساگر، سمندر
آچھنتے - موجود
لوا - لوک
نا پیکھئی - نہیں دیکھتا
مانجھے - میں

لڑ - مکھن
بھب - دنیا، وجود
جائی نا آئی الیشو - جاتا ہے نہ آتا ہے
اسا - ایسے
بھابے - طور، طریقہ
بلیسئی - خوش ہوتی ہے پروان چڑھتی
کاہنالا - کاہنا - (لا حرف توجہ اور حقارت کے لئے استعمال ہوتا ہے۔)
جوئی - ہوگی

سبھج مہا ترد بھری آاے تیلوکے	ترجمہ　سبھاجا کا عظیم درخت ترلوک میں پروان چڑھتا ہے
کھسم شبھابے رے باندھنا موکا کوئے	〃　آسمان جیسی بلند فطرت والا کون بندھن سے آزاد ہے
جم جلے پانیا ڈھالیا بھیئو نا جائی	〃　پانی پانی میں گر کر پہچانا نہیں جاتا
تم من رانا رے شم رشے گاان شمائی	〃　اسی طرح من کا رتن آسمان میں خوشی کی طرح سما جاتا ہے
جاسو نا ہی اپا تاسو پر یلا کا ہی !	〃　جس کا کوئی اپنا نہیں اس کے غیر کہاں ہوں گے
آئی لے الوانا ہے جام رن بھب ناہی	〃　دراصل جو پیدا ہوا نہیں اسکی نہ موت ہے نہ زندگی
بھوسوکو بھنی کٹ راؤتو بھنی کٹ سالا ایہا سبھاب	〃　بھوسوکو کہتا ہے حیرت ہے سپاہی کہتا ہے حیرت ہے یہاں سبھی قدرت ہے
ایتھو جائی نا آئی رے نا نا ہیں بھا با بھاب !	〃　یہاں نہ کوئی آتا ہے نہ کوئی جاتا ہے۔ نہ وجود ہے اور نہ عدم ہے۔

الفاظ و معنے

سبھج ۔ شبھاجا	تم ۔ اسی طرح	مرن ۔ موت
مہا ۔ بڑا	من ۔ من، دل	بھب ۔ وجود
ترد ۔ پیڑ	رانا ۔ رتن	بھنی ۔ کہتا ہے
بھری آاے پروان چڑھتا ہے ۔	شم رشے ۔ تفریح، خوشی	کٹ ۔ حیرت
تیلوکے ۔ ترلوک	گاان ۔ گگن، آسمان	راؤتو ۔ سپاہی، فوجی
کھسم ۔ آسمان، ارفع، اعلیٰ	شمائی ۔ سما جاتا ہے ۔	سالا ۔ سب کا
شبھابے ۔ سبھاوسے، مزاج	جاسو ۔ جس کا	ایہا ۔ ایسا
بادھنتا ۔ بندھن، پابندی	اپا ۔ اپنا	شبھاب ۔ سبھاؤ، فطرت، قدرت
موکا ۔ مکت، آزاد	تاسو ۔ اس کو	ایتھو ۔ اس جگہ
کوئے ۔ کون	پریلا ۔ پرایا	جائی نا آئسی ۔ جائے نہ آئے
جم ۔ جس طرح	کاہی ۔ کہاں	نانا ہیں ۔ نہ اس میں
جل ۔ پانی	آئی لے ۔ اس کے لئے	بھابا بھاب ۔ وجود اور عدم وجود
ڈھالیا ۔ ڈالکر	الوانا ہے ۔ اصلیت میں	
بھیئو ۔ بھید، امتیاز	جام ۔ جنم	

راگ ملاری — پد ۴۴ — کنکن

شُنے شُن ملی آجایں
شاآل دھام ادیُ آتاہیں
آچھوں چائی کھن شبنوہی
ماجھ نزوہیں انوتر لوہی
بندو ناد ناہیں بنسا پاٹھا!
آن چاہنتے آن بناٹھا!
جاتھا آلیسی تنتھا جان
ماتجھے تھاکی شاال بی ہان
جانی کنکن کل ایلا سادیں
شبی چورلیا تکھنا نادیں

ترجمہ

خلا جب خلا سے ملتا ہے
سب نیکیاں اس وقت ابھرتی ہیں
میں چاروں لمحوں کو محسوس کرتا ہوں
درمیانی شریان دبانے سے روشن خیالی ملتی ہے
عارضی یا مستقل آواز دل میں نہیں سماتی
ایک کو دیکھ کر دوسری فنا ہو جاتی ہے۔
جہاں سے آئے ہو وہیں کی خوشی کو اصل خیال کرو
درمیان میں رہو سب کو چھوڑ دو۔
کنکن جوش میں چلاتا ہے۔
حقیقت کی آواز سب کو چور چور کر دیتی ہے۔

الفاظ و معنے

شُنے - عدم خلاء
شُن - عدم
ملی آجایں - مل جاتے ہیں
شاآل - سب
دھام - نیکیاں
ادیُ آ - ادپر آتی ہیں ظاہر ہوتی
ہیں -
تاہیں - تب
آچھوں - میں ہوں -
چائی - چار
کھن - لمحے
شبنوہی - محسوس

ماجھ - درمیانی شریان
نزوہیں - دبانے میں
انوتر - اعلیٰ
لوہی - روشن خیالی
بندو - آدھی آواز
ناد - متواتر آواز
بنسیں - دل میں
پاٹھا - داخل ہوتی ہیں
آن - ایک کو
چاہنتے - دیکھنے میں
آن - دوسری
باٹھا - تباہ ہو جاتی ہے
جاتھا - جہاں سے

آلیسی - آئے ہو
تنتھا - اس کو
جان - اصل خوشی، خیال کرو
ماتجھے - درمیان میں
تھاکی - رہ کر
شاآل - سب
بی ہان - چھوڑ دو
کل ایلا - زور سے
سادیں - آواز
شبی - سب
چورلیا - چور چور ہو جاتا ہے
تکھنا - حقیقت
نادیں - آواز

شعر	ترجمہ
من ترو پانچ اندی تنشو شاہا	ترجمہ　من ایک درخت ہے، پانچوں حواس اسکی شاخیں ہیں
آشا بُہل پات پھَل باہا !!	〃　امید کے بہت سے پتے اور پھل اس میں لگتے ہیں۔
بر گرد بَانے کوٹھاریں چھی بجیُ	؍　کامل استاد کی نصیحت کے تبر سے اس میں چھید کرو
کاہنَا بھنیُ ترو پُن نا ادجیُ !!	〃　کاہنا کہتا ہے کہ وہ درخت پھر نہیں اُگتا
بارٹھیُ شو ترو شُبھا شبھ پانیُ	؍　بڑھتا ہے وہ درخت نیکی اور بدی کے پانی سے
چھیبیُ بدوجن گرو پری مانی	〃　کاٹ ڈالتے ہیں عقلمند اس کو استاد کے حکم سے
جو ترو چھیپا بھیبیُ نا جانیُ !! !!	؍　جو درخت کو کاٹنا اور پھونکنا نہیں جانتا
سڑی پڑی آن لے موڑھ تا ججب مانیُ	؍　وہ سڑگل کر گرتے ہیں بے وقوف تناسخ کو قبول کر لیتے ہیں۔
شُن ترو بر گاان کٹھار	؍　خلا، اچھا درخت ہے، آسمان تبر ہے
چھیپا ہ سو ترو مُول نہ ڈال	کاٹ ڈال اس درخت کو نہ جڑ رہے نہ ڈال

الفاظ و معنے

- من - دل
- ترو - درخت
- اندی - حواس
- تنشو - اس کی
- شاہا - شاخیں
- آشا - امید
- بُہل - بہت
- پات - پتّے
- پھَل - پھل
- باہا - ملتے ہوتے ہے، لگتے ہیں
- بر - بزرگ کامل
- گرو - استاد، پیر
- بانے - بان، نصیحت

- کوٹھاریں - کھٹار، کٹار، تبر
- چھی بجیُ - چھید کرو
- بھنیُ - کہتا ہے
- ترو - درخت
- پُن - پھر
- نا ادجیُ - نہیں اُگتا
- بارٹھیُ - بڑھتا ہے
- شو - وہ
- ترو - درخت
- شُبھا شبھ - اچھے اور بُرے
- چھیبیُ - چھیدتا ہے۔ کاٹتا ہے
- بدوجن - عقلمند آدمی
- گرو - استاد، پیر

- پری مان - سند، حکم
- چھیپا - کاٹنا
- بھیبیُ - چھیدنا
- ناجانیُ - نہیں جاننا
- سڑی پڑی - سڑگل کر
- موڑھ - بے وقوف
- ججب - آواگون، تناسخ
- مانیُ - مانتا ہے
- شُن - خلاء، عدم
- ترو - درخت
- بر - اچھا، بُرا
- گاان - گگن، آسمان
- کٹھار - کٹار، تبر
- چھیپا - کاٹ ڈال
- شو - اس
- مول - جڑ
- ڈال - شاخ

پیکھو شوئی نے ادشے جوئی شا	ترجمہ	دیکھو جیسے خواب میں یا آئینہ میں
انترلے بھب بی توشا !	"	ویسے ہی درمیان میں وجود ہے
موہ بیمکا جاوی منا	"	فریب سے آزاد ہو جب من
تبیں توٹی ابنا گبنا !!!	"	تب آنا جانا بند ہو جاتا ہے
نو داڑھی نیو تیمی ناجیمی	"	یہ جلا نہیں، بھیگا نہیں، کٹا نہیں
پیکھ ماآموہے بلی بلی باجی	"	دیکھو فریب میں مضبوطی سے جکڑا ہوا ہے
چھاآ ماآ کاآ سمانا	"	سایہ، فریب اور جسم سب یکساں ہے
جینی پاتھے شومی نانا	"	دونوں طرف دیکھنے سے بہت لگتے ہیں
جیا تکھتا شبابے موہی آئی	"	دل حقیقی فطری قوتوں سے پاک ہوتا ہے
بھنی جے تندی بھڑ آن ناہوئی	"	جے تندی کہتا ہے کہ اس کے برخلاف کچھ نہیں ہوتا

الفاظ و معنے

پیکھو - دیکھو
شوئی نے - سونے، خواب۔
ادشے - آئینہ
جوئی شا - جیسے
انترالے - درمیان
بھب - وجود
توشا - ویسے، تیسے
موہ - لالچ
بیمکا - بھیکت، آزاد
تبیں - تب
توٹی - ٹوٹ جاتا ہے۔
ابنا گبنا - آنا، جانا

نیو داڑھی - نہیں جلا۔
نوتیمی - نہیں بھیگا
ناجیمی - نہیں کٹا
ماآ - مایہ، فریب
موہ - لالچ
بلی بلی - مضبوطی سے
باجی - بندھا ہوا ہے
چھاآ - سایہ
ماآ - فریب
کاآ - جسم
سمانا - سمان، یکساں
جینی - دونوں

پاتھے - طرف
شومی - لگتی ہے
نانا - متعدد
جیا - دل
تکھتا - حقیقت
شبابے - فطرت، اصلیت
شوہی آئی - صاف ہو جاتا ہے
بھڑ - صاف
آن ناہوئی - برخلاف نہیں ہوتا

متن	ترجمہ
کمل کلیش ماجھیں بھئی آ مئی لی	ترجمہ: کنول بجلی کے بیچ میں مرکر
شمتا ہواین جلی آ چنڈا لی	″ مساوات کے وصل میں جل گئی چنڈال عورت
ڈاہ ڈومبی گھرے لاگے لی آ گی	″ حاسد ڈومنی کے گھر میں آگ لگ گئی
سسہر لوئی سینچوں ہوں پانی	″ چاند لیکر میں پانی چھڑکتا ہوں
نو کھڑ جوالا دھوم نا دیسئی	″ سوکھی گھاس میں نہ شعلہ اور نہ دھوآں دیکھتا ہوں
میرو شیکھر لوئی گاان پئی سئی	″ وہ تو میرو پہاڑ کی چوٹی سے آسمان میں داخل ہوجاتا ہے
داڑھئی ہری ہر باماہ بھٹا	″ جل گئے ہری ہر، برہما اور پربھو
داڑھا ہوئی نوگن شاسن پٹا	″ جل گئے پاک جنیؤ کے نوشتہ نشان
بھنئی دھام پھڑلی ہورے جانی	″ دھام کہتا ہے صاف صاف جان لو
پانچ نالیں اٹھی گیلا پانی !!!	″ پانچ نلوں سے اوپر چڑھا تھا پانی

الفاظ ومعنے　　بھٹا - پربھو

کمل - کنول
کلیش - بجلی
بھئی آ - ہوئی
مئی لی - مرگئی
شمتا - برابری، مساوات
ہواین - وصل
جلی آ - جل گئی
چنڈا لی - چنڈال عورت
ڈاہ - حسد، جلن
آگی - آگ
سسہر - چاند
سینچوں ہوں - چھڑکتا ہوں

نو - نا
کھڑ - سوکھی گھاس
جوالا - آگ
دھوم - دھوآں
نادیسئی - نہیں دیکھا
میرو شیکھر - میرو کی چوٹی
لوئی - پہنچ کر
گاان - گگن، آسمان
پئی سئی - داخل ہوجاتا ہے
داڑھئی - جل گئے
ہری ہر - ہری ہر
باماہ - برہما

داڑھا ہوئی - جل اٹھے
نوگن - جنیؤ، نوخوبیاں
شاسن پٹا - لکھے ہوئے نشان
پھڑلی - صاف، صاف
نالیں - نل

(پد ۴۸ نہیں ملتا)

باج ناب پاڑی پاڈ آں کھالیں باہیو	ترجمہ	بجلی کی ناؤ پیدا ندی میں چلائی
او آ بنگال دیش لوڑ لیو ! ! !	"	وحدت کا بنگال ملک لوٹ لیا
آجی بھوسوکو بنگالی بھوئیلو	"	آج بھوسوکو بنگالن پیدا ہوئی
نج گھرنی چنڈالیں لیلی !	"	تمہاری اپنی بیوی چنڈال لے گیا
ڈہیا پانچ پاٹن اندی لبنا ناٹھا	"	پانچوں شہر جل گئے اعضا حواس کے اضلاع تباہ ہوئے
نا جان می چیا مور کہیں گئی پاٹھا!	"	میں نہیں جانتا میرا ذہن کہاں کھو گیا
سُون آ روا مورے کمپی نا تھا کیو	"	سونا چاندی میرا کچھ نہیں رہا
نیا پرلوارے مہا سوہے تھا کیو	"	میں اپنے خاندان کے ساتھ آرام سے تھا
چاڈ کوڑی بھنڈار مور لونیا شیش	"	چار کروڑ کا خزانہ میرا بالکل لے لیا
جیوتے موئی لیں نا بی شیش	"	زندہ اور مردے میں فرق نہیں ۔

الفاظ معنے

باج ناب ۔ خلا کی ناؤ ، بجلی کی ناؤ	ڈہیا ۔ جل گئے	مور ۔ میرا
پاڑی ۔ ڈالکر	پاٹن ۔ شہر ، پانچوں اسکندھ	کمپی ۔ کچھ بھی
پاڈآں ۔ پیدا ، دماغ کی انتہا	اندی ۔ حواس ۔	نا تھا کیو ۔ نہ رہا
کھالیں ۔ کھال میں اندی میں	لبنا ۔ ضلع	نیا ۔ نج ، اپنے
باہیو ۔ بہائی	ناٹھا ۔ برباد ہو گئے	پرلوارے ۔ خاندان
آوا ۔ وحدت	نا جان می ۔ نہیں جانتا	مہا سوہے ۔ مہا سکھ
لوڑ لیو ۔ لوٹ لیا	چیا ۔ دل	تھا کیو ۔ رہتا تھا
آجی ۔ آج	مور ۔ میرا	چاڈ ۔ چار
بھوئیلو ۔ پیدا ہوئی	کہیں گئی ۔ کہیں جاکر	کوڑی ۔ کروڑ
نج ۔ ذاتی	پاٹھا ۔ داخل ہو گیا	بھنڈار ۔ خزانہ
گھرنی ۔ بیوی	سُون آ ۔ سونا	مور ۔ میرا
لیلی ۔ لے لی	روا ۔ چاندی	لونیا ۔ لے لیا

گانٹ گانٹ توٹلا باڑی ھیبیں کوراڑی
کنھے نیرامنی بالی جاگنتے ادپاڑی !!!
چھپاڑ چھپاڑ ماآ موبا بشے وندولی
مہاسو بے بلسنتی سبرو لوٹیا شن ہیلی
ہیری کشے موری توئی لا باڑی کھسے شم توالا
شوکل لے مورے کپاسو پھوٹیلا!
توٹلا باڑیہ پانسے بے جوسنا باڑی ادٹلا!
پھیٹیلی اندھاری بے اکاش پھولسیلا !
کنگو چینا پاکیلا رے شبرا شبری ماتیلا !
انو دِن شبرو ہمی ناچیبوئی مہاسو ہیں بھولا
جاری بانسے گرٹیلا رے دیاں چپا ٹلی !!
نا ہیں توئی سبرو ڈاہ کا ایلا کانڈ ئی شاگن شبالا
مارباسیب منارے دہ دیبے ددھلی بلی
ہیرشے سبرو بنے بن کھبی لا پھٹی نی سبرانی

ترجمہ آسمان آسمان پر تیرا باغ ہے دل میں کلہاڑی ہے
" بے روح لڑکی جب گلا اٹھا کر جاگتی ہے تو وہ باغ اکھڑ جاتا ہے
" چھوڑ دو چھوڑ دو مکر اور فریب بہت پریشان کن ہے
" مہاسکھ اڑاتا ہے سبرو خلا کی مہلی کے ساتھ
" یہ دیکھ کر کہ میرا تیرا باغ آسمان کی طرح ہے
" میری سفید کپاس کھلنے لگی
" تیسرے باغ کے پاس چاندنی کا باغ اُگا
" اندھیرا دور ہوا آسمان پر جوبن آگیا۔
" کنگنی پک گئی سبرا اور سبری مست ہو گئے
" رات دن سبرا کو ہوش نہیں، وہ مزے میں مدہوش ہے
" چار بانس پھاڑ کر ایک چارپائی بنائی
" اس پر اٹھا کر سبرو کو سلا دیا، گدھ اور سیار روتے ہیں
" دیوتا کے منانے کو مار کر دس سمتوں میں بھینٹ چڑھائی
" دیکھو سبرا بے حس ہے اس کا سبزن نکل گیا۔

الفاظ و معنے

گانٹ ۔ آسمان | جاگنتے ۔ جاگتی ہے | لوٹیا ۔ لیکر
توٹلا ۔ تیرا، تیسرا | ادپاڑی ۔ اکھڑ جاتا ہے | شن ۔ عدم، خلاء
باڑی ۔ مکان، باغ | چھپاڑ ۔ چھوڑ دو | ہیلی ۔ مہلی، ملازمہ
ھیبیں ۔ دل میں | ماآ ۔ مایا | کپاسو ۔ کپاس
کوراڑی ۔ کلہاڑی | مو ۔ لالچ | پھوٹیلا ۔ پھوٹ نکلی
کنھ ۔ گلا | بشے ۔ بہت زیادہ | پانسے ۔ پاس
نیرامنی ۔ بے روح | وندولی ۔ پریشان کن | جوسنا ۔ چاندنی
بالی ۔ لڑکی | مہاسو ۔ مہاسکھ | پھیٹیلی ۔ پھٹ گئی

بقیہ پد ۵۰

ٹھاری - اندھیرا

کنگو چینا - کنگھی

پاکینا - پک گیا

ماتیلا - مست

الودن - دوسرے دن، روز بروز

بمپی نا چیبوں - ہوش حواس میں
نہیں آتی

مبا سو ہیں - مبا سکو ہیں

کھپا - کھول کر

لڑیا - پھاڑ کر

چپالی - چار پائی

ڈھکا پیا - جلا دیا

کاندی - روتے ہیں

شگنی - گدھ

شیالا - گیدڑ

ماریا - مار ڈالا

کلبب - وجود

متارے مستانے

دہ - دس

دیہے - سمت

ڈِھلی - بڑھاپا

ٹلی - کھنبیٹ

بیر - دیکھو

شے - وہ

نجے بن - بے حس

کھتی لا - جوا

چھٹی ن - نکال گئی

سبرالی - سبراپن

توضیحات

پد نمبر ۱

دھمن چہن : دونوں پراکرتی الفاظ ہیں۔ یوگا کے اصول سے تنفس کی ریاضت میں سانس داہنے نتھنے سے لینا چاہیے اور بائیں نتھنے سے نکالنا چاہیے۔ لیکن ان دونوں حالتوں کے درمیان سانس کو ذرا درمیان میں روکنا بھی چاہیئے۔ سانس لینے، نکالنے اور روکنے کی تینوں صورتوں کو سنسکرت زبان میں ریچک، پورک اور کمبھک کہتے ہیں۔ مگر پراکرت میں پہلی صورت کو دھمن، دھمنا کہتے ہیں اور دوسری کو چین اور چون کہتے ہیں۔ انہی دونوں کو چاند، سورج اور گنگا، جمنا بھی کہا گیا ہے۔ یہ الفاظ ہمیں پد ۴، ۷ اور ۱۴ میں ملتے ہیں۔

پد نمبر ۲

ڈلی : مادہ کچھوا، سنسکرت میں اسکی صورت ڈلی بھی ملتی ہے۔ اور علاقائی بولیوں میں ڈری، دوڑی، ددڑا وغیرہ بھی مستعمل ہیں۔
ڈلی کھیر : کچھوے کا دودھ، یہ محض قیاس آرائی ہے جس سے مراد ناممکن شے ہے۔
روکھ : درخت، پیڑ، اس لفظ کی شکل ویدک سنسکرت میں رو کھیہ ہے۔ پالی اور پراکرت میں رو کھ ہے۔ اور بعض بولیوں میں رُوک ہے۔
بیاتی : بائی جی۔ گانے بجانے والی عورت۔ اس کی پراکرتی شکلیں بیاتی اور بانیا بھی ہیں، سنسکرت میں "بادنیتیکا" ہے۔ میتھلی اور بنگالی میں باٹی ہے، ہندو

بنگالیوں میں اسی پیشے کی مناسبت سے ایک جات بھی ہے۔

اردو میں یہی لفظ "بائی جی" ہو گیا جو عام طور پہ طوائف کے لیئے استعمال ہوتا ہے، لیکن یہی لفظ گجراتی اور مرہٹی میں خواتین کے لیئے احتراماً استعمال ہوتا ہے کوبڑی ماجھیں ایک : لاکھوں میں ایک - محاورہ ہے۔

پد نمبر ۳

سانڈھ : داخل ہونا۔ خیمہ اٹھانا۔ سنسکرت میں سندھا ہے۔ اس سے ماخوذ الفاظ، سیندھا، سیندھ لگانا، سانڈھنا وغیرہ ہیں جو اردو میں مستعمل ہیں۔ دشامی دوارم - دسواں دروازہ۔ اس سے مراد دماغ کی چوٹی ہے، جو استعارتاً آسمان (گگن) کہلاتی ہے۔ دماغ کی چوٹی میں چونسٹھ پتیاں ہوتی ہیں جو زمان چکر سے متعلق ہیں۔

پد نمبر ۴

منی کنڈل : منی مول ؛ منی پور سے مراد ہے۔ یہ ست چکر کا وہ مقام ہے جو ناف میں ہوتا ہے۔ اس لفظ سے مولادھار بھی مراد ہو سکتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جو عضو تناسل اور مقعد کے درمیان کسی جگہ ہوتا ہے۔

اڑی آنا : ہٹھ یوگا میں اڈیانا یان ایک مدرا ہے۔ لیکن یہاں اس سے مراد مہا سکھ چکر ہے جو دماغ کی چوٹی میں ہوتا ہے۔

مدرا کی پانچ قسمیں ہیں : کھیچری، بھوچری، چاچری، گوچری، اور ان منی۔

منی کنڈل اڑی آنا سے منی پور (آسام)، اور اودھیانہ (سوات) شہر بھی مراد لئے گئے ہیں۔ مگر ان الفاظ سے شہر سمجھنا دور کی کوڑی لانے کے مترادف ہے۔ دراصل یہ دونوں الفاظ یوگا کی اصطلاحات ہیں۔ جن کا تعلق چکروں سے ہے۔ جن سے دل اور دماغ کی ریاضت ہوتی ہے۔ چکروں کی خاطر آسنوں میں جن جن مخصوص مقامات پہ زور دیا جاتا ہے، دل اور دماغ ان میں خاص ہیں۔

کمل کلیش بھی اسی پد میں استعمال ہوا ہے۔ اس پد میں عرفان کے لئے جسمانی اور روحانی ریاضت کا ذکر ہے۔ الفاظ حقیقی اور مجازی دونوں معنوں میں لئے جا سکتے ہیں۔
چاند سورج بھی اصطلاحی معنوں میں آئے ہیں جن کا ذکر پہلے پد میں ہو چکا ہے۔
لیکن یوگا میں یہ دونوں اِیڑا اور پنگلا رگوں کے لئے بھی آتے ہیں۔ جن سے نفسِ امّارہ کو زیر کیا جاتا ہے۔
کندورہ : دو جنسوں کی مواصلت سے حظِ نفس۔ اس لفظ کی دوسری صورتیں کندورو، کندورے اور کنتورو وغیرہ بھی ہیں۔

پد نمبر ۵

چکھل : گارا، مٹی، میل۔ اس کو چکل، چک کھل، چک کھِل، چی کھِل، ہی کل وغیرہ بھی کہتے ہیں۔

پد نمبر ۶

اپنا رمانسے ہرینا بیری : ہرن کا گوشت ہی اس کا دشمن ہے۔ یہ کہاوت مشرقی علاقے کی بولیوں مثلاً مگدھی، بنگلا اور آسامی میں مختلف صورتوں میں رائج ہے مثلاً :

ہرنی حکت بیری اپنار مانسے۔
ہرن حکت بیری اپنار مانسے۔
اپنار مانسے ہرنی حکت یہ بیری۔

پد نمبر ۷

آلی کالی : حروفِ علت اور حروفِ صحیح کو کہتے ہیں۔ فی زمانہ یہ الفاظ مگدھی بنگالی اور تبتی میں رائج ہیں۔ یوگا کی اصطلاح میں آلی سے مراد چاند اور کالی سے مراد سورج ہے۔ ان کا استعمال پد ۵ میں ہے
تینوں : یہاں تین سے مراد سورگ، مرتیہ اور پاتال سے ہے۔ سورگ جو [illegible]

مرتیہ بمعنی موت اور رساتل سے پران کے مطابق دوزخ کا چھٹا زیریں حصہ مراد ہے۔

سے ہے رمی : کلمہ ندائیہ ہے۔ جو آسامی، بنگالی، ماگدھی، اودھی اور برج بھاشا میں استعمال ہوتا ہے۔

پد نمبر ۸

اس پد میں کچھ الفاظ لاحقہ "ی" پر ختم ہوتے ہیں۔ مثلاً بھری لی، گیلی، لیلیلی اور ایلی وغیرہ، لی بمعنی کرنا کے استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ ان الفاظ کے معنی بھر کر جا کر وغیرہ ہیں۔

سونا رُوپا : یہ الفاظ ذومعنی ہیں۔ سونا بمعنی سونا دھات اور شنیہ یعنی خلا یا عدم کا مخفف بھی ہے۔ رُوپا بمعنی چاندی اور روپیک یعنی روپ کی دوسری صورت بھی ہے۔ رُوپ سے مراد جسمانی خوبیاں، پانچ اسکندھ میں سے ایک رُوپ بھی ہے۔

مانگ : سنسکرت میں کشتی کے اگلے حصے کو کہتے ہیں۔ بعض شارح نے اسکو پچھلا حصہ بتایا ہے۔ لیکن یہ غلط ہے۔

کیرو آل : سنسکرت لفظ کرپٹ پال سے ماخوذ ہے۔ اس کی پراکرتی صورت کا ٹرنال کیرو آل۔ کرو آر وغیرہ بھی ملتی ہیں، یہ لفظ بادبان کے لئے مختلف صورتوں میں رائج ہے۔

پد نمبر ۹

چھہ گئی : شرگتی : مخلوق کی چھ قسمیں۔ ۱ انڈ دجا جو انڈے سے پیدا ہو ۲ جرایوجا جو رحم سے پیدا ہو، ۳ اُپ پادو کا۔ جو خود بخود پیدا ہو، ۴ سنسویدجا۔ جو پسینہ سے پیدا ہو، ۵ دیوا سُرادی = دیوتا ۶ پرکرتیکا = بھوت ہے۔

رشن بل رآن : (جن رآن) دس رتن۔ عدم (خلاء)

اسی کو تکھتا رتن یعنی جوہر حقیقت اور چوتھا آنند یعنی انتہائی خوشی بھی کہتے ہیں۔ اسی کو بعض کتابوں میں اُدھا ودھ پدا بھی لکھا ہے۔ جس سے مراد وہ کنول

ہے جو نیچے سے یک لخت اوپر سطح آب پر آجائے۔ مگر استعارہ عدم اور خلا سے ہے البتہ جین فلسفے میں تری رتن سے مراد، ایمان، عقل اور عملِ صالح ہے۔ زندگی کے یہی تین جوہر ہیں۔

پد نمبر ۱۰

ناڑیا : لڑکا، بدھ بھکشو وغیرہ۔ اس لفظ سے فی زمانہ مراد سرمنڈے شخص سے ہے۔ اور بنگالی زبان میں حقارتاً مسلمان کے لیئے استعمال ہوتا ہے۔ ہندو کے لیئے بھدر لوک (شریف آدمی) اور مسلمان کے لیئے نیڑے، ہندو گھرانوں کی عام بول چال ہے۔

پدما : پدن سے ماخوذ ہے۔ یوگا کے چھ چکروں میں سے ایک ہے اور کل کنڈلینی کے مترادف ہے۔

نٹر پیڑا : بید کی ٹوکری جو عموماً ناچنے والیاں استعمال کرتی ہیں۔ یہ لفظ جین ادب میں زیادہ استعمال ہوا ہے۔

ہاوں : میں۔ اہم سے ماخوذ ہے۔ اس کی مختلف صورتیں ہادن، ہوں، ہوں، ہُوں، ہاؤں، اہوں وغیرہ مختلف بولیوں میں رائج ہیں۔

پد نمبر ۱۱

انہا : سنسکرت لفظ اناہت سے ماخوذ ہے۔ یوگا کے چھ چکروں میں سے ایک ہے جو قلب کے قریب ہے، اور اسی سے اناہت شبد یعنی خود بخود آواز نکلتی ہے۔ تصوف میں ان چکروں کے مثل لطائف ہیں جو چھ ہیں۔ لطیفہ سے مراد لفظ اللہ کا نکلنا ہے۔ جس سے روحانی بالیدگی اور لطف حاصل ہوتا ہے۔ یوگا میں اسی کو آنند کہتے ہیں۔ تصوف میں چنانچہ ۶ لطیفے ہیں جو لطائف ستہ کہلاتے ہیں۔

(۱) لطیفہ نفس۔ ناف سے لفظ اللہ نکلنا (۲) لطیفہ قلب۔ دل سے لفظ اللہ نکلنا (۳) لطیفہ روح۔ سینہ سے لفظ اللہ نکالنا (۴) لطیفہ سر محل۔ فم معدہ سے لفظ اللہ نکالنا (۵) لطیفہ خفی۔ پیشانی سے لفظ اللہ

نکالنا (۶) لطیفہ اخفیٰ۔ کاسۂ سر سے لفظ اللہ نکالنا۔

راگ : دیش، موہ : خواہش نفرت اور لالچ ۔ بدھ مت میں انسانی کردار کی سب سے بڑی برائیاں ہیں۔ پد نمبر ۱۲

اوآری : گھر بار۔ یہ لفظ پراکرت کا ہے۔ اس کی سنسکرتی صورت اُپکاریکا ہے پالی میں اُوا آربا، بنگالی میں اوباری ہے۔ پد نمبر ۱۳

متی ایں۔ صاحب عقل۔ مت معنی عقل۔ متی بمعنی وزیر اسی سے ہے۔

شن مہیری۔ شُن بمعنی خلاء، مہیری بمعنی عورت۔ عدم کو عورت کہا ہے۔

لفظ مہیری مختلف بولیوں میں مختلف صورتوں میں ملتا ہے۔ مثلاً میہیری مہری، میہلی، میہارو وغیرہ سنسکرت میں یہ مہیلا ہے۔

مشرقی بولیوں میں میہاری اوآری استعمال ہوا ہے جس کے معنی گھر کی بیوی کے ہوتے ہیں۔

اردو میں اس لفظ کو محلی بھی لکھا گیا ہے۔ اور محل کی مناسبت سے محل کی خادمہ متصور کیا گیا ہے۔ حرف ر اور ل کا باہمی تبادلہ ہوتا ہے۔ لیکن ح اور ہ نے التباس پیدا کر دیا ہے۔

سوُنا : شوئنا (خواب۔ سونا) یہی لفظ پالی میں شوبن ہے۔ سنسکرت میں شپنا اور لودھ سنسکرت میں شوپن ہے۔

تتھاگت : (حقیقت کبریٰ) بودھا۔ وہ ذات جس میں پانچوں لودھا جمع ہوں

کن ہار : (پتوار مارنے والا) یہی لفظ سنسکرت میں "کرن دھار" ہے۔ اس کی پراکرتی صورتیں کنڑاہار، کانڈھار، اور کانار، کاناری وغیرہ بھی ہیں۔ اردو شکری بولی میں اس کو سکانی کہتے ہیں۔

پد نمبر ۱۴

گنگا اور جمنا : ان الفاظ سے چاند اور سورج مراد ہیں جن کی تشریح پد ۱ میں کی کی گئی ہے۔

پولندا : (مستول:) لشکری اردو میں اس کو ڈول بھی کہتے ہیں۔
بوڑھی : ۲۰ کوڑی ایک پیسہ بہ معنی بوڑھی، گنڈا وغیرہ گنتی میں استعمال ہوتے تھے ....
وولئی : (وولنا بمعنی جانا) سے ماخوذ ہے، جس کے معنی: بچھڑنا ہے، جاتا ہے یہ مصدر عموماً ماگدھی میں استعمال ہوتا ہے۔
ساسمی شن : (حقیقت سچائی) دراصل اس سے مراد وہ آگہی اور عرفان ہے۔ جو عابد کو نصیب ہوتا ہے

پد نمبر ۱۶

ٹاکلی : ٹنکار۔ یہاں مراد دل کی آدازنہ سے ہے۔
ساری : سارنگی بجانے کا گز۔ یہ سنسکرت لفظ سر لیکا سے ماخوذ ہے، سر کے معنی سینٹھا۔ نرکل کے ہیں اور اسی سے سِر کی بھی بنا ہے۔

پد نمبر ۱۸

بھابھری آلی : بھابہ آلی۔
بھابری کا ماخذ سنسکرت لفظ بھاداٹی ہو سکتا ہے۔ یعنی بھاڈاٹی بمعنی دلکش، حسین اور ناز و نخرہ والی عورت کیا تنترک اور پداولی کے نظریہ عشق کے تحت اس لفظ کا تعلق بھابی سے قائم ہو سکتا ہے؟
بٹ لیو : پنچ کی صحبت۔ بٹال دراصل شودر کی صحبت کو کہتے ہیں۔ اس لفظ کی سندھی صورت بٹار بمعنی گندا کرنا، مرہٹی میں بٹال بمعنی گندگی، گجراتی میں بٹال بمعنی حیض یا حیض والی عورت اور بنگالی میں بٹلے بمعنی بدمعاش مستعمل ہیں۔
ہندی میں لفظ بٹ استعمال ہوتا ہے جس کے معنی نیچ ذات کا شخص جو عموماً بنیے یعنی ویش کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ لیکن کشمیری زبان میں بٹ برہمنوں کی ایک ذات ہے اور اس جانب کے لوگ اپنے نام کے بعد یہ لفظ یعنی بٹ فخریہ استعمال کرتے ہیں۔

پد نمبر ۱۹

جُونی : جگنو (جونی) یہ ذو معنی لفظ ہے۔ جگنو اور جوگن
چھاڑئی : چھڈئی (پراکرت) پالی میں چھڈڈتی اور سنسکرت میں چھر دتی ہے۔
اسی سے چھاڑا اور چھوڑنا ماخوذ ہیں

پد نمبر ۲۰

کھمن : کھون = جین اور بودھ، فقیر کو کہتے ہیں۔ کھَ + مَن = (عدم) من جو آسمان کی طرح خالی ہو۔

مگوا : فرحت۔ کسی خاص نسبت سے جو روحانی خوشی حاصل ہوتی ہو۔

انتوڑی = زچہ خانہ (سُہر) سنسکرت میں انتہ کوٹی ہے۔ اور دوسری بولیوں میں آنتر ڑی، انتڑی وغیرہ الفاظ رائج ہیں۔

پہیلا : پہلا، پہہ ملآ، پدھم وغیرہ پراکرتی صورتیں ہیں۔
سنسکرت میں پرتھم ہے۔ اِلا دراصل پراکرت اور اپ بھرنش میں زائد لاحقہ ہے۔

پُتڑ : پُتا۔ پُتھا بمعنی بیٹا۔ سنسکرت میں پُترَ ہے۔

نکھلی : نکالنا۔ سنسکرت میں نشکالن ہے۔

پد نمبر ۲۱

چارا : مچھلیوں اور دوسرے جانوروں کی غذا۔ بنگالی میں صرف مچھلیوں کی غذا کو کہتے ہیں۔ آسامی زبان میں چارا بمعنی چراگاہ بھی مستعمل ہے۔

اوتا : (اد ہے) نظر آنا، جاننا۔ اس ترکیب میں علامت نفی نا لعد میں استعمال ہوئی ہے، جبکہ عام طور پر یہ فعل سے قبل آتی ہے۔ متن یہ ہے کالاموش ادنا نا باتا۔ کالے چوہے کا رنگ نظر نہیں آتا۔

کہانی : بات چیت، تقدیر اور بحث کے لئے استعمال ہوا ہے۔

پد نمبر ۲۶

ہیرورا: (ہیروک) مہایانہ بودھ فرقے میں دیوتا کو کہتے ہیں۔ لیکن سنسکرت اور تبتی میں اس سے مراد روپ ہے۔ یہ لفظ سنسکرت لفظ ہورروپ سے ماخوذ ہے۔ نام روپ کے ضمن میں اس کی تفصیل درج ہے۔

چٹار لیو: کھا گیا۔ لیکن اس کے معنی لوٹ لیا اور چھین لیا کے بھی ہیں۔ چٹ اور چاٹ بمعنی کھانا۔ اردو میں چاٹ اور چاٹنا وغیرہ مستعمل ہیں۔

پد نمبر ۲۷

بھر: تمام۔ پورا۔ عموماً یہ لفظ وقت کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

پنال: پنالا۔ پرنالہ۔ سنسکرت میں پرنالی ہے۔

اس کو پوڈاں نال بھی سمجھتے ہیں جو سنسکرت میں پدنال ہے اور اس سے مراد کنول کا ڈنٹھل ہے۔

پد نمبر ۲۸

داری: اردو میں یہ گالی ہے۔ اس کی پراکرتی صورت دری آ ہے اور سنسکرت میں دریکا ہے۔ یہ لفظ بازاری عورت کے لیے مستعمل ہے۔

نیرامنی: خلاء (عدم) لیکن سبا جا سدھی میں خلاء کی نمائندہ عورت ہے اس کے لیے تخاطب کا یہ انداز ہے۔ اور اس طرح شش مہیری اور شش مہیلی بھی استعمال ہوا ہے۔ یہ لفظ ذو معنی ہے۔

پد نمبر ۳۱

ڈمرولی: ڈھولک۔ چھوٹا ڈھول "لی" لاحقہ تصغیر ہے۔

پد ۳۲

ناد، بندو، ردی اور ششی ویدانتی اصطلاحات ہیں۔ بندو ناد وہ غیبی آوازیں جو جوگن کو سنائی دیتی ہیں۔ ناد: ضمیر کی متواتر آواز (رقص) بندو = عارضی آواز (نقطہ) ردی = سورج ششی چاند۔ یہ ذو معنی الفاظ ہیں۔

تانے رہے کنکن ماں لوڈ داپن : "ہاتھ کنگن کو آرسی کیا"۔ یہی کہاوت، "ہاتھک کانکن آرسی کا نج" بھی ہے۔ داپن دراصل لوہے کے آئینہ کا نام ہے جس کو آہینہ کہتے ہیں، اور اس مفہوم میں یہ لفظ آسامی میں آج بھی مستعمل ہے۔

پد نمبر ۳۳

بینک سانپ بڑھیلا جائی : مینڈک کے ساتھ سانپ بھی بڑھتا ہے۔ بینک سم ساپ بڑھیلا جائی ۔ کا مفہوم تبتی زبان میں، مینڈک سانپ کا پیچھا کرتا ہے۔ لیا گیا ہے۔ لیکن ڈاکٹر شہید اللہ کے انگریزی ترجمے میں اس کے معنی مینڈک سانپ کے ساتھ بڑھتا ہے لکھے ہیں۔ غرضیکہ اس کہاوت کے مفہوم میں اختلاف ہے۔ میری ناقص رائے میں اس کا مفہوم یہ ہے کہ، "کیا مینڈک سانپ کے ساتھ بڑھتا ہے؟ استفہام انکاری ہے۔ یعنی نہیں! یہ ناممکن ہے۔ جیسے دوہا ہوا دودھ تھنوں میں واپس نہیں جا سکتا۔

اس پد میں چند ناممکنات کا تذکرہ ہے۔

پد نمبر ۳۴

اندی جالی : مجموعہ حواس۔ اندی آل، اندرا جال بھی استعمال ہوتے ہیں۔ اندریہ یا اندری بمعنی حواس جس کا مخفف اندی ہے۔ اور جال بمعنی مجموعہ اس کو سنسکرت میں اندریہ سموہ بھی کہا ہے۔

پد نمبر ۳۶

دھوریا اینا گین لی ہُن : سانس کو دونوں ناکوں کے درمیان روک کر سہاجا میں داخل کرنا۔

اس حالت کو اوا دھوتیکا بھی کہا ہے۔ دھوریا (دھولیا) بمعنی آمیزش اینا گین بمعنی آنا جانا۔ شاعر کا خیال ہے کہ تینوں جہان معدوم ہیں اور ان کی گردش میں آنا جانا نہیں آنا جانا بغیر گردش کا مفہوم سمجھ سے باہر ہے۔ لیکن یہ عدم کی انتہا ہے جو سہاجا میں محسوس ہوتی ہے۔

پد نمبر ۳۷

مہامودر : مہامدرا = یوگا کی اصطلاح ہے۔
چوکوڑی : چتشکالٹ۔ چاروں قسمیں۔ احساس کے چاروں ذہنی قالب
بانبو : عضو تناسل } لیکن تبتی زبان میں اس سے مراد جسم کے جہاز سے ہے۔
کرنڈا : مقعد } جس میں معدہ و مثانہ وغیرہ بھی شامل ہیں۔

پد نمبر ۳۸

ناوڑی : چھوٹی کشتی۔ ڑی لاحقہ تصغیر ہے۔
اولول : بڑی لہر۔ سنسکرت میں اُلّول کہتے ہیں۔
ادبانی : اودیانی۔ چڑھنا، اٹھنا۔

پد نمبر ۳۹

گھنڈو : غنڈا، گنڈا = قدیم صورت ہے۔ یہ لفظ گجراتی سے اردو میں آیا ہے، لیکن قدیم پراکرت کا ہے۔
اکٹ ہوں بھب ہی گاآن : حیرت۔ ہونکار سے آسمان پیدا ہو گیا۔ اکٹ بمعنی اچنبھا، ہوں بمعنی ہونکار یعنی ہوں کہنے یا ہو جا کہنے سے، بھب ہی یعنی یقیناً پیدا ہو گیا۔ گاآن۔ آسمان۔
دوکھڈ کرڈ وبنا : برا خاندان۔ دوکھڈ، دشٹ بمعنی برا۔ کوڑ دبنا بمعنی کنبہ۔

پد نمبر ۴۰

آلا جالا : فریب دھوکہ۔
آلیں : بیکار، عبث، پراکرت میں آلاہی اور سنسکرت میں الم ہے۔
گرو بوباشے شیشا کالا : استاد گونگا اور شاگرد بہرا۔
کالا بو ہیں سنبو ہیا جو ٹی ُسا بھی لکھا ہے۔ اس مصرعہ کے معنوں میں بھی شارحین کو اختلاف ہے۔ لیکن پورے پد کے مطالعہ کے بعد ربط معنی کے لحاظ سے یہاں دیئے ہوئے معنی صحیح ہیں سنسکرت اور تبتی میں فاعل اور مفعول کا ادل بدل ہو گیا ہے

اور بعض الفاظ بھی غلط پڑھ گئے ہیں۔

پد نمبر ۴۱

پاتھر : اولا۔ جیسے برسے موسلا دھار پاتھر۔
راوت : سوار سپاہی : پراکرت میں راد تو اور سنسکرت میں راج پتر ہے۔ ہندی اور اردو میں راوت استعمال ہوتا ہے۔ سپاہی کے لئے اعزازی نام ہے۔

پد نمبر ۴۲

کندھا = حالتیں، سنسکرت میں یہ پانچ ہیں۔ اور ان کو اسکندھ کہتے ہیں۔ رُوپ (شکل) بیدنا (احساس) سنگا (ادراک) سنسکارا (لاشعور)
آئی سا بھابلے : اس طریقے سے۔
پلسنا : کامیاب زندگی گزارنا۔

پد نمبر ۴۶

اَشرال : یوگا کی اصطلاح ہے۔ درمیانی حالت کو کہتے ہیں۔

پد نمبر ۴۷

باج ناؤ : عدم کی کشتی۔ عدم جب دماغ کی چوٹی میں سما جاتا ہے تب دوئی قطعاً مٹ جاتی ہے۔ اور وحدت کا انتہائی حظ حاصل ہوتا ہے اور یہی سہاجا کی اعلیٰ صورت ہے۔[1]

---

[1] شہید اللہ۔ ڈاکٹر۔ بودھسٹ مسٹک سانگ۔ کراچی سنہ ۱۹۶۰ء۔ بنگالی اکیڈمی، سوسائٹی کراچی صفحات ۳ -- ۹۰

تشریحات

۱. آنتا: ۔ سے مراد بودھا کے وہ خیالات ہیں جن کی رو سے زندگی آزار ہے اس آزار کا سبب خواہشات ہیں جن پر قابو پانے کے لیے آٹھ اصول ہیں۔ بودھا خواہشات کو منفی نہیں سمجھتا بلکہ اس کی نظر میں یہ حقیقی اور مثبت رجحان ہیں۔ ان خواہشات کو زیر کر کے البتہ نروان حاصل ہوتا ہے۔ یہ شرف مشرق میں دیوتاؤں کو نصیب تھا مگر بودھا نے ان سے چھین کر اپنے فلسفہ اخلاق کے تحت عام کر دیا تھا۔

۲. ارہنٹ :۔ وہ روشن ضمیر انسان جس کو نروان بودھا کی تعلیم سے حاصل ہو۔ برخلاف بودست سے ذات جن کی روشن ضمیری خود حاصل کردہ ہوتی ہے۔

اس لفظ کی دوسری مروجہ صورتیں یہ ہیں: ارہنتا، اراہن، اراہنٹ اور ارہنٹ

۳. براہما :۔ ذات اعلیٰ۔ کل (جنس سے مبّرا)۔ برہما کے معنی جادو ہیں۔ ہندو فلسفے کی ابتدا اس دن ہوئی جب کہ براہما اور روح (آتما) کو ایک متصور کیا گیا۔

تت توم اسی = تو تو ہے

اس وصل کے حصول کے لیے "یوگا فلسفہ" حرفِ آخر خیال کیا جاتا ہے۔

۴. براہمنٹر: براہمنٹرا۔ (اسم صفت)۔ براہمن۔ برہمن وغیرہ۔ مذہبی سردار۔ آریا عہد میں ان کا درجہ کھتری کے بعد تھا۔

۵. براہمناس (براہمنا) وید اور اُپنشد کے درمیانی عہد اور اس عہد کی مذہبی کتابوں کو کہتے ہیں

۶. بودھا :۔ روشن ضمیر انسان۔ گوتم بودھ۔

۷. بھکّو :۔ گوتم بودھ کا چیلا جو سنگھ کا رکن ہو، بودھ مت کا فقیر

۸. پنچ شیلا: شیلا۔ اخلاقی اصول کو کہتے ہیں۔ جو پانچ ہیں:۔

(۱) پاناتی پاتا ویرامنی سکھاپدن سماوی یامی۔

میں قتل نہ کرنے کے عہد کا پابند ہوتا ہوں

(۲) اون نا دانا ویرامنی سکھاپدن سماوی یامی۔

کسی چیز کو بنا دیے نہ لینے کے عہد کا پابند ہوتا ہوں

(۳) کامیسو مچھا چارا ویرامنی سکھا پدن سمادی یامی۔

میں بدکرداری اور نفسانی زندگی سے گریز کے عہد کا پابند ہوتا ہوں

(۴) موشاوادا ویرامنی سکھا پدن سمادی یامی۔

میں غلط بیانی سے بچنے کے عہد کا پابند ہوتا ہوں۔

(۵) سورا میرایا مجا پادت تھانا ویرامنی سکھا پدم سمادی یامی۔

میں اس شراب کو نہ پینے کے عہد کا پابند ہوتا ہوں جس سے نشہ اور کاہلی پیدا ہوتی ہے۔

۹ - پدم :- کنول (نیلوفر) دنیا کے تمام مذاہب اور تہذیبوں میں متبرک خیال کیا جاتا ہے مسلم تہذیب میں یہ علاماتی طور پہ استعمال نہیں ہوا مگر بنگال کی ایک مسجد میں اس پھول کے نقش و نگار موجود ہیں۔ البتہ فارسی اور اردو ادب میں تشبیہ کے لیے مستعمل ہے مگر اس کو وہ تقدس حاصل نہیں جو دوسری تہذیبوں میں ہے۔ ہندوستانی تہذیب میں اس کا ذکر جاری رہا ہے ہیں آریوں کی آمد سے قبل بھی ملتا ہے۔ نیلوفر پل ہو جاتا ہے ایرانی تلفظ کی ترجمانی کرتا ہے مگر اپنی اصل میں دراوڑی لفظ بھی ہو سکتا ہے کیونکہ نیل کے معنی پانی ہیں جو سنسکرت میں نیر ہے۔ تامل میں پانی کو تنیر کہتے ہیں اور اس کا مخفف تنی ہے

بہرصورت کنول کو کمل بھی کہتے ہیں اور اودھی زبان میں جائسی کی پدماوت میں اس کے لیے کیوا بھی استعمال ہوا ہے۔ اور اس طرح یہ دنیا کی دوسری تہذیبوں میں مختلف ناموں سے مشہور رہا ہے۔

آریوں کی دیومالا میں یہ پھول بہت اہم حیثیت رکھتا ہے۔ رگ وید سے لے کر اپنشد اور موجودہ ہندی ادب میں اس کو احتراماً استعمال کیا گیا ہے۔ ہندوستانی آریا قوم میں کنول کو پرانے زمانے سے خدا یا ایک غیر فانی سمجھ کر تصور کیا گیا ہے[1]۔

---

[1] ڈاسن - جے - کلاسیکل ڈکشنری آف ہندو میتھالوجی لندن - صفحہ ۱۷۲

یہ گندگی ہی سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ پانی کی سطح پر اُگتا ہے۔ گندے پانی میں بھی پاک وصاف رہتا ہے۔ دیوتاؤں کا یہ مرغوب پھول ہے۔ وہ اس کی مالا پہنتے ہیں۔ براہمناس میں کنول کا تذکرہ پرجاپتی کے ساتھ ملتا ہے[۱] ۔ پرجاپتی سے (یہاں) ذاتِ اوّل مراد ہے۔ یہ بھی خیال ہے کہ پرجاپتی خود کنول سے پیدا ہوئی تھی جب دُنیا نہ تھی اور پانی ہی پانی تھا تو کنول نے مادرِ اوّل کو جنم دیا۔ مہابھارت میں ہے کہ برہما کنول سے پیدا ہوا جو وشنو کی ناف میں اُگتا تھا۔ اس کا تعلق غرضیکہ پرجاپتی، برہما اور وشنو اور شیو چاروں سے ہے۔ ادھر وشنو کی بیوی لکشمی سے بھی یہ رشتہ ہے[۲]۔ اور اسی رشتے سے اس کو پدم کہتے ہیں کیونکہ وشنو پران کی رُو سے لکشمی کنول پھول سے پیدا ہوئی تھی۔ لکشمی کا بیٹا کام دیو ہے جو عشق کا دیوتا ہے اور لکشمی اندریہ اور دولت کی دیوی ہے۔ اس طرح کنول کا تعلق عشق اور دولت سے بھی ہے۔ وشنو کی دیویاں کنول پر بیٹھی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ وشنو کے چار ہاتھوں میں خود چار کنول ہوتے ہیں۔ اس کو دیوتاؤں کی رحم مادر بھی بتایا ہے۔

آریوں اور ہندوؤں کے بعد جینی بھی اس پھول کی عزت اور مان کرتے ہیں۔ نامی انجم اور سوماند وغیرہ کو کنول کا شوق تھا۔ پوجا کے وقت ہاتھ اُٹھا کر کنول بناتے جو دعا دیتے ہے اور اس کو کنول مدرا کہتے ہیں۔ انسانی جذبات میں ایک کا نام پدم لیسیا ہے جس کے تحت انسان اچھی چیز کی طرف اس طرح راغب ہوتا ہے جیسے کنول سورج کی طرف مڑتا ہے۔

کنول کا پھول بودھ مت میں سب سے زیادہ مقدس خیال کیا جاتا ہے۔ شاعرانہ[۴] وجہ یہ ہے کہ کنول غلیظ ماحول میں پیدا ہونے کے باوجود خوب صورت ہوتا ہے اسی لیے اس کمینی دُنیا کے اچھے انسانوں کو اس سے تشبیہ دیتے ہیں۔ اس کی ساخت پہیے کی طرح ہے اور اس کی پنکھڑیاں تیلیوں کی جگہ ہیں۔ یہ پھول ہستی کے ابدی چکر کی تعلیم

۱۔ اکانوگرافی آف بودھسٹ اینڈ ہندو کلچر، ڈھاکا میوزیم۔ این کے بھٹاچاریا۔ صفحہ ۴۷
۲۔ اسٹیونسن۔ ایس۔ ہارٹ آف جین ازم۔ لندن۔ صفحہ ۵۷
۳۔ ڈاسن۔ جے۔ کلاسیکل ڈکشنری آف ہندو میتھالوجی۔ لندن صفحہ ۱۷۹
۴۔ اسٹیونسن۔ ایس۔ ہارٹ آف جین ازم۔ لندن۔ صفحہ ۵۷

www.taemeernews.com

دیتا ہے۔ جہاتما بودھ کو اکثر کنول پہ کھڑا دکھایا گیا ہے۔ اور اس کو بودھی ستو یعنی بصیرت کا کنول کہتے ہیں۔ بودھ کا قدم جہاں پڑتا تھا وہ کنول کی صورت ہوتا تھا یہ عام عقیدہ ہے پالی ادب میں اس کے بہت سے حوالے ملتے ہیں۔ بودھ ادب میں یہاں تک کہا گیا ہے کہ یہ پھول سورج کو روشنی بخشتا ہے۔

ہتھ یوگی فلسفے میں کنول کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ شٹ چکر نرپن کے تنتری رسالے میں لکھا ہے کہ ادھار کنول کا بیرونی پہ وہ ایک مثلث ہے اور اس مثلث کے اندر لنگ ہے[۲]۔ پدم کی مختلف قسموں سے مختلف کرامات منسوب ہیں۔

انسان کے بدن میں سر سے زیر ناف تک چھ نقطے ایسے ہیں جن کی ورزش سے صحت قائم رہتی ہے اور حیات ابدی نصیب ہوتی ہے۔ ان نقاط کو عموماً چکر کہتے ہیں اور کنول سے تشبیہ دیتے ہیں۔ ان ریاضتوں کے مختلف آسن ہیں ان میں سے ایک کو پدم آسن کہتے ہیں شاستر کی رو سے انسانی دماغ میں ایک ہزار پنکھڑیوں والا کنول ہے اور اس سے ایک رس ٹپکتا ہے اگر کوئی اس رس کو روکنے پر قادر ہو جائے تو وہ حیات ابدی حاصل کر لیتا ہے[۳]۔

غرضیکہ کنول یا پدم یا نیلوفر بودھ مت کے فلسفہ اور ادب میں خاصہ اہم پھول ہے۔ بودھ دھرم کی اکثر کتابوں کے نام پدم پہ ہیں۔ بودھ مت سے قبل ویدوں کے عہد میں کنول رحم مادر کا نشان بھی تھا اور بودھ مت کی دعا یعنی

(اوم منی پدم ہوم یعنی خدا کنول پھول میں ایک گوہر ہے)

اپنی اہمیت میں آریا یا جینی تصور سے کم اہم نہیں۔ پدم سے استعارتاً عدم اور خلا بھی مراد ہوتا ہے۔ یہ تصور بودھ مت کے دور آخر میں عام تھا

---

[۱] ای۔ ڈبلیو ہاپکن ریلیجن آف انڈیا۔ لندن۔ صفحہ ۵۰۲ ۔

[۲] گوپی ناتھ۔ ایلی مینٹس آف ہندو آئکانو گرافی۔ لندن۔ صفحہ ۵۳۰ ۔

[۳] شہید اللہ ڈاکٹر۔ لیس چانٹس میٹیک۔ پیرس۔ صفحہ ۱۰ ۔

۱۰. تتھاگاتا :- (وہ جو آیا یا گیا ہے ـــــ یہ ـــــ یہاں تک)
بودھا کا نام جو اس نے روشن ضمیری کے بعد اختیار کیا تھا۔

۱۱. جھانا :- (دھیان) جھان ۔ بودھ مت یہ لفظ مادّی ماحول کے تصور کے لیے استعمال ہوتا ہے ۔ اس کے اہم درجے یہ ہیں :-

(الف) روپا دھیارا ۔ مادّی کائنات کا تصور :- نفسانی چیزوں کا ذہنی انتشار اور برے خیالوں سے گریز کے بعد جوگی دھیان کے پہلے درجے میں داخل ہوتا ہے جس میں اس کو شعور اور استدلال نصیب ہوتا ہے ۔ جو گریز اور بے تعلقی کا نتیجہ ہے لیکن یہ ذہنی حالت نہایت اطمینان اور خوشی کی ہوتی ہے ۔ دھیان کے اس مرحلے کے لیے پانچ چیزوں کی غیر موجودگی اور پانچ کی موجودگی ضروری ہے ۔ غیر موجودگی کے لیے نفسانی خواہشات، غصہ، کاہلی و بے حسی، بے چینی فکر او تشکیک ہیں ۔ اور جن کی موجودگی ضروری ہے وہ یہ ہیں ۔ شعوری فکر، استدلال، خوشی، سرمستی اور توجہ ۔

شعوری فکر اور استدلال کے خاتمے پر روحانی اطمینان اور قلب کو یکسوئی نصیب ہو جاتی ہے پھر یوگی دھیان کی دوسری منزل میں داخل ہوتا ہے جس میں فکر اور استدلال کا دخل نہیں ۔ یہ صورت بھی گریز اور بے تعلقی سے پیدا ہوتی ہے ۔ یہ حالت بھی خوشی اور سرمستی کی ہوتی ہے ۔

خوشی اور سرمستی کے بعد یوگی کو دھیان کی تیسری منزل پیش آتی ہے جس میں وہ سکونِ قلب اور سلامتیِ طبع کے ساتھ رہتا ہے ۔ اس طرح خوشی اور غم سے بے نیاز ہو کر یوگی کو قدیم خوشیوں اور غموں کا خیال جاتا رہتا ہے اور یوگی چوتھی منزل میں پہنچ جاتا ہے جہاں وہ خوشی اور غم دونوں سے بے نیاز ہو جاتا ہے اور وہ صرف توجہ اور سکونِ قلب کا سماں ہوتا ہے ۔

(ب) اروپا دھیارا ۔ غیر مادّی کائنات کا تصور :- جب یوگی تصور کی حد سے گزر کر اس منزل پر پہنچتا ہے جہاں اسے کائنات لاانتہا معلوم ہوتی ہے تو اسے لامحدود فضا کا احساس ہوتا ہے ۔

لامحدود فضا کے احساس کے بعد اسے معلوم ہوتا ہے کہ شعور بھی لا انتہا ہے تب وہ غیر محدود شعور کی فضا میں داخل ہو جاتا ہے۔ غیر محدود شعور سے گزر کر وہ فنا کی منزل میں داخل ہوتا ہے تو ہر چیز اس کے لیے ناپید ہو جاتی ہے۔ فنا کی منزل سے گزر کر وہ احساس اور تصور سے بھی بے نیاز ہو جاتا ہے۔

دھیان کے لیے ضروری ہے کہ یہ خیال رہے

یہ جسم فانی ہے۔ عمر آنی جانی ہے۔ انسان میں شعور اور احساس ہے۔ اور یہی دنیا ہے اسی سے ابتدا ہے اور اسی سے انتہا ہے۔ اور یہیں سے اختتام کی راہ شروع ہوتی ہے

جو چیز پیدا ہوئی ہے فنا ضرور ہو گی۔

رجائیت اور قنوطیت کے درمیان کا راستہ بہترین ہے۔

ابھی بہت سی چیزیں پیدا نہیں ہوئیں اگر ایسا نہ ہوتا تو کبھی بھی پیدا شدہ، موجود اور وجود پذیر چیزوں سے رہائی کا امکان نہ ہوتا

رشک سے زندگی کی شمع روشن رہتی ہے۔

سچ وہ ہے جو کم بولا جائے۔

کوئی چیز مستقل نہیں۔ ہر شے رو بہ تبدیلی ہے۔

خود کی تکمیل کرو تاکہ دوسروں کی تکمیل میں اعانت کر سکو[1]

۱۲۔ دھم ما:۔ تعلیم، اصول، نظام فلسفہ، طرز زندگی وغیرہ سے مراد ہے۔ بودھا کے اصولوں کو کہتے ہیں۔ سنسکرت میں یہی لفظ دھرم ہے۔ دھر کے معنی پکڑنا ہیں۔ اصولوں کو بننا اور انھیں پکڑے رہنا دھم ما ہے۔ اور اس سے مراد دراصل وہ فلسفہ حیات ہے جس سے وابستگی مقصد حیات ہو

۱۳۔ دھرم چکر:۔ دراصل گوتم بودھ کے ضبط نفس کا نشان ہے[2]۔ بودھا کے انتقال سے پانچ سو سال بعد تک اس کی مورتی کی پوجا نہیں ہوئی بلکہ اس کی نمائندگی

---

[1] جی۔ ایف۔ ایلن۔ بودھا فلاسفی۔ لندن۔ جارج ایلن اینڈ ان ون لمیٹڈ ۱۹۵۹ء۔ صفحہ ۱۷۱۔ ۱۷۲

[2] جی۔ ایف۔ ایلن۔ دی بودھا فلاسفی۔ لندن۔ جارج ایلن اینڈ ان ون لمیٹڈ ۱۹۵۹ء صفحہ ۱۷۳
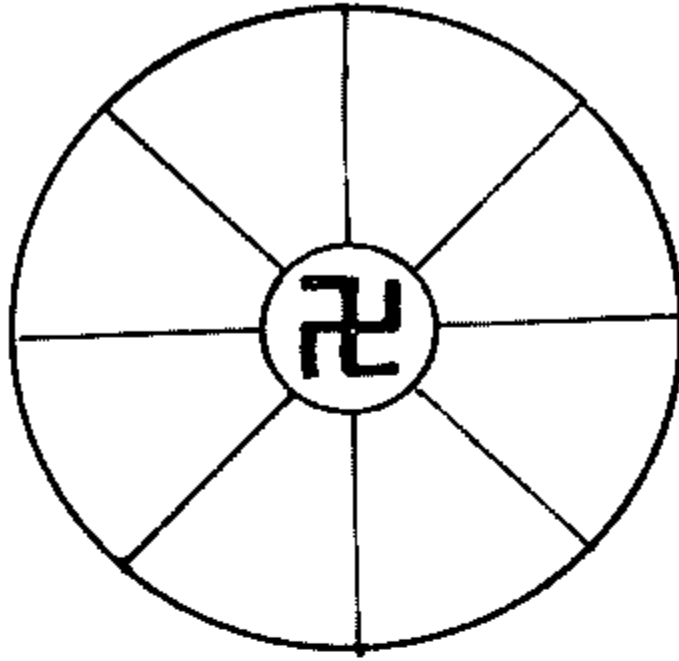
اسی چکر سے ہوتی تھی ۔ دھرم چکر وہ نظام ہے جس سے تمام مخالف قوتیں زیر ہوتی ہیں۔ اس کے سات جو ہر ہیں جو کائناتی اصولوں کے نمائندہ ہیں ۔ اس چکر کو متحرک کرنے سے مراد ہے کہ ان اصولوں پر عمل کرنا ہے کیونکہ اس سے روحانی حکومت حاصل ہوتی ہے ۔ یہ دراصل علت و معلول اور نجی طریقہ [illegible] (سواستیکا) کا چکر ہے جو نروان کے بعد ختم ہوتا ہے ۔ یہ چکر فی الحقیقت دائرہ وجود ہے ۔ آواگون کا چکر ہے ۔ لازمی تبدیلی کا گھیرا ہے ۔ اور یہی پوری زندگی کا ماحصل اور حقیقت ہے ۔ اس چکر کی چاروں تیلیاں وہ حقیقتیں ہیں جو مصیبت ، مصیبت کی علت ، مصیبت کا اختتام اور مصیبت ختم کرنے کا طریقہ کہلاتی ہیں ۔ ان سے آٹھ راستے ہو جاتے ہیں :-

(۱) نظریات (۲) رغبت (۳) تقریر (۴) عمل (۵) روزی (۶) کوشش (۷) احتیاط (۸) ارتکاز اور علت و معلول کے کلیہ کے لحاظ سے بھی ۔ (۱) شعور (۲) تاثر (۳) احساس (۴) خواہش (۵) نسبت (۶) وجود (۷) دوسرا جنم (۸) موت کہلاتے ہیں ۔

بودھا کی مورتی بننے سے قبل اس کی نمائندگی تین صورتوں سے کی جاتی تھی (۱) خالی تخت (۲) قدم کا نشان (۳) سواستک چکر ۔ یہ تصویر پتھر میں کندہ ہوئی امراوتی سے گندھارا میوزیم میں موجود ہے ۔ یہ پہلی صدی عیسوی کی تصویر ہے ۔ یہ ان دھکاس کی تیار کردہ ہے ۔ جو مہاسنگھ دیکاس کی اندھراں شاخ یا گوت سے تھے [1] ۔

---

[1] جی ۔ ایف ۔ ایلن ۔ بودھا فلاسفی ۔ لندن ۔ جارج ایلن اینڈ ان ون ۔ ۱۹۵۹ء ۔ صفحہ ۲۹

۱۴۔ سادھم ما :۔ گوتم بودھ کی اصل تعلیم ۔
۱۵۔ سنگھا :۔ بودھ کے مریدوں کا حلقہ ۔
۱۶۔ سہاجا :۔ انسان جب خود آگاہی کے درجے پر پہنچ جاتا ہے تو مادی دُنیا اور روح انسانی کے درمیان کی خلیج مٹ جاتی ہے۔ اور پھر مادی ہنگاموں اور زندگی کاروبار میں رہ کر بھی خود آگہی قائم رہتی ہے۔ اسی حالت کو سہاجا کہا جاتا ہے۔
یہ دراصل روح کی اپنی حقیقت سے مراجعت ہے۔ اس کے حصول کے لیے تنیوں آتما اور شکتی سے ساز باز کرنا پڑتا ہے۔ تنیو سے مراد وجود کے غیر مادی عنصر ۔ آتما سے مراد نفس یا روح انسانی کی پوشیدہ قوتوں کا استعمال اور شکتی کا مفہوم وجود کی ارتقائی قوتوں سے کام لینا ہے۔[1]
۱۷۔ شرن :۔ پناہ :۔ بودھ مت میں امرونواہی کا واضح تصور نہیں ہے۔ بودھا کے اصول پر زندگی گزارنا پارسائی سمجھی جاتی ہے۔ ان میں تین اصول جو "تی سرانا" یا تین شرن کہلاتے ہیں بہت اہم ہیں :۔
(۱) بودھم شرانم گاچ چھمی ۔ بودھ کی پناہ چاہتا ہوں ۔
(۲) دھمام شرانم گاچ چھمی ۔ دھم کی پناہ چاہتا ہوں ۔
(۳) سنگھام شرانم گاچ چھمی ۔ سنگھ کی پناہ چاہتا ہوں ۔
شرن کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ یہ لفظ سنسکرت اور پراکرت دونوں میں ملتا ہے۔ اس کے مشہور معنی ہیں۔ پناہ، مدد، تحفظ، بچاؤ وغیرہ۔ اسی لفظ سے پناہ گاہ، خلوت گاہ، آرام گاہ اور آبادی بھی مراد ہے۔
مگر پالی زبان میں اس کے تین معنی ہیں یعنی حفاظت، مدد، امن۔
اُردو میں شرن ہی استعمال ہو تو بہتر ہے ورنہ اس مفہوم کو پناہ مانگنا اور دہائی دینا سے بھی ادا کیا جاسکتا ہے۔
یہ تینوں نصیحتیں تقلید محض کی اجازت نہیں دیتیں کیونکہ تقلید کو بودھا نے مذموم

[1] بودھزم — ہری داس — یوگا — لندن — صفحہ ۳

بنایا ہے اور اس کو جہالت ٹھہرایا ہے۔ تقلید سے پاکیزگی میں کمی آتی ہے اور روحانی ارتقا رُک جاتا ہے۔ بودھا نے اپنے پیروؤں کو نیک... انسانوں سے کسب فیض کی تلقین کی ہے اور بُرے انسانوں سے بچنے کی ہدایت کی ہے۔ بودھا اکثر کہا کرتا تھا کہ "سُنی سُنائی باتوں پہ یقین مت کرو۔ جہاں تک میری تعلیم کا تعلق ہے میرے الفاظ کو بھی عقل کی کسوٹی پر پرکھو اور تحقیق کے بعد قبول کرو۔ میری نصیحتوں کو میری خاطر مت مانو۔ اس طرح تم کو اعتماد حاصل ہوگا۔ اور تقلید سے بچ جاؤ گے۔ اعتماد ہی اس دُنیا میں انسان کی سب سے بڑی دولت ہے"۔

شِرن میں گوتم بودھا نے یہ نہیں کہا ہے کہ "سب کچھ چھوڑ کر میری طرف آؤ۔ میں تمہیں نجات دلاؤں گا۔"

اُس کا خیال ہے کہ نروان انسان کی اپنی ذاتی کوشش کا نتیجہ ہے۔ البتہ تین شرن پر عمل کرنے سے راستہ آسان ہو جاتا ہے۔[1]

۱۸۔ کرم :- کرم کا فلسفہ وید میں نہیں ملتا۔[2] مگر اصولی طور پر یہ بودھا سے قبل کا مانا جاتا ہے کیونکہ اس کا تذکرہ ان دونوں اُپنشد میں ہے جو گوتم بودھا سے قبل تصنیف ہوئے تھے۔ مگر اس فلسفہ کی مقبولیت اور عمومیت جینا ازم اور بودھ مت کی وجہ سے ہوئی۔ کرم اور کرم پھل میں فرق ہے کیونکہ کرم سے مراد عمل اور کرم پھل کا سبب عمل کے نتائج ہیں۔ اس فلسفہ کو غیر آریا ہندو... ہی حاصل رہی ہے۔ ... اور بودھ مت اس کے ... رہے۔ بودھا کی نظر میں کرم سے مراد در اصل چیتنا یعنی ارادہ ہے۔[3] ارادے کے ... ذہن ... اور زبان کام کرتے ... اچھے اور بُرے کرم بے معنی الفاظ ہیں۔ البتہ ان کے نتائج اچھے اور بُرے ہو سکتے ہیں۔ کرم کا فلسفہ تقدیر سے نہیں ہے۔

---

[1] سوردھادت۔ اے۔ بی۔ پالی ڈکشنری سیلون ۱۹۳۹ء صفحہ ۱۷۱۔

[2] لوئس رینو کا خیال ہے کہ یہ تصور دراوڑی ہے۔ لندن کلاسیکل انڈیا والیوم ۲ ۱۹۵۹ء صفحات ۳۰ ۔ ۵۰ ۔ ۷۰

[3] چیتنا ہم فیبک کھوت کر مارو وامی۔ چیتایت ذناکم مام کر دوتی کایا نا، وا چیا، منا سا۔

کرم پھل کے خیالات سے آواگون پیدا ہوتا ہے اور اس چکّر کو توڑنے کے لیے بہت سے نظامِ فکر وجود میں آئے لیکن ان تمام کا لب لباب یہ ہے کہ اگر برا ہمنا اور آتما کا وصل ہو جائے تو آواگون کا چکّر ختم ہو جاتا ہے۔ بودھا نے کرم کے فلسفے کو تسلیم کیا مگر اس کو انتما کے اصول سے ملا دیا یعنی حیات اور سلسلے حیات کو دریائے شعور کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔ اور دھمّا پدا کے باب "پسندیدہ اشیاء" میں کرم پھل کے بارے میں درج ہے کہ جس طرح مسافر طویل سفر کے بعد گھر واپس آتا ہے تو اس کے عزیز و اقارب اس کا خیر مقدم کرتے ہیں اسی طرح جب کوئی نیک اعمال والا انسان دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو دوسرے جہان میں اس کے اچھے اعمال اس طرح اس کا خیر مقدم کرتے ہیں بداعمال انسان شعور حاصل نہیں کر سکتا اور اپنے اعمال کی آگ میں جل جاتا ہے[1]۔

کرم پھل کے سلسلے میں نفرت پر زیادہ زور ہے۔ اس دنیا میں دشمنی نفرت سے ختم نہیں ہو سکتی بلکہ نفرت کو ختم کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے[2]۔ یہی قانون اصل ہے جو لوگ اس گُر سے واقف ہیں وہ آپس میں لڑنا چھوڑ دیتے ہیں۔ دھمّا پدا کی رو سے انسان کا من ہر لحاظ سے شرف اولیت رکھتا ہے۔ اور تمام چیزیں ثانوی ہیں اور اسی کی پیداوار ہیں۔ اس لیے بودھ مت دراصل دل اور ذہن کی ثقافت کا نام ہے۔ اس لیے دل پر قابو رکھنا بہت ضروری ہے۔

تیر اندازی سے قبل تیر چڑھانا اور تیر کو سیدھا کر لینا ضروری ہے۔ اسی لیے ایک باشعور انسان بے چین اور بے ڈھنگے دل کو ٹھیک کر کے کام میں لگاتا ہے[3]۔

۱۹۔ مہایانا:۔ بودھ مت کا مشہور دبستان ہے جس میں مجموعی نروان کو فلسفیانہ انداز میں لیا گیا ہے۔ اس سے عدم یا خلا کو وجود کی انتہا سمجھ کر روشن ضمیری کے طفیل وابستگی کی تلقین کی جاتی ہے۔ اور انسان کی پوشیدہ روحانی صلاحیت کا اعتراف کیا جاتا ہے۔ اس طرح

---

[1] دھم ماپدا اگاتھا۔ باب ۱۲۔ پیادگ گا۔ شعر ۲۰۹ — ۲۱۵

[2] سنسکرت دھرم پد اور تبتی اودا نا ورگا اور پالی متن میں اختلاف ہے

[3] برو۔ جے۔ دھرما پد۔ لندن ۱۹۰۲ء باب ۲۱ صفحہ ۳۳۔

تمام انسان عیرفانی ہو جاتے ہیں یعنی مہا یانا میں مجموعی نروان کو نفسیاتی طور پر روشن ضمیری اور عرفان کی انتہا سمجھا جاتا ہے ۔ مشرقی فلسفے اور بالخصوص بودھ مت میں انسان اور قدرت میں بنیادی اختلاف نہیں سمجھا گیا بلکہ یہ اپنی اصل میں دونوں ایک ہیں ۔ سانپ جو انسانی دشمن ہے یونانی دیو مالا میں اس لیے مارا گیا کہ یونانی ہیرو ہرکلیس کامگار ہو ۔ عیسیٰ نے بھی سانپ کا سر کچلا لیکن ہندستان میں سانپ کو نہیں مارا جاتا کیونکہ وہ روح قدرت کی طاقت کی علامت ہے ۔ اس کو مارنے کے بجائے رام کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ۔ اور سانپ اہنسا کے ذریعے دوست ہو سکتا ہے ۔ سانپ کو اہنسا سے رام کرنا کمزور فطرت انسان کے لیے ممکن نہیں بعض مخصوص ہستیاں ایسا کر سکتی ہیں ۔ اس لیے قدرت کے اس مظہر کو حیات انسانی کے تحفظ کی خاطر انسان کی راہ سے الگ کر دینا بہتر ہے ۔ استعارتاً بھی اس کا سمجھنا اور نبھانا مشکل ہے ۔ تنترک یوگا میں سانپ جنسی پوشیدہ قوت کا مظہر ہے جب کہ یہ کنڈلی میں بیٹھا ہو ۔ کنڈالینی سے موجودہ سائنس کی زبان میں انسان میں داخلی ایٹم کو توڑنا ہے جس سے جسمانی اور روحانی اعمال رونما ہوتے ہیں ۔ اس لیے تنترک یوگا میں روحانی اعمال کنڈالینی سے ہی شروع ہوتے ہیں اور اصل سے واصل ہو جانے پر ختم ہو جاتے ہیں[1] ۔ اُردو میں سانپ کا کنڈلی مار کر بیٹھنا محاورہ ہے جس سے مفہوم یہ لیا جاتا ہے کہ قوت غیر متحرک ہے ۔ آگ دیوتا کی دیومالائی اہمیت یہی ہے ۔ تنترک یوگا میں خواہشات کا احترام پایا جاتا ہے ۔ کیونکہ یہی تخلیق کی ضامن لیکن یوگا کی دوسری قسموں میں نفس کشی اور خواہشات کو کچلنا عین عبادت ہے ۔

بودھا کے گیان پر قدرت کی تمام اعلیٰ اور ادنیٰ طاقتیں خوش ہوئی تھیں کیونکہ تمام مظاہر قدرت کو بودھا کی وساطت سے اصل روح کے ساتھ قربت حاصل ہو گئی تھی اور انسان کے ساتھ کائنات کو بھی نروان مل گیا تھا[2] ۔

---

[1] چودھری ـــــ ہری داس ـــــ یوگا ـــــ لندن ـــــ صفحہ ۲۰

[2] چودھری ـــــ ہری داس ـــــ یوگا ـــــ لندن ـــــ صفحہ ۶۴

۲۰۔ نروان :۔ نردانا۔ نبانا۔ مختلف تلفظ کے ساتھ یہ لفظ استعمال ہوتا ہے مگر پالی ادب میں
جو بودھ مت کا نمائندہ ہے نبانا لفظ پایا جاتا ہے۔
یہ لفظ ویدک میں بھی ملتا ہے۔ اس کی تشریح نر + وان = پھونکنا۔ ٹھنڈا کرنا ہے۔
نبانا بھی چراغ گُل کرنا آج کل بھی بنگالی زبان میں مستعمل ہے۔
دھم ما پدا میں "نبانا پرامم" ملتا ہے۔
نی۔ صیغۂ نفی اور بانا بمعنی خواہش، تمنا۔ وغیرہ۔ یعنی خواہش یا تمنا کی نفی بودھ مت
کی تعلیم خواہشات اور ارادے کے ضبط کا نام ہے جس سے قلب کی تربیت مقصود
ہوتی ہے۔ ہر شخص کو اپنے نفس کی تربیت کرنی چاہیے اور اپنے روحانی تجربات کو رہنما
بنانا چاہیے۔ جب خواہشات اور تعینات کے تمام پردے چاک ہو جاتے ہیں تو
نروان (وصل۔ نجات اخروی) حاصل ہو جاتا ہے۔
اس کے لیے بحث و مباحثہ لاحاصل ہے۔ یہ چند حقیقتوں کا ادراک ہے۔ جو شیلا
سمادھی اور تپسیا وغیرہ کے ادراک کے بعد نصیب ہوتا ہے۔ روزانہ کی زندگی میں معمولی
اخلاقی امور کی پابندی سے بالآخر اعلیٰ روحانی خوشی (نروان) حاصل ہوتی ہے۔ اس کے
اصولوں سے کسی کو نجات نہیں اور نہ کسی کے ساتھ رعایت ہو سکتی ہے۔

۲۱۔ ویدانت :۔ ویدانت دراصل ہندی فلسفہ کی ایک شاخ ہے جس کا تعلق کبھی وید
سے تھا زمانے کے ساتھ ساتھ اس فلسفے میں تبدیلیاں ہوتی گئیں۔ ویدانت کی
تعلیم یہ ہے کہ اس مادی عالم کی تہہ میں صرف ایک حقیقت مضمر ہے اور وہ برہم (برہمہ
ذات اعلیٰ) ہے۔ یہ دراصل اس حقیقت یکتا کی تفسیر کی قدیم ترین کوشش ہے
جس کو ہم روح یا مادہ بھی کہتے ہیں۔ ویدانت کی رُو سے عالم کا عین ایک ہے
جو ہست اور است (ہونا اور نہ ہونا) دونوں سے ماورا ہے۔ یہ دونوں یعنی عدم
وجود اس کے دو رُخ ہیں۔ مگر اس کی فہم اس سے علیحدہ ہے۔ وہی مبدء حیات
ہے۔ وہ آرزوؤں کی منتہاست جس تک ... شعور کے ذریعے پہنچ سکتے ہیں۔[1]

---

[1] انسان احمد مولوی مترجم اصول فلسفہ ہنود۔ حیدرآباد جامعہ عثمانیہ ۱۹۵۳ء صفحہ ۵۴

ماقبل مادہ حالت کو اُست کہا گیا ہے جس سے سُت نکلا ہے۔ اُست سے وہ حالت مراد ہے جب کہ اشیاء کا میزہ ارتقا نہیں ہوا تھا اور عالم پر یکسانی کا عالم طاری تھا جس کو یونانی میں کیاس کہا ہے۔ دوسرے الفاظ میں اُست دراصل بے شکل پراکرتی ہے جس کی ایک علامت "پانی" بھی ہے۔ ابتدا ساری دُنیا میں پانی ہی پانی تھا[1]۔

اُست سے مُنّش پیدا ہوا۔ مُنّش نے پرجاپتی کو پیدا کیا اور پرجاپتی سے تمام جاندار پیدا ہوئے۔ کائنات کا آغاز ابتدائی مادے کے ہیجان سے ہوا یعنی توانائی کا پانی سے اخراج ہوا۔ تخلیقی فعلیت کے اس آغاز کو خواہش کہا گیا ہے۔ یہی خواہش ذہن کا تخم ہے۔ عالم کے ارتقا پر خواہش یعنی خود کو ظاہر کرنے کا ارادہ کسی فائدے کی بنا پر نہیں بلکہ توانائی کا بہاؤ ہے۔

۲۲۔ یوگا:۔ یوگا بھی قدیم ہندی فلسفہ کی ایک شاخ جس سے عام طور پر جسمانی ورزش یا مختلف آسنوں کا مفہوم لیا جاتا ہے۔ یہ فلسفہ پانچویں صدی عیسوی میں پتنجلی نے پیش کیا تھا[2]۔ لفظ یوگا کا ماخذ یوج ہے جس کے معنی شریک ہونا۔ واصل ہونا اور باندھنا وغیرہ ہیں۔ اس لیے یوگا دراصل وصل کو کہتے ہیں[3]۔

یوگا آخر کار رلاعملی اور بن باس اختیار کرنے پر منتج ہوا۔ بن باسی جوگیوں کے مختلف دبستان بن گئے تھے جن کے لباس اور طرز رہائش مختلف تھے۔ بودھا کی پیدائش کے وقت یہ سب دبستان ایک دوسرے سے مل گئے تھے اور یہی انتشار بودھ مت کے فلسفہ اخلاق کا پس منظر ہے۔ اس کی چند قسمیں یہ ہیں:۔

(الف) ہتھا یوگا:۔ اس کا تعلق جسمانی ریاض سے ہے جس سے جسم اور دل دونوں مضبوط کیے جاتے ہیں۔ یہ لفظ "ہا" اور "تھا" سے مرکب ہے۔ "ہا" کے معنی سورج اور "تھا" بمعنی چاند ہے۔ اس سے مراد تنفس کا مکمل اور متوازی ریاض ہے جس میں سانس

---

1. رگ وید۔ دہم ۳ — ۱۲۶۔
2. چودھری — ہری داس — یوگا — لندن — صفحہ ۲۶
3. 〃 〃 〃 〃 صفحہ ۳۰۲

دائیں نتھنے سے لیا جاتا ہے جو سورج ہے اور بائیں سے نکالا جاتا ہے جو چاند کہلاتا ہے۔ اس ریاض سے انسان کی خوابیدہ صلاحیتیں بیدار ہوتی ہیں۔ اس میں آسن کو خاص اہمیت ہے بالخصوص کنول آسن جس میں سر اور ریڑھ کی ہڈی پر کھڑا ہوا جاتا ہے اس طریقے سے جسم کے تمام غددوں کو تقویت پہنچتی ہے۔ اور شریانیں مضبوط ہوتی ہیں۔ یوگا کی مشق کے لیے شریانوں کا مضبوط ہونا بہت ضروری ہے۔

(ب) پرانایام:۔ تنفس کے ریاض سے اس قوت پر قابو پانا جو جسم میں جاری وساری ہوتی ہے۔ اور اس طریقے سے نفسانی اور مادی قوت پر جس کو کنڈالینی کہتے ہیں پورا تسلط حاصل ہو جاتا ہے۔ اس قوت پر قابو پاکر اسے حصول مقاصد کے لیے آزاد کر دیا جاتا ہے تب انسان اپنی اصل سے واصل ہونے کی راہ پہ لگ جاتا ہے۔ اس سے جسمانی قوت بھی نصیب ہوتی ہے جس کی وجہ سے مزاج نہیں بگڑتا اور جذبات پر قابو رہتا ہے

(ج) راجا یوگا:۔ ہتھا یوگا کے برخلاف اس کا آغاز دماغ سے ہوتا ہے۔ اس کے ذریعے دماغی افعال پر پورا تسلط ہو جاتا ہے اور اس سے دل و دماغ یعنی روح روشن ہو جاتی ہے۔ مگر اس کے لیے ہتھا یوگا کی ضرورت ہے جس سے یَم یعنی ضابطۂ اخلاق اور نیَم یعنی ضابطۂ مذہب کی تکمیل ہوتی ہے۔

(د) تنترک یوگا:۔ اس میں سکایا آیا سانا، یعنی تمناؤں سے پُر عبادت کی تلقین ہے۔ خواہشات کو قدرت کی تخلیقی قوتوں کا اظہار سمجھا جاتا ہے۔ البتہ ان قوتوں کی تنظیم ضروری ہے۔ تاکہ ہر شخص کو اپنی فطرت کے مطابق اطمینان نصیب ہو سکے۔ ان خواہشات کی تکمیل کے لیے بودھ کے فلسفہ اخلاق میں جواز موجود ہے۔ بندہ خود کو مقاصد تخلیق کے لیے پیش کرتا ہے۔ تنترک علاج بالمثل کا قائل ہے نفسانی خواہشات روحانی ترقی کے لیے مزاحم نہیں کیونکہ اس طرح انسان تخلیقی قوتوں کا ساتھ دیتا ہے۔ اس کے جذبات خود پرستی سے پاک ہوتے ہیں۔ اس کی رُو سے پانچ میم یعنی مدیا (شراب) مانش (گوشت)، متسیا (مچھلی) مدرا (بھنا ہوا غلّہ) اور میتھونا (مباشرت) طاقت کے معاون ہوتے ہیں۔

مشترک الفاظ

پد ۱

کاآ (کایا)، آس ہا آنگن، کپٹ، پاکھ۔

پد ۲

روکھ، کاؤ (کوآ)، کوڑی، ہیا۔

پد ۳

باکل (بکل) دوارک (دوار) گراہک (گاہک) چونسٹھ، گھرڈلی (گھڑیا)۔

پد ۴

جوئی (جوگن) کمل (کنول) چینبھی (چینبی) شاش (سانس) کنج تال (کنجی تالا)۔

پد ۵

گمبھیر، دھاما (دھوم)، موہ، پاٹے (پٹ، پٹرا)، داہن (دائیں)، بام (بایاں)، انتر۔

پد ۶

مانشیں (ماس یعنی گوشت) ترنگ، کھر۔

پد ۷

باٹ، ہیو (ہیئے)۔

پد ۸

سونا، روپا، کھونٹی۔

پد ۹

باندھن (بندھن) بدھیا (ودیا یعنی علم)

پد ۱۰

نگر، ڈونبی (ڈومنی) گڑیا (کٹیا)، پدم (کنول)، ہاڑ (ہڈی)، مالا

پد ۱۱

شکتی، کھلٹے (کھاٹ)، ڈمرو، دیہہ، انجھرن، شاسو(ساس) ننند (نند)، گھر، سالی، ما (ماں)

پد ۱۲

ٹھاکر، مت (عقل)

پد ۱۳

ہہیری (مہری، مہیلی)، گندھ، رس، نِند (نیند)۔

پد ۱۴

گگن، رتھ،

پد ۱۵

سنسار، تل، بھول، ماآ (مایا)، گھاٹ۔

پد ۱۶

گھن۔ پاپ، پُن، چیت، مہارس۔

پد ۱۷

تات، بینا (بین)

پد ۱۸

جن، کام (مست)

پد ۱۹

من اپون، دونڈی، سبھج۔

پد ۲۰

ناڑی، وَیر (بیر)

پد ۲۱

اندھاری (اندھیری)، موش، چاپا، مار، چنچل، دِھان (دھیان)

پد ۲۲

مرن، بیس رسان،

پد ۲۳

بھیون

پد ۲۶

دوئی

پد ۲۷

انگ، لیلا (حالت) ۔

پد ۲۸

نام، کرن، کنڈل، داری، تنبول، کاپڑ (کافور) گری ۔

پد ۲۹

روپ سانچ (ربیع)

پد ۳۰

الال (خوشی) اندھارا (اندھیرا)

پد ۳۱

گھن، دُور،

پد ۳۲

بانک (ٹیڑھا)، کنگن (کنگنی)، داپن (درپن)، کھال ۔

پد ۳۳

ٹمال، پٹرو ولشی (پڑوسی)، بلد (بیل)، سادھی (سادھو)، سیالا (سیار)

پد ۳۴

باک، (داک یعنی لفظ)، پرم (اعلیٰ)، رَآ (راجا)،

پد ۳۵

پنیا (پانی) ابھاگے (بدنصیب)

پد ۳۶

بھنڈار، بھاگ، سپنا، ساکھی ،

پد ۳۷

پتھ (راستہ)

پد ۳۸

شدھ، پتوال، کوُل ،

پد ۳۹

گھنڈا (غنڈہ) ، آپا (اپنی ذات) ، جگ

پد ۴۰

پوتھی، ڈھال ،

پد ۴۱

پاتھر (پتھر یعنی اولا) ، بانجی (بانجھ)

پد ۴۲

چیا (چت یعنی دل) شاگر (ساگر)

پد ۴۳

مہا ، جل ،

پد ۴۴

کھن ،

پد ۴۵

آشا، پات، پھل، گرو، مول ، ڈال

پد ۴۶

بل ، چھاآ (سایہ)

پد ۴۷

چنڈال، آگ، جوالا، دھوم (دھواں)

پد ۴۸

آج، نج، پریوار (خاندان)

پد ۴۹

باڑی، کنٹھ، بالی، کپاس۔

پد ۵۰

بلی، بھولا۔

مشترک مصادر کی قدیم صورتیں

پد ۱

کری آ (کرنا) ، پوچھیا (پوچھنا) ، کری آئی (کرنا) ، جان (جاننا) ، مری آئی (مرنا) ، شنو (سننا) ، دیٹھا (دیکھنا) ، بوٹھا (بیٹھنا) ۔

پد ۲

دوہی (دوہنا) ، کھائی (کھانا) ، نلو (لینا) ، گیلو (جانا) ، جاگئی (جاگنا) ، گائیلا (گانا) ، سمائلو (سمانا) ۔

پد ۳

ساندھئی (ساندھنا) ، باندھئی (باندھنا) ، دیکھیا (دیکھنا) ، آئلو (آنا) ، بہوئیا (بہنا) ۔

پد ۴

چاپی (چاپنا) ، پیی (پینا) ، بہیا (بہنا) ۔

پد ۵

باہی (بہنا) ، تھاہی (تھمنا) ، گڑھئی (گڑھنا) ، ترویٔ (تیرنا) ، جوڑیا (جوڑنا) لوا (لینا) ، ہوئی بو (ہونا) ، پوچھو (پوچھنا)

پد ۶

پڑلئ (پڑنا) ، چھاڑئی (چھوڑنا) ، چھوئی (چھونا) ، پیئ (پینا) ، جانی (جاننا) ، بولئ (بولنا) ، چھاڑی (چھوڑنا) ، دلیئ (دکھنا) ۔

پد ۷

روندھیلو (روندھنا) ، آئلا (آنا) ، گیلا (جانا) ۔

پد ۸

بھری لی (بھرنا) بہوڑئی (بہوڑنا واپس آنا)، باہا (باہنا)، پوچھی (پوچھنا)، چڑبیلے (چڑھنا)، ملی ملا (ملنا) ۔

پد ۹

موڑیو (موڑنا) کری سموں (کرنا) ۔

پد ۱۰

ناچئی (ناچنا)، لو (لینا) ہوُ (ہونا) چھاڑی (چھوڑنا) دھالی لی (دھارنا)

پد ۱۱

دھری آ (دھرنا)، باجئی (بجنا) لوٹیا (لینا)، ماری (مارنا) بھوئیا (ہونا)

پد ۱۲

جیتے لو (جینا) پیئو او (پینا)، جی ادا (جننا) دیہوں (دینا) لیہوں (لینا) ۔

پد ۱۳

کیا (کرنا)، ماری (مارنا)، چلی لا (چلنا)

پد ۱۴

باہئی (بہنا) چڑی لی (چڑھنا) پارکرسئی (پارکرنا) چڑھیا (چڑھنا) ۔

پد ۱۵

پوچھ سی (پوچھنا)

پد ۱۶

گاجئی (گرجنا) بھاجئی (بھاگنا) دھابئی (دھابنا یعنی دوڑنا) توڑیا (توڑنا)

پد ۱۷

لاگے لی (لگنا) باجئی (بجنا) بلاسے (بلاسنا یعنی جھنکارنا) چاپیؤ (چاپنا، دبانا) ناچنتی (ناچنا) گانتی (گانا) ہوئی (ہونا)

پد ۱۸

باہیا (بہانا)، بولئ (بولنا)، بٹالیو (بٹالنا بخس کرنا) ڈھالیو (ڈھالنا یعنی لاپرواہی برتنا)۔

پد ۱۹

پوہائی (پوپھٹنا) چھاڑیُ (چھوڑنا)۔

پد ۲۰

ہوون (ہونا) چاہم (چاہنا)۔

پد ۲۱

بھکئ (بھکنا یعنی کھانا) توٹئ (ٹوٹنا)، اُٹھی (اٹھنا) پڑیُ (پڑنا) پھٹئ (پھٹنا یعنی چھوٹنا)۔

پد ۲۲

رُچی (رچنا) جانہو (جاننا)

پد ۲۳

پسریئو (پسرنا)۔

پد ۲۶

اماریو (امارنا یعنی کھانا) دُھنی (دُھننا) چٹاریو (چٹارنا یعنی فنا کرنا)۔

پد ۲۷

بکسیو (بکسنا) بوجھیا (بوجھنا)

پد ۲۸

بسلائ (بیٹھنا) لاگے لی (لگنا) لوٹیا (لینا)، نیا (لینا)

پد ۲۹

جائ (جانا) بلسئ (بلسنا یعنی ظاہر ہونا)

پد ۳۰

پھُریا (پھُرنا یعنی کامیاب ہونا) دُلی آ (دُلنا یعنی دبانا) بوجھیا (بوجھنا)

پد ۳۱

باجیؑ (بجنا) نبیاریو (نبارنا یعنی رکھنا) بہالیؤ (بہارنا یعنی بچارنا)

پد ۳۲

چھاڑی (چھاڑنا یعنی چھوڑنا) بجائیلا (بجادنا یعنی سمجھنا)

پد ۳۳

بڑھیلو (بڑھنا)، بیاایل (بیاہنا) جوجھیؑ (جوجھنا یعنی لڑنا)

پد ۳۴

بلسیؑ (بلسنا یعنی کامیاب ہونا)

پد ۳۵

بوجھیلا (بوجھنا) لوٹیلا (لینا) کوٹیلا (کرنا)

پد ۳۶

ساکھی کریو (گواہ بنانا)، دھوریا (دھورنا یعنی ملانا)

پد ۳۷

ٹوٹی گیلو (ٹوٹ جانا)، بکھانی (بکھاننا یعنی بیان کرنا)۔

پد ۳۸

ٹھاکیو (ٹھاکنا یعنی رہنا) کھائیو (کھانا)، بوڑیا (بوڑنا یعنی ڈوبنا) ادجائی (اُجلانا)

پد ۳۹

ہوں (ہونا) بھب ہی (ہونا) کھائیو (کھانا)

پد ۴۰

سمائی (سمانا) کہیبا (کہنا) سمجھوئیبا (سمجھانا)

پد ۴۱

کھائی (کھانا) چمکیئی (چمکنا یعنی خوف زدہ ہونا) ہبوئی آ (ہونا) پھولی لا (پھولنا)

پد ۴۲

سوشئی (سکھانا)، دیکھیئی (دیکھنا)۔

پد ۴۳

پھری آ (پھلنا)، ڈھلیا (ڈھالنا)

پد ۴۴

ملی آ (ملنا) اوئی آ (اٹھنا)

پد ۴۵

چھیپئی (چھیپنا یعنی مرنا) چھیبیا (چھیدنا)

پد ۴۶

لوٹئی (لوٹنا)

پد ۴۷

جلی آ (جلنا) لاگے لی (لگنا) سیچو (سینچنا)، اٹھی گیلو (اٹھ جانا)

پد ۴۹

بہائیو (بہانا)، لوڑیو (لوٹنا

پد ۵۰

پھوٹیلا (پھوٹنا) گاڑیلا (گاڑنا)

نوٹ (الف) مفرد افعال نسبتاً زیادہ ہیں لیکن کچھ مرکب مصادر کے افعال بھی ملتے ہیں۔ ہم نے زمانے کے لحاظ سے ترجمہ نہیں لکھا ہے بلکہ اردو کے صرف مصادر بتا دیئے ہیں۔

(ب) افعال کی اکثریت ا۔ آ۔ ئی۔ و پر ختم ہوتی ہے ۔

آثار اردو ۸۰۰ء میں

مندرجہ ذیل فقرے اردو سے بہت قریب ہیں اور دکنی اردو سے نسبتاً ایک لحاظ سے آسان ہیں۔ حالانکہ یہ دکنی سے آٹھ سو سال پرانی زبان ہے۔

پد ۱ سطر ۴ — لوئی بھنولی گر دلو پچھیا جان۔
پد ״ سطر ۶ — سکھ دکھ تیں بخت مری آئی۔
پد ۲ سطر ۵ — سسرا ندِ گیلا بہوڑی جاگئی۔
پد ״ سطر ۶ — کانیٹ چوسے نِلا کا گئی ما گئی۔
پد ۳ سطر ۶ — آئی لو گر ایک آپنے بہیا۔
پد ۴ سطر ۴ — تو موہ چمبی کمل رس پیومی۔
پد ۶ سطر ۳ — اپنا مانشے ہرنیا بیری۔
پد ״ سطر ۷ — ہرنیا بولئی ہرنیا شُن تو۔
پد ״ سطر ۹ — ترنگ تے ہرنیا کھُرنا دیسئی۔
پد ۷ سطر ۷ — جے جے آٹلاتے تے گیلا۔
پد ۱۱ سطر ۹ — ماری ساسو، ننند گھرے سالی۔
پد ۱۲ سطر ۱۰ — چونسٹھی کوٹھا گئیا لیہوں۔
پد ۱۴ سطر ۱ — گنگا جونا ماجھے رے بہوئی نائی
پد ״ سطر ۹ — کوڑی نالیئی بوڑی نالیئی سچھیے پار کریئی۔
پد ۲۶ سطر ۱ — تولا دھنی دھنی آنشو رے آنشو۔
پد ۲۷ سطر ۱ — آدھ راتی بھر کمل بکسیو۔
پد ۲۸ سطر ۱ — اونچا اونچا پابت تہیں بسئی سبری بالی۔
پد ۳۳ سطر ۱ — ٹالت مور گھر نا ہاں پڑ بیسی۔
پد ״ سطر ۳ — دد ہیلا دودہ کی بینٹے سمائی۔

پد ۴۳ سطر ۵ — بلد بیا ٹلا گبیا بانجے

پد ۴۴ سطر ۵ — جا سونا ہی آپاتا سو سپر یلا کا ہی۔

پد ۴۵ سطر ۱۰ — چھپیہا سو ترو مول نا ڈال۔

پد ۴۷ سطر ۴ — سسہر لئی سینچوں پانی۔

پد ۴۸ سطر ۱۰ — پانچ نالیں اُٹھی گیلو پانی۔

1463

مکتبہ اسلوب کی مطبوعات

محمد حسن عسکری ــــ انسان یا آدمی۔ از سلیم احمد ــــ قیمت پندرہ روپے

ابیات (مجموعۂ کلام) ــــ از مشفق خواجہ ــــ قیمت پندرہ روپے

اردو لسانیات ــــ از ڈاکٹر شوکت سبزواری ــــ قیمت دس روپے

اردو قواعد ــــ " " " " ــــ قیمت بیس روپے

ایک نادر سفرنامہ ــــ از عبدالغفار خاں مرتبہ ڈاکٹر معین الدین عقیل

ــــ قیمت پندرہ روپے

تخلیقی ادب۔ جلد اول ــــ قیمت پچاس روپے

تخلیقی ادب۔ جلد دوم ــــ قیمت پچاس روپے

زمان و مکان اور بھی ہیں (سفرنامہ) از حمزہ فاروقی

ــــ قیمت اٹھارہ روپے

احسن الکلام (مجموعۂ کلام) از مولانا احسن مارہروی

ــــ قیمت دس روپے

مکتبہ اسلوب

پوسٹ بکس ۲۱۱۹ کراچی ۱۸